رسالہ

بیان ماخذ علوم

تصنیف فاضل کامل عالم بی بدل سرامد دانشوران ہندستان

جناب مولوی

سید کرامت علی

الحسینی الجونپوری سلمہ اللہ الرحمن متوطنے الماہرہ

ہوگلی

مشتمل جواب سوال خیرخواہ ہندوستان عمیم الامتنان جناب معلی القاب

انریبل سرچارلس تریویلین صاحب بہادر

یعنی کہ عربون نے یونانیوں سے اور فرنگستانیون

نی عربون سے کتنا فایدہ علمی حاصل کیا

اور اب مسلمانان ہندوستان اہل

انگلستان کے اختلاط سی

کتنا فایدہ علمی

حاصل کرسکینگی

در مطبع مجمع البحرین باہتمام محمد خان صاحب سنہ محمد طبع شد

ہرسب گونگی بہری لاکے رکہیں اور لڑکے نوزاد کو اونکو پرورش کریں اونکی سمجہ بوجہ لیکن وہ لڑکی
بعد رشد کی قادر کلام پر نہ ہونگی ٭ اس تمہید سی یہہ غرض نہین کہ انکو قوت ناطقہ نہین بلکہ
اس قوت ناطقہ سی کچہہ آں اوں ایں اور مانند اسکی جیسی اور گونگی کرتے ہین وہ بہی کرینگی
بلکہ جیسے با با ما ما۔ آبا۔ قریب اون حرفون کے کچہہ نکال سکینگے ٭ لیکن بہت عرصہ کے
بعد اونکی آپسمین اون حرفون کو ملا نہ سکینگے اور انکی واسطی کچہہ معنی مقرر نہ کر سکینگی مگر جیسے اشاری کرینگی
اگر ہم اپنی نوع کی افراد کو متفرع ایک شخص سے جانین تو ضرور پہلا معلم ہمارا ایکہی تہا۔ مگر بعض یونانی
فیلسوفونکا قول ہے کہ انواع و اجناس سب قدیم ہین ٭ چنانچہ یونانکے فیلسوفونکے تواریخ مین
فیلسوف ارسطاطالیس سے منقول ہی کہ عالم باقی ہے بلازوال اور سورج کو جسطرحسی ہم دیکہتی ہین
ہمیشہ گہومتا ہی اسی طرحسے قدیمی ہے اور زاد و ولد کا اول نہین ہی اور ممکن نہین کہ کوئی بے ماں باپ
کی پیدا ہووے سو اور اسیطرحسی چڑیا ہین ٭ نکوئی انڈا اولی ہے ٭ نکوئی چڑیا اولی ٭ چڑیا
انڈی سے ہی ٭ انڈا چڑیسے ٭ اسیطرحسی سب اجناس و انواع قدیم ہین ٭ مانند اس قول کے
ایک حدیث بہی ہی کہ ایک شخص نے ہماری پہلی امام سے پوچہا کہ آدم کی پہلے کون تہا فرمایا آدم۔ جب
سایل نے اپنی سوال کو کئی دفعہ مکرر کیا تو حضرت نی فرمایا اگر تو قیامت تک مجہی پوچہتا رہیگا تو مین
یہی کہونگا ٭ اس سے تو وہم ہوتا ہی کہ آدمی قدیم ہے لیکن اوس امام ہمام کے اقوال سے کتابین
بہری ہوئے ہین اور سبکے کان پر ہین کہ آدم مخلوق ہے اور اس ہی سب آدمی پیدا ہوئی
اور قران مجید فصیح عبارت سی پکارتا ہے اور ضروری دین مسلمانونکا ہی کہ عالم حادث ہے
آدم تو ایک جزو ہی عالم کا اوس جواب سے مستنبط ہوتا ہی کہ اصلی غرض سایل کی یہہ تہی کہ آدم
کی خلقت کی زمانہ کو جاننے اور جاننا زمانیکا طاقت سی باہر ہے جیسا کہ زید کو اپنی بتلانے
دوسری کی اپنی زمان ولادت اور عمر سے آگاہ نہین ہوسکتے تو اوسکی اولاد کو کسطرح آگاہ
ہونگے حقیقت یہہ ہے کہ ایسے چیزونکا علم مبدء و معاد سی نزدیک نہین کرتا بلکہ دور کرتا ہے
اور نہ معاش کے کام آتا ہی لیکن بات فروشونکے روزی کا بڑا سبب ہوا ہی اس حدیث کی
معنے یہہ بہی ہین کہ علت غائی اگرچہ وجود مین موخر ہی لیکن تصور مین علت مادی و علت صوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و شکر حکیم مطلق و الہ حق کا کہ پیغمبرونکو بنی آدم کی تعلیم اور ہدایت کی واسطے بھیجا اور بہت بہت درود و سلام پیغمبرون پر کہ حکمای الہی ہین خصوصًا خاتم پیغمبران پیغمبر آخر الزمان پر اور اونکی برگزیدہ اور پاک اولاد پر اور اونکی اصحاب اولوالالباب پر ۔ اما بعد کہتا ہی کرامت علی بن حیات علی ساکن جونپور کی کہ یہہ چھوٹا رسالہ ہی بیانمین تحقیق علمون کی یعنی آدمیون نے کہان سے علم پایا اور بیانمین اسکی کہ کتنا فائدہ علمی حاصل کیا یورپ نے اور اب مسلمان کتنی فایدہ حاصل کرینگی اختلاط سی اہل انگلستان کے ۔ اس رسالہ سی اگر ممکن ہو کہ کوئی شخص فایدہ حاصل کرے لازم ہی کہ دعا کرے واسطی جناب مستطاب سر چارلس ٹریولین صاحب بہادر کے کہ مشوق طلبہ علوم ہین ۔ پہلا مقدمہ مشاہدہ ہی لڑکون پر کہ ادراک کی آلات کیواسطی جوان کو ملاہی کم کم آہستہ آہستہ علمونکو حاصل کرتے ہین اور جتنا اصلی حالت سی دور ہوتے ہین اوتنا ہی علم اور صنعتونسی نزدیک ہوتی ہین لیکن اکتساب کی واسطی معلم چاہیے سکھلانیوالا ضرور ہے سب سے پہلے سکھلانا زبانکا ہے دیکھو لڑکون کا ساتھہ کتنا بکنا پڑتا ہے جب وہ بات کرنے سیکھتی ہین اور بڑے محنتونسی حرفونکو انکے مخرجون سے اور خاص صفتون کے ساتھہ نکالتی ہین ۔ یہہ بات اور امتحانونسے بہی معلوم ہوتی ہے چنانچہ اکبر شاہ تیموری نے ایک مکان بنوایا اور اسمین چند رسی زندہی اور مر

الی لوگوں مین بڑا چرچا تہا علم نجوم کا اور اب بہی بعضوں مین ہے مصریونکا علم نجوم اور کلدانیونکا
اور ہندونکا علم نجوم مشہور ہی ان تینوں ملکی جو تہا ایک علم نجوم نکلا اوسی فارسیونکا
علم نجوم کہتی ہین اونکی منجمون نی عالم کے خلقت کا اور آدم کی خلقت کا اور طوفان کا
زائچہ بنایا خطا وایغور کے حکما کی نزدیک آفرینش عالم سی لغایت حال تخمینا آٹھ کرور چہیاسی
لاکھہ تیس ہزار چارسی تیئیس برس گذری ہین رقم اوسکی یہہ ہی [۸۸۶۳۴۳۲] طوفانکا
قول مانند اونکی اقوال کے نہین ہے بلکہ اوسپر دلیلین ہین گول ہونا زمین کا اور اونچی
جگہین پانی وغیرہ کی صدمہ سی نیچی ہو کے آوی اور نیچی زمین کو کم ہوای تو ضرور پانی
ساری زمین کو گہیر لیگا دوسری کا ثبات حفرہ کا ہوتا تیسری زمین کو کہودنیسی اور بعض پہاڑ
طبقہ طبقہ معلوم ہوتی ہین اگرچہ یہہ سب علوم ابتک کمال کو نہین پہونچی اور حساب جیسے
اونکا آدمی کے طاقت سی باہر ہی مگر طبعیات مین اتنا ہی کافی ہی جیسی آدمی و درخت
کی عمر کو دیکہہ کے علامتون اور نشانیونکو پہچانکی تخمینا بتلا سکتی ہین گو زمانہ تحقیقی معلوم
نہو سب سی بڑی دلیل پیغمبرونکا فرمانا کہ حکمای الہی ہین کہ اونکی اقوال مانند اورونکی وہمی
تباہی نہین وہ سب محالات عقلیہ کے قائل نہین تو اسمین کچہہ شک نہین کہ طوفان ہوا
اور اونہین تینونکی ذریت ساری جہان مین ہے قطع نظر اسکی اگر ہم اپنی ہی امتحان
کو درست سمجہین تو دیکہنی سے معلوم ہوگا کہ ساری جہانکی آدمی تین صنفین آپسمین ممتاز
ہین اور باوجود تباین شکل وشمایل کے بسبب اوس شناخت کی جو ہمکو عطا ہوئی ہے
دیکہنی سے کہہ دینگی کہ یہہ سب بنی نوع انسان اور ہماری ذات اور بہائی ہین تو جنہون نے
کہا ہی کہ انسان سب ایکہی کے اولاد نہین محض خیالی ہے بسبب داخل ہونی نسبونکی ایک
دوسری مین جغرافیہ والون نے بہت سا اختلاف کیا ہی اور اختلاف بلاد بہی کچہہ کچہہ موثر ہے

تیسرا مقدمہ جغرافیہ وتواریخ کی کتابونسی معلوم ہی کہ حضرت سام
کی اولاد نے اچہی اچہی ملک ایشیا کی اور یونان و روم ومصر کو گہیر لیا سوای مصر کی اور جگہون
افریقیہ مین بہی گہس پڑی حضرت حام کی اولاد جنگلون پہاڑون مین اور بعض جزایر مین

و علت فاعلی سے مقدم ہی چونکہ عالم کے ایجاد کی علت غائے آدم تہا تو اس حیثیت سی اوسکو
علم باری تعالے مین مقدم جانا چاہئی نہ کہ اوسکی علم مین تقدم و تاخر ہے اسیطرح سی اوس بڑے
فیلسوف کا قول ہے اپنی ظاہر معنی پر نہ ہوگا اگر معنے قدیم و بلازوال ہون تو اجناس و انواع معانی
ہین قدیم و بلازوال ہونگی اگر اپنے ظاہر معنے پر ہو لازم آویگا کہ اوسکی سمجہہ بہت ہی پست ہی
ہو اسطی کہ ایسے قول پر کوئے دلیل نہین محض خیالے ہی کچہہ مدتونکی دیکہنی سے ایک طرح
اوسکی ازلیت و ابدیت کسطورسے ثابت ہوگئی اوس قول سے نکلتا ہی کہ ہر ہر فرد اونکا
حادث و فانے ہی اور حدوث و فنا ضد ازلے و ابدی ہے قطع نظر اسکی کہ تسلسل باطل ہے ہم اگر
ایک گہٹلی بووین اور اوس سے دس پہل ہون پہر ہر ہر پہل سے دس دس پہل تو کہہ سکینگے کہ ابتدا
ان سب پہل کے ایک گہٹلی سے تہے اگرچہ ایسے حساب آدمی کے طاقت سی باہر ہین پہر بہے
لوگ کوت کرتے ہین کہ اس کہیت مین کئی من غلہ اور کتنی تخم سے اتنا ہوا تولد و تناسل و تکاثر
بڑی دلیل ہے کہ ابتدا مین ایکہی شخص تہا گو ہم حساب نہ دی سکین علاوہ اوسکی سب ملت والے
قایل ہین کہ اصل آدمے کی ایک ہی تو ہمکو ضرور ہے کہ کہین کہ اوس اصل اول نے الہام سے
سب سیکہہ کی اپنی لڑکونکو سکہلایا + اور جتنبی قومین ہم مین ہین متفرع اوسی اصل سے ہین اگر ہم اپنے
قوتونکو کہ جس کام کے واسطی اصالۃ و بالذات خلق ہوئی ہے صرف کرین تو ہمسی بڑی بڑے
کام صادر ہوسکینگے **دوسرا مقدمہ** یہود و عیسائے و مسلمان سب کہتی ہین کہ پہلی اصل سے
سوای ایک شخص کے جنکو حضرت نوح علیہ السلام اور آدم ثانے اور دوسرا ابوالبشر ہی کہتی ہین
اور انکی تین بیٹون اور اونکی جورونکی سوا کوئے نہ بچا سب پانیکی طوفانسی تمام ہوگئی سوای عوج
بن عوق کے کہ اتنا لنبا تہا کہ پانی اوسکی چہاتی اور کمر تک نہ پہونچا اوسی حضرت موسی علیہ السلام
نی مارا جتنی آدمی اونکی بعد ہوئی اونہین تینونکی اولاد ہین نام نامی اونکی یہہ ہین حضرت سام حضرت
یافث حضرت حام بت پرستون نے خلقت عالم کے زمانہ کو بہت لنبا اور دراز لکہا ہی کہ آدمی کی
فہم سے باہر ہے محض خیالے زمانے کوی دلیل اوسپر نہین صرف تقلید ہی یہہ کہ برابر سے سنتی
آتی ہین وہ جہوٹے کہانے ہی لوگ سنتی آتے ہین وہ جہوٹی کہانے کیا سچ ہوسکتی ہے

کتابونمین دیکھو مسٹر ڈال پادری امریکانی نے جو قائل خدای یگانہ ہی مجھسے کہا کہ جو آدمی
سچ کہی وہ پیغمبر ہے چونکہ حضرت عیسے علیہ السلام بڑی سچے تھے تو وہ پیغمبر تھے لیکن اوس نے
پیغمبری کے وصفون سے جو بہت ہین ایک ہی وصف کو کہ سچائی ہی لیا اور سب
وصفون کو چھوڑ دیا ظاہر یہ ہے کہ ہر پیغمبر سچا ہوتا ہی لیکن ضرور نہین کہ ہر سچا
پیغمبر ہو ؛ چوتھا مقدمہ مسلمانون کے تواریخ مین اور حدیثونمین ہے کہ حضرت
آدم علیہ السلام اور اونکی ذریت کی زبان طوفان کے قبل تک سریانی تہی شیعون کے
حدیث مین ہی کہ حضرت نوح وحضرت صالح وحضرت ہود وحضرت لوط وحضرت شعیب پدر
زن حضرت موسی وحضرت خاتم پیغمبران علیہم السلام کے زبان عربی تہی لیکن لغتون
مین لکھتی ہین کہ حضرت نوح وحضرت ہود وحضرت لوط علیہم السلام کے نام عجمہ ہین یعنی
عربی نہین ہے میری سمجھہ مین نہین آتا اون نامونکے وزن اور مشتقات سب عربی
ہین تو عجمہ کیون ہونے لگی اور یہہ کہ شہر بابل کے بنانے مین فلیج بن عبر کے وقت مین
خلل پڑا اور زبانین اونکی بدل گئین مین یہہ سمجھتا ہون کہ وہ سب جب وہانسے متفرق
ہوے تینون بزرگونکے اولاد کو تین زبانین کہ جو اصلی تہین ملین پہلے زبان کہ بنا اوسکے
حروف مفردہ پر ہی اور بمنزلہ ابجد کے اور عوام کی واسطی ہے اور جتنی زبانین اوسکے
قاعدون کی تحت مین ہین اوسکا نام مبنی فارسے رکہا ہی دوسری زبان کہ بنا اوسکے
دو حرفی پر ہے اور جتنی زبانین اوسکی قاعدی کے تحت مین ہین اوسکا نام مبنی ترکی
رکہا ہے تیسری زبان کہ غالب بنا اوسکی برعایت صنعت قلب سہ حرفی پر ہی اور
جتنی زبانین اوسکی قاعدی کے تحت مین ہین اوسکا نام مین نے عربی رکہا ہی اور
ایک حرف تنہا زبان سے نہ نکل سکیگا جبتک دوسری حرف سی نہ ملا یا جاوی اوسکے
واسطے خاصہ الف وواو یا ہی اگرچہ ان تینون حرفون کے اور معنی بہی ہین اور دوسری
اور تیسری معنی حاصل کرینگے واسطے اور حرفونسے بہی ملاسکتے ہین اور فارسی و ترکی کے
نہ فقط لفظ کے [illegible] بہت حرف ملائی جاتے ہین اور حروف نسبت اور

بہاگتی پہری حضرت یافث کی اولاد شرقی و شمالے اشیا و فرنگستان مین جا بسے اور جتنے
پیغمبر کہ یہود و عیسائی و مسلمانونکی کتابون مین مذکور ہین وہ سب حضرت سام کی اولاد
ہین مسلمانونکی حدیث کی کتابونمین شمار ہین پیغمبرونکی ظاہر ہین بہت سا اختلاف معلوم
ہوتا ہی شیعونکی ایک حدیث مین ہے کہ سوای اور ونکی صرف بنی اسرائیل کے چار ہزار
پیغمبر ہے ایک روایت مین ہی کہ سب پیغمبر تین لاکھ بیس ہزار تھی تیسری روایت مین
ہی کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار تہی اور اسی قدر انکی وصی تہے مشہور یہہ ہی کہ ایک لاکھ چوبیس
ہزار تہی اور اسیقدر انکی وصی تہی لیکن ایک لاکھ چوالیس ہزار کی روایت ساتوین باب
رسالہ مشاہدات یوحنا سی ملتی ہے کہ ہر ہر فرقہ بنی اسرائیل سی بارہ بارہ ہزار تہے
اور غیر فرقونسے بہت مگر اوسمین پیغمبر کے لفظ سی مذکور نہین مگر حاصل ایک ہی ہی لیکن
ان سب پیغمبرونمین کتنی کس قوم سی معلوم نہین اسمین شک نہین کہ حضرت یافث کی
اولاد مین پیغمبر ہوئی ہین کہ اون مین دانشمند لوگ پیدا ہوئی ہین لیکن حضرت حام کے
اولاد مین بہی تردد ہی کہ کچھہ بوی آدمیت کی اونمین نہین پائے جاتی شاید اونمین
بہی ہوئی ہون ان سب پیغمبرونمین بہت تہوڑی ہونگی کہ سب جن وانس پر مبعوث
ہوئی ہون بعض اونمین سے ایک قوم یا ایک شہر یا گانون یا ایک خاندان یا اپنی
گہر کے لوگون پر مبعوث ہوئی ہین بعض اونمین سی اپنی ہے پر مبعوث تہی حضرت ذو القرنین
و حضرت لقمان جسی یونانے یا فرنچ زبان مین ایزوب کہتی ہین اونکی پیغمبرے مین اختلاف
ہی حدیث مین مفضل بن عمر جعفی کے جو توحید مین ہی ہماری چہٹی امام نے ردمین اون
لوگون کے جو منکر صانع تعالی و آلہ احق ہین اور خلقت کو ناقص جانتی ہین ارسطاطالیس
حکیم کی قول کو سند لائی ہین کہ اوس نے رد کیا اونپر اور رکھا کہ جو چیز بسبب عارضون کے
رحم مین حادث ہوتا ہی پیدا ہوتی ہے منافی عقل کے نہین ہی چونکہ اکثر امور حکمت
قانون پر واقع ہوتا ہے البتہ ایک مدبر حکیم چاہئی فقط اس حدیث سی اوسکے
لگ پائے جاتی ہے خواہ پیغمبر ہو خواہ نہو پیغمبر کے معنی مسلمانونکی کتابونمین

سی برس ہندوستان کی سلطنت کی اونکی علم مین سونیکی تاریخ یہہ شعر فارسی لکھا ہوا تھا ٭ ازان بلند بود قدر ہستانہ ما ٭ کہ آفتاب قدم می نہد بشانہ ما ٭ عالمگیر اورنگ زیب نے کہ کچھہ پڑہا لکھا تھا اوس بدعت کو موقوف کیا اون سرکش قوم کی نام یہہ ہین عاد و ثمود و جُرہم اولی — قوم عاد بعض عمالقہ ہین اور فراعنہ مصر قوم عمالقہ سی ہین اور کنعان ان سبکو عرب بایدہ بہی کہتی ہین یعنی اونکی مفصلے خبرین اور آثار کچھہ باقی نہین ہین — کنعانی کو لکھا ہے کہ کنعان بن سام کی اولاد سی ہین اور کنعانیونکی زبان مشابہ عربی زبان کے تہی — اور کنعان کے ملک کو فینیقیہ یا فونیقیہ اور غوربہی کہتی ہین اور یہہ کہ کنعان بیٹا حضرت حام کا ہے زمین کی تقسیم کے مخالف ہے اسواسطی کہ حام کے اولاد کو افریقیہ ملی اگرچہ ان قومونکی خبر مفصل معلوم نہین لیکن مجملی خبر اوس زمانی کے اشعار مین عرب کے ابتک موجود ہین اور عرب اپنی تاریخون کو اشعار مین لکھتی تہے اور مثلون مین درج کرتے تہی خصوصا لڑائیونکی دنون کو وہ اسی فن مین اور بہی کئی فنون مین ضرب المثل ہین حافظہ اونکا مشہور ہی اور بڑے دلیل اون قومون کے ہونیکی یہہ ہی کہ اونکا احوال اجمالی قران مجید مین مذکور ہے اور قران مجید مین اونہین قومونکا احوال مذکور ہے جنکو عرب و یہود خوب جانتی تہے غیر قومونکا احوال جسکو وہ لوگ نہین جانتی تہے اوسمین مذکور نہین ہی اگر اون قومون کا وجود نہوتا اور وہ سب احوال جہوٹھا ہوتا تو وہ سب خصوصا اعراب یعنی بادیہ نشین انکار کرتے مگر اونہون نی انکار نکرکے یہی کہا کہ یہہ سب قصہ پیشینیونکی ہین اور انکی نام بہی سب عربی ہین دیکہو لغتونکی کتابونکو اور مشتقات سب دریافت کرین اگر ایک قوم کا احوال دوسری قوم نہ جانی تو اوس سے یہہ لازم نہین آتا کہ اوس قوم کا وجود ہی نہین یا انکا احوال سب بی اصل ہی جنہون نے کہا ہی کہ عرب سب حضرت اسمعیل بن حضرت ابراہیم علیہما السلام کی اولاد ہین محض بے دلیل ہے عرب حضرت اسمعیل علیہ السلام کو ابو الفصاحت کہتی تہے یعنی فصاحت کا باپ اور ایسا ہی ہے کہ ابتک حجازیونکی زبان فصاحت مین سب عرب کی زبان سی ممتاز ہی اور اونکی بیٹی قیدار کو ابو العرب کہتی ہین کہ وہ عرب کی مربی تہی باپ کے

نسبت و نسبت اندونون مین خصوصًا فارسی مین بہت ہین اور عربی مین حرف کے بڑہانے سے
معنی بڑہ جاتی ہین یہہ تینون زبانین الہام سے حضرت آدم ؑ اور اونکی بعد کی پیغمبرونکو عطا
ہوئی ہین یعنی کلیت و جنسیت و نوعیت و صنفیت کی واسطی جیسے انسان یا آدمی نوعیت
پر دلالت کرتا ہی اوسکی سب فردین ابتدای خلقت سی آخر تک ہی اور جتنی اسماء و اعلام جو
اسماء اصوات و اصطلاحات کی الفاظ ہین لوگون کے بنائی ہوئی ہین اور بنتی جاتے ہین انکو
الہام سے کچھ علاقہ نہین رکھتی عبرانی کا لقب حضرت ابراہیم علیہ السلام پر پڑا جب سے اونکو حکم ہوا
صحراگردی و دشت نوردی کا اسواسطی کہ اوسکی معنے کثیر السفر کے ہین اور یہہ کہ ندی کے عبور
کرنی سے اونکا لقب عبری ہوا ور ہے گو یا وہ زبان بسبب کثرت سفر اور لوگونکی اختلاط
سی پیدا ہوئی جیسی اردو زبان مثلا اب وہ زبان صرف آسمانی کتابون مین ہے کسی
قوم کی بول چال مین نہین ہے اون آسمانی کتابونکی محاوری مین بھی آپس مین بڑا اختلاف
توراۃ سی لیکے ملاخیا نبی کے رسالہ تک کہ انتالیس کتاب ہے ایک و تیری اور محاوری پر
نہین ہے **پانچوان مقدمہ** حضرت سام کے اولاد مین بہت بڑی بڑے بت پرست
اور سرکش گذرے ہین یہانتک کہ بعض اونکی سلاطین اپنی تئین خدا کہتی اور کہلواتی تہے
لیکن یہہ بات تو ین جنکو کچھ جاہ و منصب ہی اون مین سے پاتا ہون کہ اپنی واسطی سامان
بزرگی و القاب و نصب نامی بزرگی کی تیار کرنے لگتی ہین خصوصا بڑی بڑے حکام کا تو کچھ
کہنا ہے نہین چین کے تاتار ی بادشاہ اپنی تئین چاند کے اولاد جانتی ہین یہہ سمجھانکو
کہ کوئی شخص اونہین اوسکا نام آئی وغدی ہوگا ترکی مین آئی چاند کو کہتی ہین اور وغدی
بمعنی زادہ یعنی ماہ زاد یہہ نام ترکونکا ہوتا ہے خوشامدیون سے اوسکو حقیقت ٹھہرا دیا
واسطے جسی تاتار اور مغل کے بڑی ماؤنسے ایک بی بی الانقوا نام تہی اوسنی اوسر سے
پیڑہ کی ظاہر کیا کہ مین سورج سی حاملہ ہون اور سورج سی لڑکے جنی اوسی لڑکے کی ذریت
سی تاتاریہ و مغولیہ ہین اور مغولیہ کے ذریت سی سلاطین تیموریہ ہین جنہون نے کئی سو

اونکو غسان کہتی ہین اسواسطی کہ ایک پانی کا نام شامات مین غسان ہے وہ پہلی وہان بسی
اوتری بعد اوسکی بنی سلیح سی لڑی اونکی بادشاہونکو قتل کیا اونکی جگہونکو چہین لیا
تب عرب قضاعہ سے اور رومیون سے جو شامات مین رہتی اور حکومت کرتی تہی اونکو
باجگذار قبول کیا وہ غسانیہ ملوک روم کی عمال و تابعین سے ہوئی اونمین اکثیر
بادشاہ گذرے ہین پہلا اونمین جفنہ بن عمرو بن ثعلبہ بن عمرو بن مزیقیا تہا کہ بنی سلیح
کو مار نکالا آخر اونکا جبلہ بن ایہم بن جبلہ تہا کہ مسلمان ہوا خلافت مین خلیفہ ثانی کے
بعد اسکی بہاگ گیا اور نصرانی ہوا اونہون نے چہہ سو یا چار سو برس عرب اور رومیان کی
بادشاہی کی ہے اونکی آثار بہت سی برکہ اور دیرہین اونمین سی دیر حالی و دیر ایوب
و دیر ایوب و دیر ہند و صرح غدیر و حفیر و برکہ اوسکا اور دیر ضخم و دیر نبوت اور بہت
پل وادح و قسطل و قصر سویدا و شاید قصر برقع کچہہ کچہہ ابتک موجود ہین اوس ملک
کا مذہب بہتونکا مذہب صابی تہا وہ مذہب مین ایسا سمجہتا ہون کہ اگلی نارسیونکا
سا ہی کہ ستارہ پرستی اور فرشتونکو مانتی ہین اور انکی پرستشگاہین بہی تہین اور
بہت عیسائیونکا مذہب اور کچہہ یہودیونکا مذہب تہا قبل اسلام کی اور کچہہ تہوڑے
بت پرست تہی اوس ملک کی عربی سریانی عبرانی بہی خواص مین بیشتر یونانی
و کمتر لاطینی بہی کچہہ کچہہ تہے اسواسطی کہ یونانی و لاطینی زبان اونہین حکما کے
جو سورستان و کنعان سے گئی بنائی ہوئی ہے ساتوان مقدمہ اصلی یونانستان
کا ملک بہت وسیع نہین ہے اور بہرا زمین لرزہ ہوا کرتا ہے سیل پانی کی بہت ہوا
وہان ہوتی ہے اور بڑی بڑے پہاڑ ہین اور آگ کا پہاڑ ہے جیسی برکان یا بلکان یا
ولکان کہتی ہین اب جہان کہین آگ کا پہاڑ ہو یہی نام ہوگیا ہے انہین سببونسے
وہ ملک زمین قارہ سی جدا ہوگیا ہے تاریخ ابن خلکان مین جا بجا پہلے کے حرف مین
ترجمہ مین ابو زید جیشن کے لکہا ہی کہ یونان نے اولاد سی یونان بن یافث بن نوح
کی ہین نبی کہتے ہون اولاد میرا اولاد سی ہوگا غرض ایسا ہین وہ لوگ وحشی تہے

مانند اسکے معنی ہی کہ سب عرب اونکی اولاد ہین بنی اسمعیل کا مذہب صحیح یہ کہتی ہین کہ یہ
عرب مین داخل ہوئی اور پہلی اوسکی عبرانی تہی حضرت اسمعیل نے جرہم ثانی کے قبیلہ
کی بیٹی سے شادی کی ہوسکتا ہی کہ اسکے سوا بہی عورتون سے بہی شادی کیا ہو جیسی تورات مین
ہی بنی اسمعیل کے بزرگیان … اونکی … عرب کو بہی … اور پیدا کر
ہوئین دیکہو حضرت موسی علیہ السلام … اونکی … باوجودیکہ سب اپنے
باپ ہی کی نسل تہے جیسی بنی عمون و بنی مواب اولاد حضرت لوط علیہ السلام اور بنی قطورہ
اولاد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صاحب کی تہی اور … حضرت یعقوب علیہ السلام
کی بڑی بہائی تہے اور توام پیدا ہوئی تہے سب لڑی مگر عرب … بنی اسمعیل سے کبہی
لڑائی اسمعیل ہی کو … بنی اسرائیل کا عرب بنی اسمعیل سے نہین لڑا
تو اسسے صاف اونکی بزرگی ثابت ہی یہہ بڑی دلیل ہے حقیقت اسلام پر اور یہان
عرب سے سوای عمالقہ و … کنعانیونکی مراد ہی جسکو ان مقدمہ … کنعانیون
کی ملک مین عمالقہ اور کنعانیون اور دوسری دوسری قوم اور … عرب صحاعمہ کہ
عرب صحیح قوم قضاعہ بن مالک بن … بن مالک بن عمر بن مرہ بن زید بن مالک بن
حمیر بن … تہی اور … اونکی وہان … تہی وہان … جب بنی اسرائیل نے
… اون ملکون مین چڑہائی کی سوری و کنعان سے جو اہل علم و فضل و قوی … انکی
ملکون کو چہوڑ یونان کے ملک مین جا بسے جو لڑی … بنی اسرائیل کے
جبر گذار ہوئی عرب ضجاعمہ شاید بنی اسرائیل کے مددگار تہی وہین رہی اور ریاست
کرتے تہی ایام مین بنی اسرائیل اور دوسری بادشاہون کے جبکہ بنی اسرائیل کا … گیا
تب بہی تہی بعد اسکی چہ سو برس قبل ہجرت کی جبکہ سد مارب … کے
جسکو ملکہ بلقیس یا حضرت سلیمان علیہ السلام نے بنایا تہا بڑی سیل سے جسکو سیل عرم
کہتی ہین وہ سد ٹوٹ گئی وہان کے رہنی والی بہاگے اونمین سے بنی عمرو بن مازن
بن ازد بن غوث بن نبت بن مالک بن اود بن زید بن کہلان بن سبا تہی اونکو

داہنی کو لکھنا بعد کی ایجاد ہی دیکھو عربون کو کہ ہند سے کی رقمون کو بائین طرف سے
لکھنے والون سے لیا ابتک اوسی طور سے لکھتی ہین وہ سب یونانی نے جب خوب
اطمینان حاصل کیا تب علمون اور صنعتون کیطرف متوجہ ہوئی اور بڑی مشہور ہوئی
یہانتک کہ اگر کوئی ایران کی احوال کو نجانے اور اونکی حکمتون اور صنعتون کو نہ پہچانے
جاہل گنا جاتا ہے اونہون نے بڑی بڑے بت خانہ بنائے ہرقسم کی تصویرین بنائین
اوس بت خانے کی کاہنون سے اگر کوئی آیندہ کا احوال پوچھتا تو وہ مبہم گول گول
جواب دیتا اوس جواب کو بتون کے طرف منسوب کرتے جو کوئی ایک نیا کام
مفید نکالتا اوسکو خدا کہتی اوسکے صورت کی پرستش کرتے حکیمون سے صرف
آئین بنواتے اگر اوس آئین کو پسند نہ کرتے تو بدلواتی سولون حکیم کہ پیشینیوں
ہی معاصر طالیس ملیطی کا اوسکی آئین ناقص تھے تو کہتا اثینا یئون کے لئے اس سے بہتر
نہین چاہئی جب اثینونکی بدلنے سے تھک گیا تو اوسنے رخصت لیکے دس برسکی واسطے
اوس ملک سی نکل گیا جب کسی حکیم سے خفا ہوتی ایک بہانے سے مار ڈالتی نام کے
بنانے مین اور تحریف کرنے مین بڑی استاد تھی اونکی تواریخ کی کتابین جیسے سارے
جہان کے بت پرستون کے ہوتی ہین خرافات سی بھری ہین ہیرودوط مورخ جو ابتک
ابوالمورخ گنا جاتا ہے جسکو حکیم فیثاغورث نی جہنم کے سیاحت وسیر مین اور ہومیر
شاعر کو بسبب جھوٹ کہنی کے جہنم مین بڑے عذاب مین دیکھا اوسنی اپنی تواریخ
بشری مین جو سب احوال اور ملکون کا لکھا ہے اور اونکی نام تراشے ہین سنکے تعجب
ہوتا ہے شاید انبیاء بنی اسرائیل کی رسالون مین جو یہود کے جنگ مین ہے ایسے
نام اوسے کتاب سے لیا ہی یونانے سب اور اونکی ذریت اور اونکی حکما کی ذریت سب منقرض
ہو گئی کوئی اونمین سے باقی نہین ہے یونانیون کے بعد رومیون نے نام نکالا ٭
روم کا ملک روم بن عیصو بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام سی آباد ہوا شاید
روم عیصو کی اولاد در اولاد سی ہو وہ لوگ بھی بنی اسرائیل کے [illegible] سی اپنا نام

اسباب تمدن سی کچھہ واقفیت نرکھتی تھے یہانتک کہ شادی بیاہ بھی بجا نہی لاتے
اڑھائی ہزار برس تخمینا قبل ہجرت کی کچھہ مسافر وہان جا کی بسے وہ بت پرست
تھی اون کا رویہ و انتظام اچھا نہ تہا بعد اوسکی مصری اور سوریستانی جبکہ حضرت
موسی علیہ السلام نی اون دونون ملکون پر حملہ کیا بھاگ کر وہان گئی تب ایک گروہ
یونانی بھی جب یونانیون پر سختی پڑی اور جگہہ کی تنگی کی سمندر پار ہو چھوٹی اسیا
جسی اناطولی بھی کہتی ہین اوسکی کناری کے جزیری مین آ بسے قدموس مصری
نی دین و ترویج اونکو سکھلایا اور محکمہ ریوپاجہ کو قایم کیا اور بلاد اتکہ مین شہر آتینا بسایا
پہلے اوسکی نام سے قدر بہا کر مشہور تہا اور ہوانیوس مصری نی مملکت ارغوس
مین فلاحت کو دخل کیا اسیطرح سے اوفن و ہنر سکھلائے سسی قدموس صیدونی نے
اونکو انگور بونا اور عمل معدن سکھلایا حروف ہجائیہ تیرہ یا سولہ سوای الف و واو و
یا کی اور اوسمیت سولہ یا اونیس حرف سکھلائی اور اون حرفونکو یونانیون سے
رومیون نی سیکھا اب وہ حرف ساری فرنگستان کے بیچ لکھنی کا دستور دہنی طرف سے
بائین طرف کو اور بائین طرف سے دہنی طرف کو دونون طور سے قدیم تہا فیثاغورس سے
بہت دور ہی اسمین کچھ شک نہین کہ کتابت خط عرب کی و سریانی و عبرانی و فارسی دہنی طرف
دہنی طرف سی بائین طرف کو ہی اور ان سب بانون کے قدامت مین کچھ شک نہین جس
طرح بولنی مین پہلا حرف مقدم ہی دوسرے پر اسیطرح سے دہنا مقدم ہی بائین پر جیسے
مین دیکھتا ہاتھہ کا رخ اور سامہنا اوسکا کعبہ ست کی طرف ہی اور یہی احوال ہے
اونکا جو اوپر سی لکھہ کے آتی ہین یا بطور دایرہ کی لکھتی ہین اگرچہ پیچھی طرف کو اولٹی
پانوںسی چلنا ممکن ہے لیکن ٹھیک چلنا موہنہ کے طرف کا ہی اور بعض صورتین لکھنی کے
تو ہو ہی نہین سکتی اور حروف مفردہ کی صورت دلالت کرتی ہی کتابت پر کتابون کے
مفردہ ہی صورت پر اور کوئی کشش اون حرفونمین دہنی سے بائین کو یا برعکس نہین بلکہ
سب کششین اوسکی نیچی اوپر ہی ان جہتونسے میرا قیاس یہہ ہی کہ بائین سی دہنی کو

ایک عبا و عصا و کاسہ یا خرجین کی کسی چیز کو نہ رکہتی تہی جاڑی گرمی مین اسپیلر کاٹتے تہی صحراؤن مین درختون کے نیچی جہان پانی ہوتی بعض عابدی سنا کہ اخلاق و آداب تصنع ہی آدمی کو جہوٹہا بناتا ہے مگر یہہ عابد اپنی بالادستی بہت خضوع و خشوع سے تملق و آداب کرتے ہین اور رعایت مین بہت چاپلوسی کرتے اور مرفہ رہتی ہین بر خلاف کلبیونکی کہ بادشاہ و گدا سی اونکی رفتار یکسان تہے وہ سب فیلسوف کی مذہب ایک دوسری سے مخالف اونکی شاگردون نے اپنی اپنی مذہب کی تائید مین اور دوسرے کی ابطال مین اپنی عمر کاٹی اس فلسفے سے ساری مذہب باطل او رجدلیات پیدا ہوئے اون فیلسوفون کی احوال سننی سے نفرت ہوتی ہے وہ سب پہلی کو اشعار مین لکہتی تہے بعدہ جو نثر مین لکہنی لگے تو بہت دقیق عبارت سی کہ سوای حکما کی کسی کی سمجہہ مین نہ آوی اور لوگونسی چہپاتے تہی چنانچہ تاریخ حکما مین ہی کہ جب اسکندر ایشیا مین تہا سنا کہ حکیم ارسطاطالیس نے اپنی کتابونکو جو طبعیات و ریاضیات وغیرہ مین تہین سب عام لوگون کی لیئے ظاہر کین اسکندر یہ سنکے بہت رنجیدہ ہوا اور خط مین اپنی رنجش کو ظاہر کیا ارسطاطالیس پر تب ارسطاطالیس نے جواب مین لکہا کہ مینی اون کتابون کے معنی کو کسی پر ظاہر نہین کیا کہ اون کتابون کے عبارت بہت غامض و دقیق ہے بی بتلائے کوئی نہ سمجہیگا تاریخ ابن خلکان مین ہے کہ کتاب نفس جو حکیم ارسطاطالیس سے ہی اوسپر معلم ثانی ابو نصر فارابی نے اپنی خط سے لکہا تہا کہ اس کتاب کو مینی دو سو مرتبہ پڑہا اور یہی اوسی منقول ہے کہ اوسنی لکہا کہ مین نے پڑہا سماع طبیعی کی کتابکو جو ارسطاطالیس سے ہی چالیس مرتبہ اور دیکہتا ہون کہ مین محتاج ہون کہ پہر سے پڑہون اونسی سنی مین نہین آیا کہ کوئی کتاب باقی ہو افلاطون الہی سے کل بارہ خط مخاطبات مین رہ گئی ہین ارسطاطالیس کی کتابین اوایل مین مسلمانونکی پاس تہین اب کا احوال نہین معلوم شاید فرنگستان مین اب بہی ہون تاریخون مین ہی کہ سقراط حکیم حضرت لقمان کا شاگرد تہا جسی ایزوپ کہتی ہین اور حضرت لقمان پیغمبر ہون یا نہون لیکن اہون مین ہی حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت

سورستان چھوڑ رومان آسکے بسی یونانیونکی بعد اونہون نے سلطنت کی اونکی سلطنت
مین کچھ حکما خصوصا اطبا اپنی فن مین کامل ہوئے ہین انہین میں کے زمانہ مین حضرت عیسے
روح اللہ علیہ السلام خدا کی قدرت سی بن باپ کے حضرت مریم علیہا السلام سی پیدا ہوئی اور
مبعوث ہوئی لاکہون بیمار کو جسکو آنکھ بہر کے مہربانی سے دیکھا اچھا ہو گیا جب انکا
کپڑا صدق دلسے چھوا اچھا ہو گیا جسکی آنکھ کا نشان تک بہی نہ تہا بینا ہو گیا مردون کو بہی
خدا کی حکم سے جلایا جسکا وصف خدا نی اور خاتم پیغمبران پیغمبر آخر الزمان نے کیا ہو مین
اوسکا وصف کیا لکھون میری سی زبان و قلم سے کیا ہو سکتا ہی یون رومیون نی اپنے
شیطانی خیال سے کہ کہین ہمارے پادشاہی نہ چہین لین اونکو بہت دکھ دیا در پے
شہادت اونکی ہوئی حضرت کی حواریونکو اور اونکی اصحاب معلی القاب کو اور اونکی بعد جتنے
پیغمبر مبعوث ہوئی سبکو شہید کیا اصلی عیسائیونکو اتنا شہید کیا کہ جو انکی خون سے
ندیان بہا دین بت پرستی مین سب بت پرستونسی بڑھ چڑھکے نکلی جب بدین عیسائی
مشرف ہوئی تب اور ہی قسم کی بت پرستی نکالی پیشوایان دین کے صور تونکو پرستش
کرنے لگی اب تک یہی احوال ہے آٹھوان مقدمہ یونان کے حکما کی تاریخ مین کہ لوگونمین
بہت معتبر ہے چہتیس فیلسوفونکی نام مندرج ہین پہلے حکیم طالیس ملیطی کہ اوسکو صوری
بہی کہتی ہین اسواسطی کہ اوسکی بزرگوار صور سے آئی ملیطی ہین کہ یونان کے ملکو مین
سی ہے بسی تہے وہ بارہ سی برس ہجرت کی پہلی تہا اسکے آخر مین زینون فیلسوف
کا ذکر ہے مرگیا تخمینا آٹھ سے ساٹھ برس قبل ہجرت کی اون نامونکی ضمن مین بعض اور
فیلسوفون کے نام بہی ہین بقراط طبیب کا نام بہی اوسے ضمن مین مذکور ہے اون فیلسوفونکے
مذہب کے نام جدی جدی ہین ایک مذہب اونمین سوفسطائیونکا ہے وہ تابع ہین پیرہون
فیلسوف کی کہتی ہین کوئی چیز ہرگز موجود نہین ہے منکر ہین سب چیزونکے بعض اونمین
دہری ہین منکر ہین صانع تعالے وا لاحق کے بعضی قایل ہین تناسخ ارواح کے
بعضے منکر ہین اخلاق دانائی کی بلکہ اوسکے دشمن ہین اونکا لقب کلبی ہے سوا اسی ایک

سبب سی اندلس کے لوگ بڑی زمین مین نجا سکتی تھی اوس پہاڑ مین بارہ دروازے
بند تھی کہ اگلی یونانیون نی اون دروازونکو لوہی اور آگ اور سرکہ سی کھولا اوس قوم
کا مذہب مجوسیونکا ساتھا ایک سی گئے برس وہ قوم وہان رہی بسبب قحط کے
ہلاک ہوئی اور وہ ملک بن آدمی کے ہوگیا خرابی کی بہت زمانی کے بعد افریقیہ بادشاہ
نی ایک بڑی گروہ کو کشتیون پر سوار کرا اور ابطریقس نامی کو اون پر سردار کرکے وہان
بھیجا وہ لوگ وہان جا کی بسے اور بڑے ایک سے ستاون برس کے عرصہ مین گیارہ
بادشاہون نے وہان بادشاہی کے اور پایہ تخت اونکا طالقہ تھا بعد اوسکی روم کے
عجمیون نی کہ بادشاہ اونکا اشبان شین معجمہ سے یا اسبان سین مہملہ سے یا اوسکا نام
اسپہان بآرفاربے سی یا مولد اوسکا اسپہان جو ایران کی شہرونسے ہی تھا
اوسپر لشکر کشی کی اور افریقیہ والونسے لڑ کر اون پر غالب ہوا اور نیست و نابود کردیا
اور اونکی پایہ تخت طالقہ کو خراب کرکے جو اوسمین تھا سبکو اوٹھا لا کی شہر اشبیلیہ کو آباد
کیا اور اپنا پایہ تخت بنایا پہلی اوسی اشبیلیہ کو اشبانیہ کہتی تھے بعد اوسکی آجتک
ساری اندلس کو اشبانیہ کہتی ہین لیکن عربونمین آجتک سب ملک اندلس ہے کر مشہور
رہا اور اب وہانکی لوگ ایک اقلیم کو اوس ملک کی اندلس کہتی ہین و بس کہتے ہین اصلی نام
اشبان کا بریان تھا بعضے کہتی ہین کہ اشبان اوسی ملک کا رہنی والا تھا زراعت کر
اوقات بسر کرتا تھا حضرت خضر علیہ السلام کی معجزی سے بادشاہ ہوا بعد اوسکی بخت نصر کے
ساتھہ بیت المقدس گیا وہان لاکھہ یہود کو اسیری مین لایا اور بہت مال و اسباب جو
اوسکی حصہ مین پڑا لایا اسنی بیس برس بادشاہی کے اوسکی بعد اوسکی ذریت سی
پچپن بادشاہ اور بادشاہ ہوئی بعد اوسکے جب حضرت عیسے علیہ السلام مبعوث ہوئے
ایک اور قوم روم سے جنکو بشتولقات کہتی ہین اور اونکی بادشاہ طلوش بن بیطہ تھا
رومیون کی طرف سی آئے اور اوس ملک کو لیا اور اون دنون مین رومیون کے
سلطنت ساری فرنگستان مین پھیلی ہوئی تھے اونہون نے شہر ماردہ کو پایہ

بین رہتی تہے اونکی تعریف قرآن مجید مین ہے میرا اعتقاد اون فیلسوفون سے یہ نہین
اونکی بہی اچہی باتین بہت ہین چونکہ بت پرستو نہین رہتی تہے اور اونکی مغلوب تہے
لوگون نے اونکی اقوال و افعال کو نہ سمجہکے اپنی سمجہکے موافق انکو منسوب کیا اسواسطے
کہ جو لوگ اوہام کے غلام ہوتی ہین اونسے بلند مطالب سمجہا نہین ہوسکتی اون فیلسوفونکی
طرف نسبت اس قول کے وہی ہے کہ آفتاب جیسا ہم دیکہتی ہین اوتنا ہی ہے اس سے
بڑا نہین ہی یا آفتاب ضلع موره سی کہ ایک ضلع یونان کا ہی اوس سے بڑا ہی اسبات کو
جاہل سمجہتا ہی کہ ہر چیز نزدیک سی بڑی معلوم ہوتی ہے دور سی چہوٹے تو کیا گمان
ہی بڑی بڑے مہندسون پر کیا وہ جاہلون سے بہی بدتر ہین ہم آفتاب کو طلوع و
غروب کی وقت بڑی کرہی کے مانند دیکہتی ہین اور دوپہر کو ایک سطح گول دایرے کے
مانند اوسکو ایک زمین ناہموار کی ساتہہ کیا مشابہت ہی وہ سب فیلسوف بڑی مہندس
تہی جو کوئی اچہا ہندسہ نجانتا اوسکو شاگردی مین قبول نہ کرتے افلاطون الہی کے مدرسے
کی دروازہ پر لکہا تہا کہ جو کوئی ہندسہ نہ جانے مدرسہ مین داخل نہو حکماء ہند کہتی ہین زمین
سطح بسیط ہی اونکی وسط مین پہاڑ ہی سب ستاری اوسکی گرد گہومتی ہین اس سے
صاف معلوم ہوتا ہی کہ اونمین علم ہندسہ نہ تہا لیکن بعض کہتی ہین کہ اونمین ہندسہ تہا اور ہی
نوان مقدمہ چونکہ جیسا ہم لوگ اسپانیہ کی ملک کو اندلس اور ملک مغرب بہی
کہتی ہین اور وہان کے رہنی والونکو مغاربہ اسیطرحسی افریقیہ کی ملک کو بہی مغرب کا
ملک اور وہان کے رہنی والون کو بہی مغاربہ کہتی ہین لہذا اشتباہ ہوتا ہے اسواسطے
وہانکا تہوڑا سا احوال لکہنا ضرور ہوا اندلس کو لکہا ہے کہ اگلی زمانہ مین اوسی اندلشین
عجمہ سے کہتی تہی اندلس نام ہے طوبال بن یافث بن نوح علیہ السلام کی بیٹی کا اوسکے
نام سی بعد طوفان کی وہ ملک آباد ہوا جیسے اوسکی بہائی سبت بن یافث سی سبتہ جو اوسے
ملک کی مقابل افریقیہ مین ہی آباد ہوا اور اندلس جزیرہ نما ہے جو زمین کہ حاجز ہی تخمینا
چالیس میل انگریزی ہوگی اور اوس زمین حاجز مین بڑا پہاڑ تہا کہ اس پہاڑ کی سبب

رومی زنا دیکھو سو رستانی کیسی گستی راں تہی کہ اس مراد کو جسی کیپ گوڈ ہوب کہتی
ہین جو افریقیہ مین ہے اونہون نے پیدا کیا اور کیسے ملک مین مسلمانونکا گذر نہین گیا
کہ قبل اوسکی وہان کچہہ عرب نہ رہتی ہون خصوصا اہل اسلام خود دوڑتی ہے ملک
گیری کے نام سے اور بربری کہ قدیم سے دشمن اندلس کے تہی خلیفہ ثالث کی حکم سے
یا اپنی ہی خوشی سے لڑائی کرکے یا بی لڑائی وہان جا کے گہسی ہون اور یہہ
سبب ہے کہ مورخونکو معلوم نہین ہوا ہر دین مین دعوت کرنا ہی دیکھو حضرت عیسی علیہ السلام
نی اپنے اصحاب کو حکم دیا جاؤ ملکو مین اور دعوت کرو چنانچہ اونہون نے ویسا ہی کیا
اسیطرحسی خاتم پیغمبران پیغمبر آخر الزمان نے تاکید سے فرمایا جو کوئی جو مجہسی سنتا ہے
اوسکو غائب کو پہونچادے تو اس سبب سے اونکی اصحاب نی التزام کیا اس بات کا
خصوصًا ان حضرتکی رحلت کی بعد جو مدینہ مین کچہہ ہرج مرج ہوا بہت سی کچہہ ملک گیری
کی خیال سے کچہہ محض صدیقون کے پہنچانیکی واسطی اقصای بلاد مین نکل گئے جو ہو
اوس ملک کی فتح ہونیکی اسباب بہت سی ہے کہتی ہین کہ لذریق کے پہلی غطیشہ
نام بادشاہ تہا وہ تین لڑکے صغیر چہوڑ کے مرگیا لذریق کہ اوسکا سپہ سالار تہا تغلب سے
اوس ملک کا بادشاہ ہوا غطیشہ کی تینون چہوٹی لڑکونکو بے دخل کیا اوسکی باپ
سبتہ مین جو افریقیہ کی ملکو نسی ہے ہی تہے اوسکی طرفسی یلیان نام عیسائی سبتہ
کا والی تہا لذریق شاہ نے اوسکی بیٹی سے کچہہ برا کام کیا تہا اس سبب سی یلیان کے
دلمین بڑا کینہ تہا لذریق سے اور لوگ بہی ناخوش تہے کہ وہ خاندان سلطنت سی نہ تہا
اور اوسکی دلمین بہی ڈر تہا بسبب کہولنی بیت حکمت کی کہ وہان اوسنی دیکہا تہا عرب و
بربری کے تصویرونکو اور وہان لکہا تہا کہ یہی لوگ اس ملک کو فتح کرینگے ان سببونسے
یلیان والی سبتہ مسلمانونکو ترغیب دینے لگا کہ اندلس پر چڑہائی کرین اور خود بہی
شریک ہوا مسلمانونکی اور اون دنونمین عبد اللہ بن مروان بہائی عبد الملک کا عامل
افریقیہ تہا اوسی اوسکی بہتیجی ولید بن عبد الملک نے کہ خلیفہ تہا ۹۳ ہجری مین لکہا

بنایا ان مین ۳۲ بادشاہون نے پادشاہی کیا بعد اوسکے ایک گروہ جسی قرطیا و سفوط کہتی ہین آئی بعضی کہتی ہین کہ وہ یاجج بن یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد مین سے ہین کہتی ہین کہ فرانس کے ملک سی آئی اونہین مین سے بیالیس برس کے عرصہ مین سینتیس بادشاہ گذرے آخر بادشاہ اون کا رذریق یالذریق تہا اون لوگون نے بہی اپنی سلطنت کو روم سے علیحدہ کرلی تہے اور شہر طلیطلہ کو پایۂ تخت بنایا تہا اون مین ایک بادشاہ خشندیش نام تہا کہ شرف دین عیسائی کو قبول کیا اور دین عیسائی کو اوس ملک مین پہیلایا کہ وہ دین آجتک اوس ملک مین رایج ہے اور خشندیش بادشاہ بڑا عادل و نیک ذات تہا اور طلیطلہ شہر مین ایک بیت حکمت بنا ہوا تہا کہتی ہین جب فارسیون نے یونان پر چڑہائی کے تو وہان کی حکیمون نے کہ علم و حکمت کو دوست رکہتی تہی اپنی ملک کو چہوڑ اندلس جو خالی تہا اسمین آکی بسے مین گمان کرتا ہون وہی لوگ جو اشبان کے ساتہہ آئی ہونگی اسواسطے کہ مانند حضرت سلیمان علیہ السلام اور نفائس بہی بیت المقدس سی لوٹ کی لایا تہا کہ مسلمانون نے بیت حکمت مین پایا اور اوس بادری کے باب مین اور روایتین ہی ہین کہ نفیس چیزونکو اپنی معبد گاہونمین چڑہاتی تہے اور یہہ کہ چہبیس قفل اوس بیت حکمت پر چہبیس بادشاہون نی لگائی تہے لذریق جو سینتیسوان بادشاہ تہا اوسنی توڑا ہوسکتا ہی کہ بعضون نے لگائے اور بعضون نی ملگائے ہون بہر صورت اون حکیمون نے حکمت سی دریافت کیا کہ سوای عرب اور بربر کی کوئی اوس ملک کو نلی سکیگا شہر طلیطلہ مین بیت الحکمت بنایا تہا اور بربری اور اندلسی آپسمین قدیم سے دشمنی رکہتی ہین مگر بربریون کو اندلس کے ملک سی زیادہ حاجت رہتی ہے بہ نسبت اندلسیون کی اسواسطی کہ بربریون کا احتیاج سب اوسی ملک مین سے ہے بعضی مورخون نے لکہا ہے کہ ملک اندلس خلیفہ ثالث کی عہد مین فتح ہوا بعضون نے لکہا ہی کہ عبد الملک بن مروان کی خلافت مین وہ ملک فتح ہوا لیکن اکثر مورخون نے کہا ہی کہ ولید بن عبد الملک کی خلافت مین فتح ہوا مین گمان کرتا ہون کہ ہوسکتا ہی اسواسطی کہ عرب ومین تہا ملکونکا پہرنا اور کشتی رانے

عبدالرحمن بن معاویہ مروانی سی شکست کہائی کہ وہ دسوین ذی الحجہ الحرام سنہ ۱۳۸
ہجری تہا پینتالیس برس دو مہینی پانچ دن مین جس شخصون نی وہان حکومت کی وہ سب
امیر کی لقب سی معروف تہی طارق و موسی نی اپنی واسطی کوئی پایہ تخت مقرر نہین کیا بعد اوسکی
عبدالعزیز بن موسی نی اشبیلیہ کو پایہ تخت بنایا بعد اوسکی اورون نی قرطبہ کو کہ پرانی شہرون سے
تہا پایہ تخت بنایا بعد اوسکی جب بنی عباس کا تسلط ہوا اور دولت خلفاء بنی اسد کی نیست و نابود
ہوگئی عبدالرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک بن مروان کہ اوسی عبدالرحمن داخل بہی کہتی ہین
مشرق کی ملکون سی بہاگ کی افریقیہ مین آیا وہانسی اندلس مین آیا اور قرطبہ کو پایہ تخت بنایا اور صمیل بن
حاتم بن شمر بن ذی الجوشن کو اپنا وزیر مقرر کیا یہہ صمیل پوتا اوسی شمر ذی الجوشن کا ہی کہ جسنی حضرت
امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا تہا غرض یہہ عبدالرحمن داخل ابتدا مین خطبہ خلیفہ منصور دوانیقی کی
نام پڑہتا تہا بعد تسلط نام کی موقوف کردیا اور علا بن معیث یحصبی سے کہ خلیفہ منصور دوانیقی
کی داعیون مین سی تہا لڑا اور ہزارون کو اونمین سی قتل کیا اور اپنی تئین امیر کی لقب سی مشہور
کیا اور بعد اوسکی اوسکی اولاد بہی جو بادشاہ ہوئی امیر کہلاتی تہی جبکہ خلافت خلفاء بنی عباس
کی ضعیف ہوگئی خلیفہ مقتدر عباسی کی عہد مین تین سی برس بعد عبدالرحمن الناصر کہ اوسکی اٹہوین
پشت مین تہا اپنی تئین امیر المومنین و خلیفہ کہلوایا عبدالرحمن داخل مرگیا ۱۷۲ ہجری مین اور
اوسنی دو گرجو نکی بیچ قرطبہ مین مسجد کی بنیاد ڈالی اور اسی ہزار اشرفی اوسمین خرچ کی قبل
اتمام اوس مسجد کی وہ مرگیا جب کہ عبدالرحمن داخل کا امر مضبوط نہین ہوا تہا فردیلہ بن ادفنوسا
کہ بادشاہ تہا مسلمانونکی سرحدون پر آیا اور لی لیا شہر لگ و ربرتقال و سمورہ و شکمنفہ
و قشتالہ و شعوبیہ کو بعد اوسکی منصور بن ابی عامر نی آخر دولت مین اون سبکو جلالقہ کے
ہاتہہ سے چہین لیا اور عبدالرحمن داخل کا پوتا عبدالرحمن اوسط کہ مرگیا ۲۳۸ یا ۲۳۹ ہجری
مین فلسفی کو داخل کیا اندلس مین اور سکہ مارا قبل اوسکی وہان دار الضرب نہ تہا اور بہت رونق و
بہا دی اندلس کو بعد اوسکی عبدالرحمن الناصر لدین اللہ کہ اپنی تئین خلیفہ کہلوایا اور عجب
داخل لیکن وہ انہون تہا مرگیا ۳۵۰ ہجری مین بعد اوسکی اوسکا بیٹا حکم المستنصر

کہ موسی بن نصیر کو افریقیہ وغیرہ کی طرف بہی روانہ کری **موسی بن نصیر** بعضون
نی لکھا ہے کہ نصیر موسی کا باپ پیدا ہوا سنہ ۱۹ ہجری مین بعہد خلیفہ ثانی اور معاویہ
بن ابی سفیان کا مقرب تہا اور اوسکے نگہبانونکا سردار تہا بعضون نے کہا ہی کہ نصیر اراشی
تہا حصہ مین پڑا تہا خالد بن ولید کے عین التمر مین اور خدمت کی اوسنی عبد العزیز ابن
مروان کے اور عبد العزیز نے اوسکو آزاد کیا بعضے کہتی ہین کہ قبیلہ بکر سے تہا بعضون کے
نزدیک قبیلہ لخم سے یا اونکی موالی سے تہا یا بربرے تہا یا وادی قری کا جو سرحد حجاز مین ہے
رہنی والا تہا اور اوسکا بیٹا موسی وہین مرگیا موسے کی کنیت ابو عبد الرحمن تہی طارق
جسنی اندلس کے بڑی فتح کی جسکی نام سی جبل طارق مشہور ہے جسی اہل فرنگ جبرالٹر
کہتی ہین اوسکی باپ کا نام زیاد بیٹا عبد اللہ کا یا طارق کے باپ کا نام عمرو تہا بعضون نے
کہا ہے افریقیہ کا یا فارس کی ہمدان شہر کا یا قوم صدف سے یا قوم صدف کا غلام تہا یا بربری
تہا غرض موسے بن نصیر کا غلام نہ تہا بلکہ اوسکی خدمت مین تہا ابو زرعہ طریف غلاموں مین سے
بربر کے تہا یا بیٹا مالک معافری کا تہا بعضون نے کہا ہی ابو زرعہ شیخ تہین برابرہ کی تہا
غرض پہلے موسی بن نصیر نے سنہ ۹۱ ہجری مین طریف کو چارسے یا ہزار آدمیون کے
ساتہہ بہیجا تب وہ آیا جزیرہ خضرا مین جسکو جزیرہ طریف بہی کہتی ہین اور بہت غنیمت و مال لایا اپنے
بعد اوسکے ابو زرعہ شیخ بربری وہان گیا پہر تو ایلیان والی سبتہ نی بڑی تحریک کی تب
تو موسی بن نصیر نے طارق کو سات ہزار یا بارہ ہزار یا زایدہ بربری کے ساتہہ روانہ کیا عرب
اونمین بہت ہی کم تہی سب بربری تہے سنہ ۹۲ ہجری مین اوسکی بعد موسی بہی گیا
اوسنی بہت لڑائیان کین اور سب ملک لی لیے اور فرنگستان کے ملک مین گہس پڑا
یہانتک کے پہونچا بڑی ایک زمین مین وہان پایا ایک بڑا بت کہڑا کیا ہوا زمین مین اور
کہدا تہا عربی مین ای بنی اسمعیل آخر تک پہونچی بس پہر جاؤ تو اس سبب بہت ڈر گئی
ہوئی بعد مشورہ کی پہر آئی طارق سے لیکی یوسف بن عبد الرحمن فہری تک یعنی پانچوین
شوال سنہ ۹۲ ہجری سے لیکے جب یوسف بن عبد الرحمن فہری نے عبد الرحمن

نام خطبہ پڑہتی تہی اور برابر لڑائیان عیسائیون سی ہوتی رہین غرض سنہ ۸۹۰ ہجری مین سب عرب اوس
ملک سی نکالی گئی اور یہہ کام پورا ہوا فرڈینند شاہ اور اوسکی ملکہ ایزابیلا سے عرب جو مارے گئے
مارے گئے جو بچے بہاگے افریقیہ مین آئے اوس ملک مین اب عرب نہین اگر ہونگے تو دین مین عیسائیون کے
ہونگی اور سنہ ۹۱ ہجری سے لیکی لغایت سنہ ۸۹۰ ہجری تک اون عربون سی برابر لڑائیان رہین
اور لڑائیونکا احوال سنکی طبیعت پریشان ہوتی ہے اور وہانکی عربونکی چال چلن پوشاک و
غیرہ سب اہل فرنگستان کی طرح تہی کتاب تعریبات شافیہ مین کہ جغرافیا مین ہے رفاعہ
بدوی رافع طہطاوی نی لکہا ہی کہ بلاد غرناطہ جدیدہ مین کہ اسپانیہ مین ہی زبان کینو جو بعض
سودان افریقیہ کی زبان ہے مستعمل ہے اور ملک پرتگال و ملک اسپانیہ مین زبان عرب مستعمل
ہی کہ وہ بہی زبان بعض سودان افریقیہ کی ہے مین کہتا ہون کہ اون زبانون مین کچہہ عربی بہی
داخل ہو گئی ہوسکی کہ عرب کی قوم سیکڑون برس وہان رہی اور عربون نی وہان کوئی مدرسہ
نہین بنوایا درس و تدریس مسجد مین ہوا کرتا تہا سواے علوم دینیہ کی اور بہت کم اصول فقہ کے
کسی دوسری علم کا چرچا وہان نتہا اور علم طب بہی بقدر ضرورت کی پڑہا اور پڑہایا جاتا تہا عوام
ڈرسی کوئی علم حکمت کا نام نہ لیتا اگر عوام جانتی کہ فلان شخص حکمی ہے اوسی زندیق کہتی
اطلاع سلطان سے اوس شخص کو سنگسار کرتی جلا دیتی قتل کرتی اوسکی کتابونکو جلا دیتی
بہی کچہہ مواخذہ نکرتا بلکہ سلطان بہی عوام کی خاطر کی واسطی یہی کام کرتا اگرچہ خود بہی حکمی ہوتا
مگر اور سب صنعتین اونمین بہت نہین اسی سبب سی وہانکی حکیمون کا ذکر بہت نہین کیا اور کتابین
بہی اوس فن کے اونمین سنی نہین گئین مگر نادر اخواص مین حکمت تہی مگر عوام سے چہپاتے
سنہ ۱۶۱۲ع مین ہین نی ایک صاحب انگریز سے جنکا نام جمس ہوٹن صاحب ہی اور مذہب اونکا
پروٹسٹنٹ ہی سنا کہ میرا جہاز وہان گیا مین بیل سے کتاب لیکی جاتا جاون شہر مین مجہی نکال
لی کے وہان جانی ندیا مین پہر کے چلا آیا اپنی جہاز پر معلوم ہوا کہ کسی غیر مذہب کی کتابونکو
اپنی ملک مین جانی نہین دیتی یہہ حال اسپانیہ کے مسلمانون کا یہہ حال اسپانیہ کے
حال انکہ

مر گیا سنہ ۳۶۶ ہجری مین بعد اوسکی اوسکا بیٹا ہشام المویدباللہ کہ ولی عہد تھا نو برس کی سن مین خلیفہ ہوا اور نام کی واسطی خلیفہ تھا مسلط ہوگیا تھا منصور بن ابی عامر عامری بعد اسکی حکم معزول و قید کیا گیا سنہ ۳۹۹ ہجری مین اور عامریونکا تسلط جاتا رہا اور یہہ اوایل ملوک الطوایف مین بعد اوسکے سات برس کے عرصہ مین پانچ اور خلیفہ ہوئی اور آپسمین لڑبہڑکی تمام ہوئی آخر سنہ ۴۰۶ ہجری مین بعد اوسکی دولت علویہ حسنیہ سنہ ۴۰۷ ہجری مین قایم ہوئی اور تین خلیفہ اونمین ہوئی وہ آپسمین لڑکی تمام ہوئی سنہ ۴۱۳ ہجری مین اور بعد بہی لڑتی بہڑتی کہ بالکل سنہ ۴۶۰ ہجری مین تمام ہوگئی ایک قلم اونکی دولت تمام ہوگئی اور سنہ ۴۱۴ ہجری مین پہر امویہ مین سی ایک شخص خلیفہ ہوا ایک مہینا بیس دن رہا اور اوسکی بعد دو اور ہوئی اور بالکل نام ونشان امویہ کا سنہ ۴۲۲ ہجری مین مٹ گیا اور نیست ونابود ہوگیا بعد اسکی شدت سی ملوک الطوایف ہوئی اور سب ملوک الطوایف باج گذار ہوگئی عیسائیونکی اون ملوک الطوائف سی سب سی بڑے بنو عباد تھی اونکا بزرگ معتمد بن عباد تہا کہ حاضر ہوکی گیا یوسف بن تاشفین لمتونی کے پاس کہ وہ والی مراکش کا تہا اور اوسکی یا یوسف بن تاشفین نے بہت لڑائیون کی بعد ضبط کیا ملک کو اور پکڑ کے لی گیا معتمد بن عباد کو مراکش مین سنہ ۴۸۴ ہجری مین اور معتمد مر گیا سنہ ۴۸۸ ہجری مین اور معتمد کی سوا چھہ بادشاہ اور تھے ملوک الطوایف سی اور ہر ایک عیسائیون کو خراج دیتا کہ اونکی مددگار ہین بعد اوسکی لمتونیون سی مراکش مین لڑی موحدین جنکا سردار عبد المومن تہا بعد فتح مراکش کی اندلس مین آیا اور سب عیسائیونکو نکال دیا عبد المومن کے بعد اوسکا بیٹا یوسف و یوسف کی بعد یوسف کا بیٹا یعقوب المنصور الطایر الصیت بعد اوسکی اوسکا بیٹا الناصر الوالی سنہ ۶۰۹ ہجری مین اندلس مین آیا اور یعقوب منصور نی بہی قرابت ملک کو عربون پر تقسیم کر دیا تہا اور اونکا نام سادات رکھا یعنی بزرگ اور جب ناصر والی کے دولت ضعیف ہوگئی تب وہ سب سادات کہ اونکا بڑا تہا محمد بن یوسف بن ہود جذامی عیسائیون وغیرہ سی ملکی موحدین کو نکال دیا سنہ ۶۲۶ ہجری مین و مشہور تر بنی ہود سی المقتدر باللہ اور اوسکا بیٹا یوسف المومتمن تہا یوسف المومتمن بڑا ریاضی دان تہا اوس سی کتاب استکمال ومناظر ہی اور عیسائیون کی تحریر سی محمد بن یوسف بن نصر جو معروف بن احمر کی تہا اوسکی نام سی خطبہ پڑہا اور اسپار ہو

بطلیموس قلوذی نے مجسطی مین ابرخس کے رد پر اعتماد کیا ہی اور ابرخس تہا دوسی اسی برس قبل بطلیموس قلوذی کے ✣

مانالاوس

اسکندریہ مین متصدر تہا علم ہندسہ مین مجسطی مین بطلیموس اوسکا ذکر کرتا ہے ✣

ناوذوسیوس

ایک مشہور مہندس ہے

اوطلقوس

ایک مشہور مہندس ہے ✣

ارشمیدس

نجار تہا رہنے والا شہر سیراکوز کا کہ پایہ تخت ہی جزیرہ سقلیا کا ظاہر ہوا سات سی برس قبل ہجرت کی اوسکا علم پہلا مصر مین اور مصر کو نیل کے صدمی سی بچایا اچھی پل بناہی نالے کہودی ✣

بطلیموس قلوذے

تہا زمانہ فی لطونیوس وادریانوس کے دوسی اسی برس بعد ابرخس کے اور اٹھ سی ہندرہ برس یا نوسی برس قبل ہجرت کی وہ پادشاہ تہا اسکندریہ وغیرہ کا اور خلفاء اسکندر کبیر سے تہا اوسکو بطلیموس ستیر کہتی تہی اوسنی اسکندریہ مین دو کتب خانہ بنوایا ایک کا نام ام رکھا یعنی ما اور دوسرے کا نام بنت رکھا یعنی بیٹی اون دونون مین ساتھ لاکھ کتابین تہین اور منارہ فاروس کا بنوایا اوسنی رصد باندہی اور کتاب مجسطی ہیئت نام مین لکہی علم ہیئت جو لوگون مین ہی اور اگلی تہا اوسی کا سنوارا ہوا ہے لوگون کی عقلون کو مار رکہا ہے اوس سی سوا مجسطی کے اور کتابین بہی

اوطرفیوس

مہندس اسکندرانی بعد ارشمیدس اور بطلیموس کے ظاہر ہوا ✣

دیوفنطس اسکندرانی

کتاب صناعت جبر اوس سے ہے ✣

ارسطیقوس شامی رقی

دسوان مقدمہ

فیثا غورث فیلسوف کہ ایطالی کا رہنی والا تہا اوسکی مذہب کا نام بہی ایطالی ہے تاریخ حکمامین مسطور ہی کہ اوسنی شکل عروس یعنی سینتا لیسوین شکل کو پہلی مقالہ اصول ہندسہ سے ثابت کیا مین یہہ سمجہتا ہون کہ اصول ہندسہ بہت قدیمی ہے *

ہرمز یا ہرمس نا بلی

رہنی والا تہا کالوذا یا قلوذا کا بستیون مین کلدانیونکی وہ تہا بعد طوفان کے اوسنی تجدید کیا علم طب و فلسفہ و علم عدد کو کہ جاتا رہا تہا طوفان مین اور ہرمس الہرامسہ جسی حضرت ادریس علیہ السلام بہی کہتی ہین قبل طوفان کے تہی قاموس مین ہے کلواذا بفتح و کبہی مد و کبہی آتا ہی ایک گانون ہے بغداد کے پاس *

بلیش یا بلنیس حکیم

بہت مقدم ہے اوسکا زمان و مکان مجہی معلوم ہوا اوسنی پندرہ مقالہ اصول و ارکان ہندسہ مین لکہی اوسکی کتاب بسبب تقدم عہد کی نایاب ہوگئی تہی بعض ملوک اسکندرانی کو توجہ ہوا ہندسہ کے علم کے طرف تب اقلیدس بن نوقطرس بن برنیقص نے کہ شہر صور سی تہا اور رہتا تہا شام مین تیرہ مقالہ اوس کتاب کے مرتب کئی بعد اوسکی اوسکی شاگرد اسقلاوس نی چودہوان اور پندرہوان مقالہ لکہا اوس بادشاہ کو ہدیہ دیا یہہ سب اسکندریہ مین ہوا مین سمجہتا ہون وہ بادشاہ بطلیموس سیتر تہا جسنی رصد باندہا ہے *

ابلونیوس حکیم نجار

زمانہ اوسکا بہت قبل اقلیدس کے ہی بنوموسی نے کہا ہے کہ وہ رہنی والا اسکندریہ کا تہا گمان ہوتا ہے کہ شاید اسکندریہ کے بننے سی قبل تہا *

ابرخس

بڑی مشہور و مین سے ہے قریب تین سو برس بعد بنتن و فطیمس کے تہا کہ وہ دونون بڑی اہل رصد تہی

وغیرہ ہوتی ہین زمینون اور پہارون کی نام بدلتی رہتی ہین جلکہین بہی بدلتی رہتی ہین شاید ایک
شہر ایکہی نام کا کتنی جگہہ متفاوت مین آباد ہوا ہوگا اور بہی خرابی ہی کہ مورخ سب بسبب خوف و خوشامد
کی کسی کے تعریف حد سی زیادہ کرتی ہین کسی کی ہجو کرتی ہین خصوصًا مذہبی تعصب اوس سی تو علوم
سب چہپ گئی کبہی ایک قوم ایک گہرانا بالکل نیست ہوجاتا ہی دوسری قوم دوسرا گہرانا کہرا ہوتا ہی
اور بڑہتا ہی یہی احوال ہی علم و صنعتون کا کہ ایک شخص سے دوسری کو پہنچتا ہی ایک گہرانی
ایک ملک سی بسبب نکلی ہوئی انہون کی تمام جاتا رہتا ہی وسری گہرانی دوسری ملک مین جاتا ہی
یہہ بڑا امتحان ہی لوگونکا خالق تعالی کے طرف سی دیکہو اگلی لوگونکا احوال ہمکو کچہہ نہین معلوم
اگر سب احوال تفصیلی اتنک کتابون مین ہوتی تو وہ کتابین کہان سماتین ✤

بارہوان مقدمہ

چونکہ لوگومین ناموری سماہی ہے جسطرحسی جو چیز جہان سی پاتی ہین اپنا نام کرتی ہین جس سے
پایا اوسکا نام نہین لیتی بلکہ اوسکی نام کی مٹانی مین کوشش کرتی ہین خصوصًا امرا و سلاطین دیکہو
مسمی سندریتی بربنی کہ پیارا شاگرد تہا فیلسوف طالیس ملیطی کا بعد سیکہنی علمونکی جب آیا استادکی
زیارت کو تو استاد سی کہا کہ استاد تم مجہسی کیا چاہتی ہو بدلی مین اوس عام نیکی کے جو تمنی مجہسی کیا
کہ مجہی حکمت سکہلائی ہی مین چاہتا ہون اوسکی تلافی کرون تب وس فیلسوف نی کہا مین اسکی بدلے
سوای اسکی کچہہ نہین چاہتا کہ تو جب اون چیزونکو جو تونی مجہسی سیکہا ہی اپنی شاگردونکو سکہلاوے
اون قولون کو میری طرف منسوب کر بلکہ اپنی شاگرد ونسی کہہ کہ مین اوسکا مبتدع ہون مسمی لوٹر جو بانے
مذہب پروٹسٹنٹونکا ہی جب چاہا کہ بنا اوس مذہب کی ڈالی کیا کیا دلیلین اپنی طرف سی تراشین پر یہہ نکہا
کہ بت پرستی کو اور ان بدعتونکو پیغمبرون نی خصوصًا پیغمبر آخر الزمان نی بڑا کہا ہی اور اوسی منع کیا ہی
اور یہہ بہی نکہا کہ شاہ لیو ایساریان جو بت شکن کہلاتا تہا سنہ ۷۲۶ع مین پیغمبرونکی خصوصًا پیغمبر آخر الزمان
کی تونکو مسلمانونسی سکی ہدایت پاکی قصد کیا کہ بت پرستی بالکل اوٹہا دی کینیسی یعنی گرجونکی سب
بتون اور تمثالونکو توڑ ڈالا اوسکی پرستش کرنی والون کو سزا دینی لگا اوسکی بیٹی نی بت پرستی
کی تطلاعین کشتون یعنی یاد دلون ہی ہمتوی جاری کر دیا اوسکی پہلی ہرقل قیصر خاتم پیغمبران

اور ... وغیرہ ہے

اسکندر افرودیسی

بعد اسکندر بن فیلقوس کے ملوک الطوایف کی زمانی مین تہا ؛

فرفوریوس یا امونیوس

صور کا رہنی والا تہا سب بڑی مہندس یونانی ہین ان سبہون سی بہت کتابین ہین مین نے طبیبون اور منجمون اور مورخون اور شاعرون کا ذکر چہوڑ دیا کہ رسالہ بہت بڑہ جائیگا جو کوئی چاہے تاریخون مین دیکھہ لے اون طبیبون مین بہی بہت مذاہب ہوئی کہ بعض بعض کے ساتھہ دشمن تہی بسبب اختلاف اصول کے عملیات مین اونکی تناقض ہوا ایک دوسری کے رد لکہنی مین اپنی ساری عمر کاٹی اس زمانہ مین بہی آپس مین بڑا اختلاف ہے ؛

گیارہوان مقدمہ

اگلی زمانہ مین مطبع نہتا اس سبب سی کتابون کی شہرت اچہی طرح سی ہونی تہی اور کتابون کی غلطیان کاتبون سی بہت ہوین کاغذ یا پتا یا چمڑ لکہا جاتا کچہہ دنون کی بعد سڑ جاتا کیری مکوڑی کہا جاتی تہی کیرونسی بدتر جاہل لوگ ہین اونکی ہاتونسی سب کتابین ضایع ہوئین جلائی گئین بہائی گئین علما حکما اونکی ڈرسی بہاگتی پہرتی چہپتی پہرتی اگر سلاطین اپنی مرضی کے برخلاف کسی عالم یا حکیم کو پاتے قید کرتے قتل کرتے پہلی رومیون نی حکمت کی کتابون کو جلایا اور بند کرکی رکہا بعد اوسکی قلوبطرا نی مصر کے کتب خانی کو جلایا بعد اوسکی سعد وقاص نی فارسیون کی کتب خانی کو نیست و نابود کیا عمرو بن عاص نی مصر کی کتب خانیکو جلادیا ان دونون نی خلیفہ ثانی کی حکم سے ایسا کیا تین بڑی بڑی کتب خانی مسلمانون کی تہی ایک کتب خانہ بغداد کا تاتار ونکی ہاتہہ سی غارت ہوا افریقیہ مین بڑا کتب خانہ تہا فاطمیون کی زوال سی وہ بہی جاتا رہا اسپانیہ مین بنی امیہ کا بڑا کتب خانہ تہا جب وہ ملک اونسی نکل گیا وہ کتب خانہ بہی جاتا رہا اور کتنی کتب خانی ادہر اودہر شہر مین سلاطین کی تہی کہ اوسکا حساب نہین تاریخکی کتابونمین اتنا اختلاف ہی کہ دل گہبراتا ہی ہم دیکہتی ہین ایک شہر یا ایک محلہ مین جو کچہہ واردات ہوتی ہی دس آدمی دس طرح سی بیان کرتی ہین پہر بہی وقایع ضایع کرنی سی کچہہ نکچہہ حاصل ہو رہتا ہی تاریخ مین ایک دریا فتور پڑا ہی کہ ایک نام کی پانچ جدا آدمی

یہہ سب قوتین ہم سے باہر نہین ہین اور نہ ہم اون قوتونکی واسطی اعلی درجہ مین کوئی حد ٹھہرا سکتی
ہین جو لوگ بہت ہی اعلی درجہ مین ہین ہم اونکو انسان کامل وانبیا کہتی ہین وہ لوگ عقل محض ہین
قوت شہوت وغضب اونکی تابع ہی نہ وہ تابع قوت شہوت وغضب کی ہماری نسبت اونکی ساتھہ [illegible]
نسبت ذرہ ہی ساتھہ ایک فضای غیر معلوم النہایت کی بلکہ کچہ نسبت ہی نہین کہو گی کہ تمہین کسطور سے
معلوم ہوا کہ ہو نگا اونکی کلام واحکام سی اور یہہ سب معجز ونسی بڑہکی ہے اونکی کلام واحکام مین محال
کی باتین نہین ہین وانکا راستہ سیدہا وسط مین ہے اقل شناخت اونکی یہہ ہی جیسی عالمون اور حکیمونکو
پہچانتی ہین اونکی لکہا بولنی اور جیسی اچہی آدمی کو پہچانتی ہین اور گذشتہ نبی کے کہنی سی جسکی نبوت
ثابت ہو چکی ہی لاحق نبی کو پہچانتی ہین اعلی شناخت وہ ہی کہ الله حق کیطرف سی عطا ہوا ور بہی شناختین
ہین سوای معجزہ کلام واحکام کی سب سی کم سایر معجزات ہین اون معجزات کو ہی سچی جہوٹی کا ہونسمین [illegible]
کرنا بڑا مشکل ہی جیسی مقدمہ مین لکہا ہی کہ اونکی طریقی تعلیم کے سب طریقون سی جدی تہی نہ ہمارے
مدرسون کی اونکی تعلیم تہی اور نہ مانند یونانی و ہندی فیلسوفون کی تہا اونکی تعلیم [illegible]
کا راستہ دکہلاوین اور ہمکو مبدا ومعاد سی نزدیک کرین اسواسطی کہ معقولات صرفہ کا سمجہنا ہمکو بہت
دشوار ہی ہندسہ وحساب کہ بمنزلہ بدیہی کی ہی اوسی تو اچہی طرح سی سمجہہ ہی نہین سکتی معقولات صرفہ کو کیا
سمجہینگی مگر وہ انبیا علیہم السلام اون دینی مسائل کو ایسی عبارت سی بیان فرماتی کہ لوگ غور کرنی سے
علوم دنیویہ جیسی طبیعی وریاضی کو نکال لے سکین جتنی علوم دینیہ ودنیویہ ہین اونسی معلوم ہوتی ہین
گو ہم نہ بتلا سکین کہ کس زمانی مین کسکو کس نبی سی کونسا علم پہنچا خصوصًا کہ انبیا علیہم السلام کی نام تک ابہی
معلوم نہین پہلی مقدمہ مین گذرا ہی کہ سب علمون کی حروف ہجائیہ ہین مخرج اونکی اقصای حلق سی ہونٹہ
تک ہین اور اون حرفون کی اوصاف مخصوصہ بہی ہین اون حرفون کو مین بین نکالنی سی بہت حرف پیدا ہوتی
ہین اگر نبی ظاہر ہوا ور دنیا مین جہالت کی تاریکی چہا جای کون شخص ان حرفونکی طرف اور اونکی قاعدونکی
طرف پہنچا سکتا ہی جیسی طوفانکی بعد حضرت نوح علیہ السلام اور اونکی بیٹون سی اونکی اولاد نی سیکہا اگرچہ
کہ سب آدمی صالح مستحق الہام کی ہین تو مین قبول کرتا ہون لاکن بہت تہوڑی صلاحیت رکہتی ہین جیسی کہ ذہن
اور قوتین ضعیف ہین بی تائید کلام انبیا کی کوئی واسطہ یا بواسطہ اونکو پہنچا ہوا مطلب کیطرف نہین پہنچ

پیغمبر آخر الزمان کا خط پایا کی اونکا احوال دریافت کرکی ایمان لایا جب دیکھا اوسکی قوم بت پرست
سب بگڑ گیی تو کہنی لگا مین تمہاری امتحان کی واسطی کہتا تہا تب اوسکی قوم ساکت ہوئی یہی اسواسطی
طول دیا کہ لوتہر صاحب نی اپنی مذہب کی بدلنی مین اچھی دلیلین نہین لاہی اسی طرحسی ایک مذہب
ہی عیسائیون مین یونی ٹرین جو قائل ہین خدای واحد احد کی وہ بہی انوٹہی دلیلین لاتی ہین مسٹر [illegible]
پادری امریکا ہی نی مجہسی کہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام یوسف کی بیٹی تہی اسواسطی کہ اونہون نی انکار
نہین فرمایا حال یہہ ہی کہ حضرت سی کسی نی نہین پوچہا کہ آپ یوسف کی بیٹی ہین یا کسیکی جب قبول یا
انکار حضرت کا معلوم ہوتا وہ آپ ہی آپ کہتی پہرتی کہ مین یوسف کا بیٹا نہین باوجود اسکی کہ حضرت
نی حواریونسی پوچہا کہ مجہی لوگ کیا کہتی ہین ایک نی اونمین سی عرض کیا کہ حضرت داود کا بیٹا جانتی ہین
تب حضرت نی فرمایا کہ حضرت داود علیہ السلام تو مجہی خداوند کہتی ہین تو مین اونکا بیٹا کسطرحسی ہوا
اس صورت مین یوسف کون ہی یہہ معلوم ہی کہ جتنی پیغمبر گذری سوای خاتم پیغمبران پیغمبر آخر الزمان کے
کوئی قادر نہوا کہ اپنی امت کو بت پرستی سے باز رکہی اونکو خدای یگانہ کی پرستش پر لاوہی مین دیکھتا ہون
کہ لوگ اورون سی لیکی کتابین لکہتی ہین اور اپنی نام مشہور کرتی ہین لیکن مین سبکو نہین کہتا
ایسی بہی ہین کہ جس سی جس علم کو پایا ہی اوسی کی طرف منسوب کرتی ہین جتنی کتابین گذشتہ
پیغمبرونکی طرف منسوب ہین پہلی توریت ہی اوسمین کچہہ بہشت و دوزخ کا مذکور نہین بنی اسرائیل سی
کہ بڑی ناسمجہہ قوم تہی یہی کہا کہ تمہاری باپ دادا کا خدا اوس قوم ناسمجہہ سی کچہہ بیان صانع
تعالی واحد حق کا نکرسکی البتہ انجیلونمین کچہہ کچہہ مذکور ہی لاکن علوم دنیویہ سی سوای قدس کے خیمہ
بنانی اور بیت المقدس بنانی سکے اور فی الجملہ پادشاہی اور لڑائیون اور نسب نامون اور معجزات کی
کچہہ اوسمین مذکور نہین اکثر رسالی بطور خواب کی ہین کہ کوئی سمجہہ نہین سکتا البتہ توریت کی پہلی مین
کچہہ تہوڑا علم ہی جیسی سب پانی سی پیدا ہوا اور پانی دو حصہ ہوا فقط

پہلا باب ماخذ علم کی بیان مین

پہلی فصل

مین نی پہلی مقدمہ مین بیان کیا ہی کہ جتنی قوتین ہم مین ہین سب متفرع ہین اصل اول سے

اوسی سی شطرنج نکلا اور شطرنج کا دیکھا دیکھی بہت سی آلات قماری کی نکلی ہیں بعضی علموں میں سی سیمیا کیمیا

لیمیا ہیمیا ہے کہ بعض اونمیں سے شعبدہ و محض خیال ہے جیسے علم نجوم و رمل اگرچہ علم نجوم کے
دلیل اجمالی بھی جیسے آفتاب کے تاثیرین اور چاند کا اثر پانی و مریض میں لاکن دلیل تفصیلی اوسکی محض
وہم و خیال ہے رمل تو کچھ ہے نہیں اسیطرحسی بعض صنعتیں ہیں جیسے بت سازی و مصوری و صناعت
آلات طرب و قمار وغیرہ کہ ان سبکو انبیا علیہم السلام نے منع فرمایا ہے کہ نفس آدمی کو شرافت علمی سے
باز رکھتے ہیں خلاصۃ الحساب ایک چھوٹا رسالہ ہے اصول حساب میں شیخ بہاء الدین عاملی سے کہ طلبہ
مین متداول ہے اوسکی آخر مین بہت تاکید سی وصیت کی ہے کہ اوسکو نااہلوں سی چھپاوین مین بہت
دن تک نہ سمجھا تھا کہ کیوں ایسی تاکید کی تھی بعد اوسکی سمجھ میں آیا اور دیکھا کہ ان حسابی
محاسبوں سی کیا کیا ضرر کہ لوگونکو نہیں پہنچی بڑی بڑی ملک خراب و ویران ہوگئی ❊

دوسرے فصل

چونکہ میرے پاس اور انبیا کے کلام ایسی نہیں ہین کہ جس سے مین علمونکو استنباط کروں اور تطبیق
دوں حکمت حقہ سی سوای قرآن مجید اور احادیث ائمہ اطہار آل محمد کے اور اون دونوں مین بہت علم
بھرے ہین قرآن مجید بہت چھوٹی کتاب ہے لاکن کیا ہی بڑی ہے از روی علم کے اوس مین
جتنی مذاہب باطلہ کی اصول ہین سب مندرج ہین اور اوسکی ابطال کے دلیلیں بہت اچھی طرحسی مذکور
ہین مین اونمیں سے اپنی طور پر جو استنباط کیا ہی لکھتا ہوں اوس سے سمجھوگی کہ مینی تعصب سی نہیں لکھا

۱ ـ قرآن مجید کے جزو ۲۷ رکوع ۲ مین ہے نہیں پیدا کیا مین نی جن و انس کو مگر یہہ کہ مجھی پہچانیں
میری عبادت کریں فقط دیکھو سب لوگ صانع تعالی و آیہ حق کے تلاش مین پھرتی ہین جو چیز کہ اوسکو حواس میں
دریافت نکر سکی لوگ کسطرحسی اوسکی جویا ہوسکتی ہین تو جویا ہونا ہمارا اوسکو امر خلقی و سرشتی ہی جیسے
اور قوتیں ہمکو عطا ہوئیں ہین اونمیں سے اوسکی طلب کی قوت بھی ہی اگر ہم مین یہہ قوت نہوتی تو
کس طرحسی ہم اوسکی طالب ہوتی کوئی نادیدہ نادانستہ چیز کا بھی طالب ہوتا ہی طلب مجہول مطلق
عقلاً محال ہے ـ ۲ ـ قرآن مجید کی جزو ۲ رکوع ۶ مین ہی ـ تمہارے لئی قصاص مین
زندگانی ہے اے صاحبان مغز یعنی عقل فقط دیکھو جو کوئی کسی کو مار ڈالے سب لوگ قصاص [illegible]

نہین مشکلون مین ڈالتی ہین لاکن اس کام سی ہرگز دست بردار نہین ہمیشہ نئی نئی نقشی زمین و
فلکون سکی مبتی ہین ہر دو دا اوسکا درس مدرسون مین ہوتا ہے

٦ — قران مجید کے جزو ٢ رکوع ١ مین ہے پس پہیر اپنی موںہہ کو طرف مسجد حرام سکے اور جہان
کہین ہو تم — پس پہیرو اپنی موںہون کو اوسیکی طرف فقط دیکہو جاننا سمت قبلہ کا فرض ہے اس
واسطی کہ بی بجانی قبلہ کے سمت متوجہ نہین ہو سکتی اور جاننا سمت کا بی علم ہیئت کی نہین ہو سکتا

٧ — قران مجید کے جزو ١، رکوع ١٤ مین ہے — اور واسطی خدا کے مشرق و
مغرب سے پس جس طرف موںہہ کرو پس وہین ہے توجہ کرنا خدا کی طرف فقط — چونکہ خالق تعالے
کا حکم ہے متوجہ ہونا نماز مین قبلہ کیطرف — اور علم ہیئت مین ثابت ہے کہ سب بلاد مین جاننا
سمت کا نہین ہو سکتا — چنانچہ خود بیت حرام مین جس طرف چاہو نماز پڑہو یہی احوال ہے اون بلاد کا
جو بیت حرام سکے تحت الارض مقابل مین ہے یہی احوال ہے ان بلاد کا جو بہت شمالی یا بہت جنوبی
ہے یعنی چہیاسٹہہ درجی کے عرض بلد سے لیکے عرض نوے تک یعنی نوی درجی عرض تک اسے
ضمن مین مضطر کا احوال بہی بیان کردیا کہ حالت اضطرار وغیرامکانکی جس طرف چاہی نماز پڑہے

٨ — قران مجید کے متعدد جگہون مین ہے کہ عبادات سب موقت ہین خصوصاً
نماز فرض یومیہ اور یہہ سب باتین بی جانی ہوئی علم ہیئت کے نہین معلوم ہو سکتین — خدا تعالے
نی اوسکا سیکہنا ہمپر فرض کر دانا ہے لاکن ہلوگون سے قناعت کیا اون علامتون پر جو عوام
کے واسطی یا فقدان اسباب کے وقت مقرر ہین ✣

٩ — قران مین آتا ہے اس مضمونسی کہ فکر کرو خلقت مین زمین و آسمانکی اور فکر کرنیوالونکی تعریف
کی ہے اور حدیث مین ہے کہ فکر کرنا ایک ساعت کا خلقت مین زمین و آسمانکی بہتر ہے
ساٹہہ برس کے عبادت سی ایسی حدیثونکو تو گویا سنی ہی نہین اگر کسی شخص نے اپنی شوق سے
علم ہیئت کا سیکہنا چاہا تو پرانا علم ہیئت جسی ہیئت بطلیموسی بہی کہتی ہین اوسکو سیکہا اور وہ
ہیئت ہمارے دین کے ضرورے کی برخلاف ہے اسلئی کہ اوسکی اصول مین ہے کہ سب
ستارے اپنی آسمان مین مانند میخ کے گڑی ہوئی ہین مانند مچہلیونکی پانی مین حرکت نہین کرتی

یہ بات ہے کہ ہماری عقل کہتی ہے اگر قتل نفس گناہ ہی تو تم کیون قصاص کرتی ہو یہ بہی تو قتل نفس ہے تو ہمارا یہ کہنا ہی کیا علم کے حفاظت کیواسطی قصاص تجویز فرمایا ہی واگر نہین تو ایک ڈریل سپاہ ہزار عالم و حکیم کو ایکدن مین قتل کرتا سوائ اوسکی جاہلیت مین اگر کوئی شخص ایک قبیلہ کا دوسری قبیلہ کی کسی شخص کو مار ڈالتا تو قاتل کے لوگ قاتل کے حفاظت کرتی اور مقتول کے لوگ طلب مین مقتول کے ہوتی اور آپس مین خوب لڑتی یہان تک کہ قبیلہ سب تمام ہو جاتی اور یہی احوال سمجہو جہاد کا جسمین خروج ہے نہ جہاد یعنی دفاع کہ وہ عقلاً و شرعاً ہر فرد پر لازم ہے اپنی حفاظت کے واسطی مگر ظالم بادشاہون نے اوس جہاد خروجی کو ذریعہ گردانا جہانگیری کا ✤ ۴۴

۳ — قران مجید کے جزو ۳ رکوع ۱ مین ہے کچہہ زور و زبردستی کرنا دین مین نہین ہے بالتحقیق ظاہر ہوا رشد گمراہی سے فقط دیکہو اسی جہاد خروجی کے واسطے ہے کسی کو تحریف و تطمیع دین مین لانا صحیح نہین ہے ✤

۴ — قران مجید کے جزو ۲ رکوع ۱۷ مین ہے اگر ہوتا دفاع کرنا اللہ تعالی کا آدمیون کے بعض کو بسبب بعض کے ہر آئینہ فاسد ہوتی زمین فقط اہل علم جانتی ہین کہ زمین کتنی بڑی ہے اور کتنی قبل آبادی کے ہی اور سب جانور جاہتی ہین بڑہین اور باقی رہین خصوصاً آدمی کہ بڑا حکمتی ہے اگر اوسکی مراد بر آوے تو تہوڑی عرصہ مین زمین مین گنجایش نہوگے اور فاسد ہو جائیگی اور کہان سی ایک دوسرے کو میراث پہنچیگی مگر چونکہ حکیم مطلق علم کو درست رکہتا ہے جس بندہ کو پسند فرمایا ہے اوسکو علم کا شوق عطا فرماتا ہے وہ بندہ علم کو حاصل کرکی حکیم و طبیب ہوتا ہے ہر چیز کی منفعت و مضرتسی واقف ہو ہر قسم کی تدبیرین کرتا ہی اور اپنی حفاظت اور فلاح جو ہی مین مشغول رہتا ہے اور حاصل کرنا علم کا اور حفاظت کرنی اپنی یہہ دوسرا حکم ہے واگر نہین تو حکیم مطلق جو چاہتا ہے کرتا ہے ✤

۵ — قران مجید کے جزو ۲۰ رکوع ۱۴ مین ہے سیر کرو زمین مین پس نظر کرو کہ کس طور سے ابداء خلق کیا فقط یہہ احکام جغرافیایہ دلالت کرتا ہے کہ علم ہیئت و علم اندرون زمین یہہ اوسکی نشان ہی ہم لوگ اوسکی معنی تک نہین جانتی جغرافیا کو کون پوچہی لاکن واسطی صرف کرتی چلی جاتی ہین ✤

زمین کے اس پاس گھومتا ہے اور مشتری کے چار چاند ہین اور زحل کے سات اور ایک

خانہ بہی ہے اور وہ حلقہ تاریک ہے اور غیر مماس ہے زحل سے گھومتا ہے زحل کے اس پاس

۱۰ گھنٹے ۱۰ دقیقہ مین اور عرض اوس حلقہ کا ظاہر ہوتا ہے گویا بقدر ثلث زحل ہے اور اوس

حلقہ کو خاتم زحل کہتے ہین اور اورانس جو اون پانچ جدید مین سے ہے اوسکی چہہ چاند ہین یہ

چاند ونکو دوسرے سیارہ کہتی ہین یعنی سیارہ سیارہ کہ اونکی اس پاس گھومتی ہین اور اونکی

روشنی بہی آفتاب سے ہی یہہ سب سیارہ و سیارہ سیارہ یعنی سب چاند جو ہل جلکی آفتاب کے

دور گھومتی ہین بمنزلہ ایک ملک و ایک زمین کے جیسی چرخ ہندولہ کہ ایک ہندولہ ہے اس [illegible]

جیسی زمین کہ سارے کرے کو کہتی ہین ایک بالشت زمین کو بہی زمین کہتی ہین اور کہتی ہین [illegible]

زمین و تمہاری زمین زمین کے معنی اسفل کے ہین او پر اوسکی جو یعنی آسمان محیط ہے جہان

تک کہ سب ثوابت چھوٹی بڑے دکھائی دیتی ہین ایک آسمان ہے کہ آسمان دنیا کہا [illegible]

چہہ آسمان آسمان دنیا کے اوپر اور ہین اوسی طرح سے ہر آسمان کے اندر زمین ہے اگر [illegible]

ہو تو خلقت [illegible] تصور کرنا ہوتا ہے حال یہہ ہے کہ قادر تعالی کے قدرت کی پایان

اور اسکا مقدور [illegible] پایان ہے اگرچہ یہہ آسمان و زمین ہمارے نظر و ذہن بڑے معلوم ہوتے

ہین لیکن اونسی کیسی بڑے مخلوق خالق تعالے کی ہین اوسی کو بہتر معلوم ہے -

۱۲ - قرآن مجید کے جزو ۲۲ رکوع ۱۵ اور جزو ۲۹ رکوع ۲۰ مین ہے کہ زینت دیا ہم آسمان

بالتحقیق زینت دیا ہمنی آسمان دنیا کو چراغوں سی - اور جزو ۲۳ رکوع ۲ مین ہے بالتحقیق

ہمنی زینت دی آسمان دنیا کو [illegible] ستارون کی [illegible] پرانی ہیئت والون کے مقلد کہتی ہین

کہ آسمان دنیا جسی پہلا آسمان کہتی ہین فلک قمر ہے حال یہہ کہ اس آیہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ثوابت

جہان تک جتنی ستاری دکھائی دیتی ہین آسمان دنیا اور پہلا آسمان ہے اوس مین سیاری اور

سیارہ سیارہ و آفتاب و ثوابت سب داخل ہین کہ روشن ہین مانند چراغکی اور اونسی بڑی ہم

ضعیف لوگ کون سے زینت تصور کرسکتی ہین اور ثوابت اتنی دور ہین کہ جبتک حکماء فرنگ نے

[illegible] دوربین کو دریافت کرکی پرانی ہیئت والی کہتی ہین کہ وہ سب [illegible] آسمان ہین جو

اور آسمان قابل خرق والتیام کے نہین ہے یعنی صلاحیت نہین رکھتا کہ پہٹی اور جڑی حال یہہ ہے
کہ بعض پیغمبرونکا آسمانونپر جانا اور اوسپر رہنا اور خاتم پیغمبران پیغمبر آخر الزمانکا سب آسمانونپر جانا
اور سب ستارونکی سیر کرنا اور بہشت و دوزخ کو دیکہنا درختونکا میوہ کہانا اور وہانسی میوہ لانا اور
فرشتونکا آسمانسی اوترنا اور چڑہنا اور میوی اور کہانی لانا حضرت عیسی علیہ السلام کی واسطی مائدہ لیکر اوترنا
ہم مسلمانونکی عقاید مین سی ہے بلا تاویل ✤

۱۰ — قرآن و حدیثونمین یہہ مضمون بہرا ہوا ہے کہ آسمان و ستاری معمور و آباد ہین جتنی چیزین
زمین مین ہین سب وہان ہین اور اس سے بہتر ہین دریائین ہین اور اوسمین مچہلیان ہین جو کوئی
چاہی جو دہوین جلد کتاب سماء و عالم کے بحار الانوار کے جلدونمین سی جو حدیثون مین ہے اخوند
ملا محمد باقر مجلسی کے دیکہلی پرانی ہیئت والی کہتی ہین کہ آسمان و ستاری غیر معمور و غیر مسکون ہین
لاکن حکماء فرنگ کا گمان غالب مانند مسلمانونکی اعتقاد کی ہے لوگ بڑا دہوکا کہاتی ہین فلک و سماکے
معنی مین دونونکو آسمان جانتی ہین قاموس مین ہے فلک عبارت ہی ستارونکی مدار سے یعنی
جس دایری پر گہومتی ہین اور اوسی مین سما کو لکہا ہے معنی مین آسمانکی اور چہت ہر چیز کے
اور گہر کے اور اصل معنی بلندی کی ہین اور زمین جو چیز نیچی ہو فلک کو آسمانکی معنی مین لینی سمجہنے مین
بڑا پیچ پڑتا ہے ✤

۱۱ — قرآن مجید کے جزو ۲۸ رکوع ۱۸ مین ہے — اللہ الذی خلق سبع سموات کہ پیدا کیا سات آسمانون کو
اور زمین سے مثل اوہنون کے یعنی مثل آسمانونکی فقط حدیث مین ہے کہ ہر زمین مین ایک خلق ہے
کہ اللہ تعالی نے اونکو خلق کیا ہے اور وہ زمینین ایک دوسری کی اوپر طبق طبق نہین ہے فرشتی
اونکی دریائین ہین کہ اونکو جدا رکہتی ہین اور سب زمینین سایہ ڈالتی ہین آسمان پر فقط مگر جو لوگ
کہ اونکو پرانی ہیئت جڑ گئی ہے اسی زمین کے سات پرت بتلاتی ہین اور قرآن کے معنی کو بگاڑتے
ہین قرآن مین ہے سات عدد وہ سات کیفیت ایک زمین کے بتلاتی ہین حکماء فرنگ لکہتو ہے
زحل و مشتری و مریخ و زہرہ و عطارد اس زمین کے پانچ سیاری اور ثابت کئی ہین کہ یہہ گیارہون
آفتاب کے دور گہومتی ہین اور اونکی روشنی آفتاب سی ہے اور یہہ چاند جو موجود ہے زمین کا ہے

شنا وری کرتی ہین یعنی تیرتے ہین فقط دیکھو اسمان نہ کہکی مدار کہا اور تیرنیکو تشبیہ نہ سمجہا چاہئی بلکہ حقیقی ہے اسواسطی کہ پانی دو قسم کا ہی کثیف و لطیف کثیف وہ پانی ہے جسکو ہم دیکھتے ہین لطیف وہ پانی ہے جسکو ہم دیکھہ نہین سکتی جسکو ہوا یا جو کہتی ہین مثال اوسکی جیسی پانے کا بخار کہ لطیف ہوکے ہوا کے ساتھہ ملجاتا ہے لاکن کیا نسبت ہی بخار کو کہ اگ اور دہوپ سی لطیف ہوکی ہوا ہوا ہے اوس پانی سی کہ حکیم مطلق نی اوسی لطیف پیدا کیا ہی یہہ بخار گویا اس لطیف پانی کا تلچھٹ ہے ❖

۱۶ – قران مجید کے جزو ۱۷ رکوع ۳ مین ہے گردانا سب چیز زندہ کو پانی سی فقط اسسے سمجہا جاتا ہے کہ مطابق پانی لطیف و کثیف دونو مراد ہے اسواسطی کہ ہوا بیشتر دخیل و محیط ہر چیز پر بنسبت کثیف پانیکی ❖

۱۷ – قران مجید کی جزو ۲۷ رکوع ۱۰ مین ہے راستہ دیا دو دریا کو کہ ملاقی ہووین اپسمین اور دونو اپسمین نہین ملتی یعنی ایک دوسری سے ملتبس نہین ہوتی فقط اور حدیثون مین یہہ مضمون بہرا ہوا ہے ❖

۱۸ – قران مجید کے جزو ۲۳ رکوع ۱ مین ہے آفتاب جاری ہوتا ہی اپنی قرارگاہ کی لیے یا اپنی قرارگاہ کے طلب مین یا اوسکو استقرار ہے نہین فقط تین معنی باعتبار اختلاف قرائتو ہی ستارونکو اور کشتی کو عربی مین جاریہ کہتی ہین اور جاریہ آفتاب کی نامون سی ہے معنی اوسکی بہت جلد چلنی والی چیز اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ آفتاب بہت جلد چلتا ہی حکماء فرنگ نی بہت صحیح حساب سی دریافت کیا ہی کہ آفتاب کا حجم تیرہ لاکھہ اٹہائیس ہزار یا اکتیس ہزار مرتبہ بڑا ہے زمین کی حجم سے سوای حرکت زمین کے حرکت وضعی کرتا ہے پچیس دن چھہ گہنٹی سولہ دقیقہ اٹہہ ثانیہ مین – اگر آفتاب سی روشنی اوسکی مراد ہو تو بہی درست ہی آفتاب کی دوری زمین سے پچانوی ملیان ایک سی تہتر ہزار ایک سی ستائیس میل انگریزی ہے اوسکی رقم یہہ ہے ۹۵۱۷۳۱۲۷ – اور اوسکی روشنی اٹھہ دقیقہ تیرہ ثانیہ مین زمین تک پہنچتی ہے اور وہ روشنی گویا جیسی پانی جاری ہوتا ہی نہ یہہ کہ بڑائی ہیبت والی کہتی ہین کہ ایک جرم [illegible]

ہوتی ہیں اس سے لازم آتا ہے کہ جسطرحسے اون ستاروں میں دوری سے ہم اتنی بڑی اور
ویسا ہی دیکھتی ہیں اور یہہ نہیں ہوسکتا اسواسطی کہ اگر دو بڑی چیزکو ہم ایک سے خط پر کوس بہر کے
فاصلے سے دیکہیں تو ہمکو اون دونوں میں فاصلہ بہت کم معلوم ہوگا حقیقت میں اون دونو چیزون
میں آپسمین بڑا فاصلہ ہے پڑہو مرایا و مناظر کے علم کو توخوب حساب کرکے حکماء فرنگ نی بہت
دقت سے جانچ لیا ہے کہ چودہوین رات کا چاند عتبار زمین سے ناظر کو بڑا دکہائی دیتا ہی ویسی روشنی
کی ساتھہ اسطرحسی بڑی ہزار چاند چاہیی کہ اوس قبہ سرئی کو بہرے یعنی جتنا دور چاند ہے جب سورج
بادل میں ہوتا ہے اوسکی برابر روشنی دیوے ❊

۱۳ – قرآن مجید کے جزو ۲۷ رکوع ۱۱ مین ہے – واسطی خدای تعالے کی ہین کشتیان مستول اوٹہائی
یا بال اوٹہائی دریا میں مانند پہاڑونکی یا علمونکی جسمین بہر رہے ہین فقط جمیں لفظ کا ترجمہ کشتی ہے
اوسکو ستارہ بہی کہتی ہین یہہ بیان جہاڑو تاریکا ہے ✤

۱۴ – قرآن مجید کے جزو ۳۰ رکوع ۵ مین ہے – قسم کہاتا ہون مین اون چیزونکی جو چہپنی والیان
اور دیر کرنے والیان ہین یعنی وہ چیزین کہ ستاری ہین ایسی ستاری کہ جہاڑو دینی والے ہین
فقط اس عبارتسے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مراد ومدار ستارہ ہے جسکو ہند کی عوام جہاڑو تارا کہتے
ہین وہ ستارے بہی سیارہ اولی ہین جیسی زحل وغیرہ اور آفتاب کے روشنی سی روشن ہین اور
اونکی مدار اتنی بڑی ہین کہ سیکڑون برس بعد ظاہر ہوتی ہین چونکہ تہوڑی دن ظاہر رہتی ہین اور
بہت جلد حرکت کرتے ہین اور جلد غائب ہو جاتے ہین اونکی رصد اچہی طرحسی نہین ہوسکتی اور
اس آیہ مین جو معنی ستاری کا لفظ لکہا اوسکی معنی کشتیونکی بہی ہین فیلسوفون نے بہی ستارونکو کشتیان
لکہین ہین بطلیموسی ہیئت والی کہتی ہین کہ یہہ جہاڑو تارے حقیقت مین تارے نہین ہین بلکہ اجزاء
زمینی جو اونکی اوپر جاتے ہین کرہ نار کے پاس جاکے گرمی پانی سے مشتعل ہوجاتی ہین اور فلک قمر کی
حرکت کے تبعیت سے کچہہ دن حرکت کرکے بجہہ جاتے ہین مین سمجہتا ہون کہ ایسی قائلون نے کچہہ
توجہ بطرف مرایا و مناظر کے نہین کی دیکہو حکماء فرنگ کا قول قرآن مجید سی کیسا ملتا ہے ✤

۱۵ – قرآن مجید کے جزو ۱۴ رکوع ۳ مین اور جزو ۲۳ رکوع ۱ مین ہے کہ ہر ستاری اپنی مدار تو

۲۲ — قران مجید کے جزو ۲۷ رکوع ۱۹ مین ہے ہرآئینہ بالتحقیق بہیجا ہمنی اپنی پیغمبرونکو ساتہہ بینا نکی اور نازل کیا ہمنی اونکی ساتہہ کتاب و ترازو کو تا کہ لوگ قایم رہین عدالت فقط جاہل وولپرسے ایکڈنڈی حراب سی اوسی کو ترازو سمجہتے ہین حکمار فرنگ جانتی ہین ... بنا دیتی ہین کہ اسمین کتنا خالص کتنا کہار ہی ہوا کو اور گرمے کو تولتی ہین چاند وسورج وغیرہ کو تول ڈالا ہے اور ترازو مین معنوی علاوہ اوسکی ہین اوسمین ایک عدالت ہی ؛

۲۳ — قران مجید کے جزو ۱۷ رکوع ۳ مین ہے بالتحقیق سب آسمان وزمین تہی وہ دونو ملی ہیں جدا کیا ہمنی اون لوگون کو فقط صاف دلالت کرتا ہی کہ زمین پانی سے جدا ہوئی ؛

۲۴ — قران مجید کے جزو ۲۳ رکوع ۱ مین ہی منزہ ہے وہ خدا کہ پیدا کیا جوڑونکو سب اوس چیز سے کہ زمین اگاتی ہے اور اونکی ذاتونسی اور اوس چیز سے کہ نہین جانتی ہین لوگ فقط جاہلوگ کبوترا اور کبوتری کو خوب پہچانتی ہین حکمار فرنگ قطع نظر جانورونکی نر و مادہ کی شناگر نباتاتکی نر و مادہ کو پہچانا ہے اور ہر روز اوسکا درس طبی مدرسون مین ہوتا ہے مینی جتک نباتاتکی فن مین کوئی کتاب نہین دیکہی تو اب اس آیہ سی سمجہا چاہیی کہ ہر چیز مین نر و مادہ ہے اسی جہت سی عربی مین مذکر و مونث سماعی ہے ؛ قران مین ریاضی طبیعی کا علم بہرا ہوا ہی — ہر ہر لفظ مین اوسکی غور کرنی سی کیا کیا معنی نکلتی ہین — اس قران نے سب فیلسوفون کی فلسفی کو باطل کر دیا اور سب حکمت طبیعی کو کہ سابق تہی نیست ونابود کر دیا حکمار فرنگ کے حکمتین سب اس قران سے ملتی ہین ؛

تیسری فصل

حکمار آل محمد کی طریقی تعلیم کے بہی مانند انبیا کے ہین اور حکمار آل محمد سی مراد بارہ امام ہین اور اونکی اصحاب اولوالالباب ؛ (۱) حدیث ایک شخص نے ہماری پانچوین امام سی پوچہا کہ کیا سبب ہی رکود آفتاب کا یعنی دوپہر کو درنگ کرنا اونہون نی فرمایا کیا ہوگا ہے جتنا تیرا اور کیا مشکل ہے مسئلہ تیرا بالتحقیق تو ہرآئینہ منتظر اوسکا ہے جواب کی بالتحقیق آفتاب جب طلوع کرتا ہی کہینچتی ہین اوسکو ستر ہزار فرشتے بعد اسکی کہ ہر شعاع کو اونکی پانچ پانچ

دور ہوتا ہے

۱۹- قرآن مجید میں کئی جگہہ زمین کو مہاد فرمایا ہے یعنی گہوارہ جیسے ہنڈولا کہتی ہین

۲۰- اور جزو ۲۰ رکوع ۳ مین ہے اور دیکھتا ہے تو اے دیکھنے والے پہاڑونکو تئین گمان کرتا ہے تو اونکو ساکن اور حال یہہ ہے کہ وہ پہاڑ چلتے اور گذرتے ہین چلتی اور گذرتی بادلکی صورت صنعت کیا خدائی صنعت ایسا اللہ کہ مضبوط و محکم بنایا ہر چیز کو بالتحقیق کہ وہ دانا ہی اوس چیز جو تم کرتی ہو یا وے کرتے ہین فقط کرتی ہو یا کرتے ہین باعتبار اختلاف قرارت کی جانا چاہی کہ زمین کا اطلاق جیسی دشت پر آتا ہی پہاڑ کو بہی زمین کہتی ہین اور پہاڑ دور سے خوف معلوم ہوتا ہے اور مانند بادل کے دیکھائی دیتا ہی برخلاف دشت کی کہ ناظر کی مقابل کم ہوتا ہے ان وجہوسی مطلق زمین نہین فرمایا کہ ناظر زیادہ حیران ہو کہ جب پہاڑ چلتا ہے تو اس سے بہتر کیون نہین کرتی یہہ صنعت چشم بندی صانع حقیقی کے ہی کہ جو چیز بہت جلد چلتی ہم اوسکو ساکن جانتی ہین جو چیزین بہت بڑی ہین جیسی سورج و تاری ہم بہت چہوٹی دیکھتے ہین ایسا ہی جو لوگ باطل کو حق اور حق کو باطل سمجھتی ہین سب حکیم و صناع جمع ہون ایسی صنعت چشم بندی کے دیکھلاوین

۲۱- قرآن مجید کے جزو ۲۴ رکوع ۱۵ مین ہے پس کہا اللہ نے واسطے آسمان و زمین کی آؤ تم دونو از روی طاعت یا از روی کراہت کہا اون دونو نے کہ آئے ہم سب اطاعت کرنی والے فقط آنا بے چلنے کی نہین ہوتا صاف دلالت کرتا ہی اوسکی حرکت پر علاوہ اوسکی خود زمین کے معنی عربی میں حرکت کی ہین مین ایک دلیل لاتا ہون حرکت پر زمین کے کہ مینے کسی سے نہین سنا ثابت ہوا ہی کہ کرہ متحرک نہین ہوتا اوسمین جس نقطہ کو چاہو کہو کہ قطب ہی واقع مین قطب کا اطلاق کرہ ساکن مین بے معنی ہے اور زمین کی دو قطب معین و مشخص ہین خداوند تعالی نی اوسکی شناخت کی واسطے سنگ مقناطیس مین خاصیت بخشی ہے کہ جب اوس سے قطب نما بناو اوسکا مونہہ قطب ہی کی طرف رہتا ہی یہاں تک جب اوسکو قطب کے پاس لیجاو اوسکی خاصیت جاتی رہتی ہے جیسے ہم قبلہ کیطرف توجہ کرتی ہین جب وہان پہنچی جدہر چاہو توجہ کرو زمین کی حرکت کا ذکر حدیث مین اونکا بہ

سایل کو فرائی تو سایل نقصیدہ چلا جاتا اسواسطے وہ سب چھوڑ گئی وہ اسی دلیل کو جو سایل کو مبدء و
ستاوسی نزدیک کری اسیطرح یہ مشہور ہی کہ افلاطون الہی کے عہد مین وبا ہوئی لوگون نے
ایک نبی اسرائیل کے نبی سے عرض کی اوس نبی نے فرمایا کہ اپنی مذبح کو کہ مکعب ہی تضعیف کرو
اونہون نی اوس مذبح کی پہلو مین ایک مذبح اور بنایا وبا موقوف نہوئی افلاطون سی کہا اوسنی
فرمایا تم لوگ جو ہندسہ سی نفرت رکہتی ہو اوس نبی نے تمہین ہدایت کی ہندسہ کیطرف تمنی جو بنایا ہی
وہ تضعیف مکعب مذبح سابق نہین ہے ۲ حدیث مفضل بن عمر جعفی سے توحید مین
ہماری چھٹی امام سی مروی ہے کہ زمین کا جہت شمال بلند تر ہے اوسکی جہت جنوب سی اگر
ایسا ہوتا تو پانی جاری رہتا زمین کی اوپر اور لوگونکو کہیتی باڑی سی باز رکہتا اور قطع کرتا طریقون
اور مسلکون کو فقط قاموس مین ہی کہ بنا بر صحیح شمال اوس ہوا کو کہتی ہین کہ اوسکی باہی کی
جگہہ مین مطلع آفتاب و بنات النعش کے ہی یا مین مطلع آفتاب و مسقط نسر طایر کی ہے
فقط مطلع آفتاب سی مطلع اعتدال مراد لیا ہوگا اور بنات النعش سے بنات النعش صغری کا
اور دو نوسی مدار اوسکا مراد ہی چونکہ ان صوبر تو بین کو ایک مشعد و ہین مراد قطب فلک البروج
ہی کہ قطب شمالی سے تخمینا چوبیس درجہ مشتادت ہی اوسکے مقابل نزدیک سطح جہت جنوب
ہی یہ کہ جہت شمال اونچا ہی جہت جنوب ہی سی اوسکی وجہ یہ ہین کہ حرکت سالیانہ مین اوسے
طرح اوسکا قطب فلک البروج شمالی اونچا رہتا ہی اوسکی قطب شمالی حرکت یومیہ سی جیسی قطب
عالم کہتی ہین کہ اوسکے محاذی ہے اور حرکت یومیہ و حرکت سنویہ کی سبب سمندر کا پانی اپنی
جگہہ مین رہتا ہی ایک لوٹی مین پانی یا آٹا وغیرہ بہر کی اولٹو البتہ جو اوس مین ہی گر جائیگا
لیکن اگر اوسکو جلد جلد گہماؤ کچھ بیچے اوس مین سے نہ گریگا اور اس حدیث سی کرویت زمین ہے
نکلتی ہے اگرچہ جذب و میل کے تاثیر سی ہے کہ کوئی چیز زمین سے جدا نہین ہوتی مسلم ہی لیکن وہ
تیر یا انکے پہلنی سے متعلق نہین اگرچہ کہ جہت شمال مین بہت اونچی اونچی پہاڑ واقع
نہ ہ تابع ہین یا انکی پہلنی کو بہت دور ہے اسواسطے کہ پہاڑ کہین خط استوا مین
خط استوا مین ہر ایک کہین نقاط مین واقع ہین وہا بین بہی پہاڑ ہین

۸۱

فرشتہ پکڑے ہوئے ہین بعض کھینچتے ہین بعض دفع کرتے ہین یہان تک جب پہنچتا ہے
جو مین یعنی اوپر اوٹھتا ہے اور گرتا ہے حلقہ کے تئین تب اولٹتا ہے اوسکو نور کا فرشتہ
جو موجہ اوسکا زمین کے مقابل ہے آسمان کے طرف ہو جاتا ہے اور شعاع اوسکی پہنچتی ہے
حد عرش تک پس اوسوقت سب فرشتے پکار کے تسبیح و تقدیس کرتے ہین تا آخر حدیث پہلے جاننا
چاہیے کہ جیسے جرم آفتاب کو آفتاب کہتے ہین اوسی طرح اوسکی شعاع کو بھی آفتاب کہتے ہین اور
شاید یہہ محاورہ سب زبانون مین ہو اور زمین ظلمانی ہے اوسکی روشنی آفتاب سے ہے دور سے
جیسے ہم اور ستارونکو دیکھتے ہین ویسی معلوم ہوگی اور آفتاب برابر چارون طرف روشنی
دیتا ہے اور اوسکے روشنی ڈالتے ہی پس اب جانو کہ اگر امام فرماتے کہ بسبب حرکت زمین کے
آفتاب کا دو رنگ کرنا معلوم ہوتا ہے تو سایل کبھے نہ سمجھتا اسواسطے کہ ما دبے النظر مین ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ زمین ساکن ہے ستارے سب حرکت کرتے ہین اور طلوع و غروب کرتے ہین اس سبب
فرمایا کہ جب اوسکو نور کا فرشتہ اولٹتا ہے اوسکی روشنی حد عرش تک جاتی ہے یعنی جب زمین
اول طلوع سے ربع دور طے کرتی ہے آفتاب دایرہ نصف النہار پر معلوم ہوتا ہے اور عرش کے
معنی چھت کے ہین اور خیمہ کے تو اوسوقت زمین کے روشنی ہمارے اوپر جاتی ہے وہانسے
مانند اور ستارونکی نظر آتی ہے اور واسطے فہم سایل کے دایرہ نصف النہار کو حلقہ سے تعبیر
فرمایا واگرنہ آفتاب برابر چارون طرف روشنی دیتا ہے اولٹنے سے کچھہ علاقہ نہین اور چونکہ ستارے
کسی چیز مین جڑے نہین ہین اگر کوئی روکنے والا ہو تو اپنی جگہ نہ رہینگے فرمایا بعض فرشتہ
اوسکی جاذب یعنی کھینچنیوالے اور بعض فرشتہ دفع کرنے والے ہین اور اس جذب و دفع کے
قوت سے برابر حرکت ایک طور پر ہے اور اگرچہ سایل نے فقط سوال کیا تھا آفتاب کے دو رنگ کرنے
سے دوپہر کو مگر امام نے اوسکا بیان اول طلوع سے کیا اور مناظر کے دلیلونکی طرف اشارہ فرمایا
یعنی جو قوسین مقابل مین دیکھنے والے کی ہوتی ہین بڑے معلوم ہوتے ہین خواہ جولان
بائین یا دہنی یا اوپر ناظر کے ہوتی ہین اگرچہ سب قوسین برابر ہین چھوٹے معلوم ہوتے ہین لیکن
اوسکے نظر و جذب و دفع کا اشارہ فرمایا اگر بالتصریح ہیئت جدید کے مسایل کو اوسنے

ہی فکر کریں اوسمین علموں کی الفاظ جو ہدایت کریں علموں کی طرف اوسمین اندرج ہاو [illegible]

(۱) میں نے پانچویں مقدمہ میں بیان کیا ہے کہ میں زبان کی اصلی الہام سے پہلے آدم کو ملیں سوائے

عربی کی اوس باقی دونوں زبانیں علم سیطوں نہیں سب علموں کی پہلی زبان ہی جب عربی

حروف کے مخرجوں کو دریافت کروگی کہ اوسنی اون دونوں زبان کی مخرجوں کو بتلایا ہی جسمین حروف

حلقیہ و شفیہ و سطیہ تینوں ہیں اور بعض حروف سطیہ منحرفہ بھی ہیں ان مخرجوں کی باہر

الی طرف کوئی آپ سی جاسکتا ہی اوس کا بیان کچھ تھوڑا سا اسنی پہلے پہلی فصل میں بھی

کیا ہی اسی باعین اٹھائیس حرف میں پندرہ پریشانی کی واسطی کہ اوس کا بیان بعض دو [illegible]

رشیہ میں کیا ہی نقطہ دیا جاتا ہی اونکو معجمہ کہتے ہیں یعنی گونگی حرف یعنی [illegible] جو اسمین

ملاوے یا ترتیب بی نقطہ کی تو الفاظ معنی دار کم نکلینگے برخلاف بے نقطوں کی کہ بہت الفاظ

الفاظ معنی دار وہی نکلتی ہیں اور اس سے قصاید و کتاب و خطوط لکھی گئے ہیں اور ایسے

حرف کل تیرہ ہیں اور صنعت قلب کے رعایت سی کیا ہی خوبی اوسمین ہے یہہ سب اوسمین

موجود ہی (۲) میں نے پہلے فصل میں بیان کیا ہی کہ پہ چھوٹی مرتبہ ہزار کی اگر چاہیں

ہی حد عدد کی تعبیر کریں نکر سکینگے اسلئی اٹھائیس حرف میں چار ون مرتبہ عدد کی درج ہیں اسطرح

طرحسی کہ نو حرف اکائی کیواسطی نو حرف دہائی کیواسطے نو حرف سیکڑی کے واسطی ایک

حرف ہزار کی واسطی بعد جتنی تعبیر چاہیں ہزار کی تکرار سے کرتے جاویں پایان نہیں ہے کوئی

کہہ سکتا ہی کہ یہہ حروف بعد عدد کی بنے ہیں (۳) نکسر ونکی واسطی کسے زبان میں الفاظ

مخصوص نہیں ہیں سوائے عربی کی اسی سے دائرہ کو قسمت کرنا میں سی ساٹھہ پر ہی اسلیے

کہ یہہ اقل عدد ہی جسسے سوای ساتویں حصی کے آٹھہ کسر صحیح نکلتین ہیں اوسسے

حساب آسان ہوتا ہی دائرہ کی قطر کو ایک سی بیس پر قسمت کیا ہی کہ اوسسے سوای ساتویں

اور نویں حصی کے سات کسریں پوری نکلتین ہیں اور یہہ تقسیمیں جب سے عربی زبان ہے ہے

[illegible] اوسمین نکسر ونکے الفاظ ہیں اب تک آدہ نزانس نے دائرہ کو چارسو پر تقسیم کیا ہی لیکن جہی

[illegible] کہ اور ملک کے حکیموں نی اس صنعت کو مقبول نہیں فرمایا اس تقسیم کی حکمت [illegible]

دیکھو نقشون کو اور پہاڑ سی تو خود پانی رستا ہی بڑی بڑی ندیان اوسسے نکلتین ہین یا حرکت کے
قوت نامیہ زیادہ ہوتی ہے حرارت پیدا ہوتی ہے سب چیزین زور پکڑتیان ہین آرام پاتیان ہین
جب لڑکی روتی ہین گہوارہ اونکا ہلا دیتی ہین یا گود مین اونکو ہلاتی ہین تب سو جاتی ہین ۳
اوسی حدیث مین کئی ورق کے بعد ہی آدمیونکو دی گئی صنعت پیتل کے تانبے سے اور شیشہ
رانگ سے اور چاندی رصاص سے یعنی رانگی یا سیسی سے اور سونا چاندی سے اور مانند اسکی
جسمین کچھ شہرہ نہین ہی کیمیا فقط اگر یہ نہ سنا ہوتا کلکتہ مین کہ چاندی سے سونا نکلتا ہی
سو بہری چاندی سے [illegible] روپے کا کر بعد خرچ کی ڈیڑہ روپیہ فایدہ ہوتا ہے
تو ہرگز یہ بین حدیث کو نہ سمجھتا اور یہی سنا تہا کہ بیس ہزار بہری سیسی کی آٹھ بہری یا
دو بہری سونا نکلتا ہے خرچ بہت پڑتا ہی لیکن مین نے نہین سنا کہ سیسی اور رانگی ابتک
کسی نے چاندی نکالی ہو سو دور نہین کہ نکماتو فرنگ اوسسے چاندی نکالین بعد اسکے جلے کی
اسمی + + ۴ حدیث مین ہی کہ جسمین مبالغہ کیا ہی داخل ہونی معدنون مین پہنچا ہی
ایک شخص صحرا مین کہ جاری ہوتا ہی گذرنیوالا ساتھ بہت پانی کے کہ عمق اوسکا جانا نہین جاتا اور
کوئی تدبیر اوسکی پاس ہونیکی نہین اور اوسکی پیچہی ہے کئی مثل ہین پہاڑون کی چاندی کے فقط
جن لوگون نے معدنون مین کلام نہین کیا یا بہت نیچی نہین گئی اس قول کو باطل سمجھینگے
لیکن جغرافیا ہی طبیعی مین اور علم معادن مین ثابت ہی سمجھانے کی وہیلی اتنا کافی ہے
کہ یہہ بڑی ندیان کہانسی نکلتین ہین اور یہی ساتھ چاندی سونیکی ریت کہانسی لاتی ہین
لوگون نے سنا ہی سمندر کی نیچی میٹھی پانیکا چشمہ ہی کہ پاس اسکا منہہ بند کر کی ڈوب کے
اوسسے پانی نکالاتی ہین اور زمین مخزن خدائی ہے ہر چیز اوسمین موجود ہی

چوتھی فصل

حکیم علیم تعالی شانہ چونکہ علم کو دوست رکھتا ہی اوسکی عنایت ازلی مقتضی ہوئی کہ اگر لوگ
انبیا سعدا و نبی اوصیا کو بہا دین اور اونکا کلام ہی دستیاب نہو تو رجوع کرین عربی زبان کیطرف
کہ بول چال مین ہی مانند اور زبانون کے جو مفقود ہو گئین یا ہین مفقود نہین ہے

الجدی کو اور اوسکی ماہین کو لغت مین بتلا دیا اور ہیئت کا رستہ دکہا دیا بعض بعض الفاظ آیات
وحدیث کی ضمن بتلا یا ہی جن لوگونکو تفکر ہی اتنا ہی کافی ہے اگر مین حکماء فرنگ کی بعض
رسالونکی ترجمہ کو نہ دیکہا ہوتا تو یہہ سب آیات وحدیث وعربی سے نہ نکال سکتا کچہہ شک نہین کہ حکماء
قدیم وجدید نی پیغمبرونکی کلام وعربی لفظونسی استنباط کرکی حکمت درست کی ہے لیکن بعضونکو عربی
زبان پسند نہین کہتی ہین کہ وہ کیسی زبان ہی حلق کو چھیلنا پڑتا ہی بعض مورخ لکھتی ہین اور اونکو بہی
باور کرتی ہین کہ علم جاہلونسی نکلا جاہل لوگ حساب کے لئی رسیونمین گرہ دیتی تہی یا لکیرین کہینچتی تہی
یہ نہین سمجہتی کہ اونہون نی یہہ کام قصور دانش سی کیا کہ ہر چیز کی تعبیر نہین کر سکتے اتنا
کرتے کہ جاہل جتنا شمارہ جانتی ہین کہانسی سیکہا جاہل کسطرحسی ماخذ علوم ہو سکتی ہین علوم
مبدء حق سے انبیا کی وسیلہ سی ظاہر وشایع ہوا یہہ نقل مشہور ہی کہ حکمت آدمیون کی تین عضو
پر اوتری ہے اہل فرنگستان کی مغز مین اہل چین کی ہاتہہ مین عرب کی زبان مین لیکن اہل
چین کی حکمت کو اہل فرنگ کی ہاتہون نے باطل کر دیا

۴۵

دوسرا باب

پہلی فصل

اس بیان مین کہ عربون نی یونانیونسے کتنا علمی فایدہ حاصل کیا

بعض مقدمات مین ذکر کیا ہے کہ یونان مین جو علم پہیلا بسبب سورستانیون وکنعانیون
ومصریونکی وہ سب عرب یا یہہ سی تہے جنکی آثار وخبر تفصیلی نہین معلوم جو فیلسوف ومہندس
وغیرہ یونانی کرکی مشہور ہین انہین ملکونسے گئے تہی جو یونان کی ملک مین جا بسی اور اونکے
قریب وہان وہین اونمین بعض تہی کہ سفر کرکی اپنی اصلی ملکونمین آتی اور علم سیکہہ کی جاتے
بعضی اپنی ہی ملک مین رہی اونہون نے یونانی گروہ ویونانی زبان ویونانی خط بنائے
ودرست کئی یونانی زبان ولاطینی زبان اسواسطی بنائے کہ علم ملکیونسی اور جاہلونسے
چھپا رہی ہر کسیکو علم نہ سکہلاتی تہی جیسے زبان ژند وپاژند وسنسکرت بزرگی کے واسطی کہ
جاہلونکی نظرونمین بزرگ معلوم ہو بنائی ژند پاژند کی زبان مین جاماسب کہ بڑا حکیم تہا کتنی
الفاظ اوسکی دریافت نکر سکا اور وہ زبان نہین ہے مگر فارسی تفخیم کے ہوئی اور سنوار نیوالا

وفکر یہی کہ قطر دائرہ کو ثلث دائرہ کا لیا ہی باوجودیکہ خط مستقیم و منحنی مین کہ دو چیز غیر متجانس

ہین نسبت مفقود ہی تو یہہ نسبت واسطی تقسیم دائرہ کی مقرر ہوئی اسواسطی کہ جتنا بڑا

کی تقسیم ہوا ہی کئی صورتون کی جو اصول ہندسہ مین ضمنا مذکور ہین اور کوئی صورت نہین

مگر جب قطر کو جتنی پر تقسیم کروگی دائرہ بہی اوتنی پر تقسیم ہوجاویگا مثلا چاہتی ہین دائرہ

کو تین پر تقسیم کرین قطر کو اوسکی تین پر تقسیم کر دو چالیس ہوی طرف قطر کو مرکز اور اوسکا

نقطہ تقسیم کو محیط ایک قوس سم کرو کہ پہلی دائرہ کو قطع کرے تو ایک قوس پیدا ہوگی

جسکا وتر چالیس درجہ ہی ویسی نو قوسین لینی سے دائرہ تین پر تقسیم ہوجاویگا اسی طرح جتنی

جتنی تقسیم چاہو کرو خطوط و زاویہ کی نشان سب یا تو ہین جیسی ہندسہ سے حروف ہجا

سی دیتی ہین اور یہہ قاعدہ عرب سے ہی کہ اونکی زبان مین سوا حرفونکی اور کچھ نشان نہین

دیکہو فن جبر و مقابلہ کو اور حساب ہی حرفون مین ہے اور اعداد اونکی حرفون مین ایسے ہی چلی

ہین جیسے جسم طبیعی جسم تعلیمی جیسے خط و سطح و جسم اور اونمین مثلثین گمان ہوتا ہی کہ ہندسہ

وحساب کا علم عربی سے سی لوگونکو پہونچا ہی دیکہو صنعت طب کے رعایت کو کہ کسطرح سی

جیسی ہندسہ مین مثلثین ہین اگر ہندسہ ہندو نا تو یہہ رعایت کہانسی آتے کہتی ہین کہ

ہندؤن مین ہندسہ تہا ایک علم اونمین سند ہند کا تہا ترجمہ اوسکا اگلی عربیے مین ہوا ہی +

(۴) آفتاب کہ عربی مین شمس کہتی ہین اوسکے جمع سماعی شموس وغیرہ ہی چاند کو قمر کہتی ہین

اوسکی جمع سماعی اقمار وغیرہ ہی زمین کو ارض کہتی ہین اوسکی جمع سماعی اراضون و

ارضین وغیرہ ہی زحل و مشتری و مریخ و زہرہ و عطارد کی واسطی جمع نہین اور جمع سماعی

مخصوص عربی زبان کی ہے اور زبانون مین صرف جمع قیاسی آتی ہے الا نادرا اور جمع سماعی

بی بتلائی ہوئی اہل لغت کی بے سبب لغت معلوم نہین ہوسکتی اس سے صاف معلوم ہوتا ہی

کہ سورج اور چاند اور زمین متعدد ہین ثوابت سب آفتاب ہین کہ چمک رہی ہین اسمعنی پر اونکی

عقلو نمبر (۵) آفتاب کی طلوع کی جگہ مشرق ہے مشرق جہانسی نکلتا ہی مشرقان و مشرقین

دو مکان غروب ہے اوسکی جمع مشارق ہے دیکہو مدار راس السرطان و مدار راس الجدی کو

بیٹا جولیانوس بادشاہ ہوا اوسنی ناسطیوس کو جو مفسر کتب ارسطاطالیس تھا اپنا وزیر کیا
اوسوقت حکمت کو کچھہ رونق ہوئی جب جولیانوس فارسیون کی لڑائی مین مارا گیا پہر یسوعیون
حکمت کی دشمن ہوئی کچھہ حکمت کی کتابون کو جلایا کچھہ کتابونکو بند کرکے رکھا اور مذہبی تکرار
ہی مین اوقات کاٹی ایک دوسرے کو کافر کہا مارا انکا یہی کام کرتے تھی مگر اونمین جو اہل
علم تھے بہاگ کی صحراؤن مین پہاڑون پر گوشہ کنارون مین آزادانہ رہتی تہی اور علم کی حفاظت
کرتے اونہین کو راہب کہتی تہی اونمین بعض سلاطین بہی اہل علم و حکمت گذری ہین
لیکن جاہلون کی مغلوب ہی خاتم پیغمبران پیغمبر آخر الزمان کی مبعوث ہونیکی قبل سب
ملکون مین کیا فارس کیا روم مین جہالت کی تاریکی چہا گئی تہی ویساہی برخلاف
اوسکی جب وہ حضرت مبعوث ہوئی سارا جہان علم کی نور سے روشن ہوگیا یہودکی
حبرون نی راہبون نی بعض عیسائی بادشاہون نے صابیون نے بعض فارسیون سے
بت پرستون نی بطیب خاطر حضرت کی دین کو قبول فرمایا علوم سیکہی جو کوئی ایک دفعہ
بہی حضرت کی خدمت مین مشرف ہوا اپنی حوصلہ سی بڑا کی علم حاصل کیا اور آنحضرت علوم
اولین و آخرین کو ہماری پہلی امام کو سونپ کے دنیا سی تشریف لی گئے پہلی امام سی بہی بہت
علم ظاہر ہوئی ہر کسیکے مشکلونکو حل فرماتی تہی اونسی سیکہے بہت احبار و رہبان وغیرہ نے
علم پایا اور مسلمان ہوئی اونکی دشمنون نی جب اونکو شہید کیا تب امراء جہل و جور کا ایسا
تسلط مسلمانو پر ہوا کہ بنی اسرائیل و یہودون سے بہی بڑہ نکلی اور حکماء آل محمد کو چن چن کی
تو نبی پیغمبر آخر الزمان کی ذریت کو بطرح قتل کیا دیوارون مین چنوا چنوا دیا یہانتک
کہ ہمارے بارہوین امام جیسی حضرت عیسی علیہ السلام لوگونکی نظرون سی چہپ گئی پہر جب بہت
ازلی ہوگئی وہ وہ نو بزرگ ظاہر ہونگی اور عالم کو علم کی نور سے روشن کردینگی اون ظالمون نے
حکماء آل محمد کی جگہہ جس شخص کو پایا عالم کی نام سے مقرر کیا چونکہ اونکی پاس علم نہ تہا شکوک کے
دریا مین ڈوبی اون ظالمونکی خواہش کی موافق وہی تباہی بکنی لگے سب چیزون مین اختلاف
ڈالنی لگی یہانتک کہ اگر کوئی چاہی ایک مسئلہ ٹہیک اونکی کتابون سے نکالی ممکن نہین اور

اوسی بانگا زردشت تہا جیسی سنسکرت زبانمین بید کہ ہندو لوگ کہتی ہین کہ کلام آسمانی وہ ہے
کہ آدمی کے زبان نہو اور کسی شہر مین اوس زبان مین بول چال نکرین اور وہ زبان فرشتو
ہی کوئی قوم اوسمین بات نہین کرتے اگرچہ ہم مسلمان بہی کہتی ہین کہ عربی زبان فرشتو
اور بہشتیونکی ہے اور پیغمبرونپر جتنی وحی ہوتی تہی اوسی زبانمین ہوتی تہے وہ پیغمبر اپنی
قوم کی زبانمین پہونچاتا تہا مگر وہ زبان بنی آدم کی بہی زبان ہے ہندوؤن نی اپنی بزرگ
بڑہائی کیواسطی اور جاہلون سے علمون کے چہپانیکی واسطی کیا خوب تدبیر کی اور فارسی
زبان کو ایک نیا لباس پہنا کی ظاہر کیا کیہہ زبان فرشتون کی ہے جیسی ژندپاژند
کی زبان بہی احوال سمجہہ لو یونانی و لاطینی زبان کا جن لوگون نی بنایا اور اوسمین
کتابین لکہین جب وہ لوگ گئی وہ زبان بہی اونکی ساتہ گئی اب صرف کتابون مین ہے
اب یونان مین اور اوسکی آس پاس کے ملکون مین جیسی جنوہ اور ترسیل اور البکان
وغیرہ مین عربی شکستہ جاری ہے جیسی اردو زبان کہ ملی جلی ہے خصوصا ہندی کلکتہ کے
اور اونکی بعض شہرونمین عربی فصیح بہی بولتی ہین یہہ گمان کرنا نچاہئی کہ مسلمانون کے
سلطنت کی سبب جو وہان ہوئی زبان بدل گئی ایسا نہین ہی مسلمانون نی کب عربی زبان
سکہلانیکی واسطی وہان مدرسے بنائی اور کب وہان زبان پہنچائی بلکہ وہ زبان آگی سے
اونمین ہے البتہ کچہہ کچہہ اور زبانون کی الفاظ ہی مین مخلوط ہوئی ہین اور عرب مسلمانکی
سلطنت وہان بہت نہین رہی کہ ایسا ہوتا

دوسری فصل

سبب داخل ہونا فلسفہ وغیرہ کا مسلمانونمین یہی آٹہوین مقدمہ مین بیان کیا ہی کہ
رومیون نی حضرت عیسی علیہ السلام کی اصحاب معلی القاب اور اونکی اچہی اچہی پیروون کو
اور پیغمبرونکو جو اونکی بعد ہوئی جو کہ صاحب علوم تہی شہید کیا یونانیون کی ملک کو لیا اونکو
بہی تمام کیا گویا سچ مچ علم و عالمون کے دشمن تہی اونکو سوای لڑائی اور بت پرستی کے
کچہہ نسوجہتا تہا جب کہ قسطنطین بادشاہ دین عیسائی مشرف ہوا اوسکی بعد اوسکا بیٹا

شاگرد جابر بن حیان صوفی تھا کہ اوسنی اس علم کو شہرت دی تھی ہمارے عالمون نے
باطل کیا ہے صنعت کیمیا کو دلیلون سے حاصل خلاصہ بعض دلیلون کا یہہ ہی کہ سب
بنی آدم بادشاہ سی لے گدا تک محتاج چاندی سونی کے ہین اگر یہہ صنعت ممکن ہوتی
اور ظاہر ہوتی اوس سے نظام عالم کا درہم برہم ہوتا کوئی اپنی اولاد کی واسطے
ذخیرہ نکرتا بادشاہ و گدا سب برابر ہو جاتے خونریزی ہوتی بنی آدم تمام ہو جاتی اور چاندی
سونی کو جو صانع تعالی و آلہ حق نے زمین مین ذخیرہ کیا ہے عبث ہوتا کوئی چیز بے
تخم کی پیدا نہین ہوتی اور ہر چیز کے تخم کو صانع تعالی نے پیدا کیا ہی آدمی زاد کو قابل
صنعت کی پیدا کیا ہے کہ اوس سے ہر طرح کی چیزین بناوین گیہون سے چاول
نہین بن سکتا بعضی درخت باغی کرنی سے آدمی کے طبیعت کی موافق اوسکا پہل ہوتا
ہی اور بعض کو کہ اونمین سے کچھ مجانست ہو پیوند کرنے سی بین بین اوسکا پہل ہوگا فقط
غرض کیمیا کی فن مین بعد اوسکی بہت سی کتابین لکھی گئین اور جاہلون نے اوسکا
بڑا جال پھیلایا بہتون کو اوس جال مین پھنسایا مین بہتونکو دیکھا ہی کہ حروف ہجائیہ
تک نہین پہچانتی محض گمندہ ناتراش اس علم کا دعوی اور لوگون کو فریب دیتی پھرتے
ہین ✦ ابوبکر محمد بن زکریا رازی مرگیا سنہ ۳۱۱ یا سنہ ۳۲۰ ہجری کا ہین بڑی نامی حکیمون اور
طبیبون مین تھا چھوٹی بڑی ایک سی بارہ کتابین اوس سے ہین منجملہ اونکی کتاب حاوی
ہی تیس جلد و نمین طب مین مانند اوسکے کتاب جامع و کتاب اقطاب ہی اور بارہ
کتابین ہین اوس سے فن کیمیا مین آخر عمر مین وہ اندھا ہو گیا تھا سبب اوسکا یہہ تھا
کہ اوسنی ایک کتاب کیمیا کی فن مین لکھی واسطی ابی صالح منصور بن نوح بن نصر
بن اسمعیل بن احمد بن اسد بن سامان کی کہ بادشاہ سامانیہ کا تھا بغداد سی لی گیا اور
اوس بادشاہ کو نظر دیا بادشاہ بہت خوش ہوا اوسی ایک ہزار اشرفی انعام کیا بعد
اوسکی فرمایا کہ جو تونی اس کتاب مین لکھا ہی اوسی یہان بناو حکیم مذکور نے عذر کیا موجود
نہ تھی اسباب کا بادشاہ نے فرمایا سب اسباب و دوائین جو درکار ہون گی مین مہیا

... تی جولاہی کو صاحب کشف و کرامت و پیر و مرشد کہتی ... ڈر کی جگہ حق
کی پاس پہنچاتی تہے پہر یہی ڈرتی ڈرتی جوگی بہت علوم حقہ جاننے والے تہے انہیں ... اور جو رد جہل
کی اونکی کتابونکو نیست نابود کردیا جواب ... ہیں بہت علوم حقہ اونمین ... ہیں سبب
موجود نہوئی اسباب ... کی طلباؤن علموں کیطرف متوجہ نہین ہوتی چونکہ وہ امراء جاہل
جو اپنی تئین پیغمبر آخرالزمان کا خلیفہ کہلواتی تہی اور نائب کلی علم جاہہتی تا نہ ستوبکی ہو
لوگ مسایل پوچھتی تو واہی تباہی جواب دیتی اور حکماء آل محمد کی دشمن تہی جب زیادہ
ہوتی تو حدیثین بنواتی اور بناتے کہ پیغمبر نے فرمایا ہی لوگ پیغمبر کا نام سنکے چپ ہو جاتی
لیکن جانتی کہ بے اصل ہین اسواسطی کہ جاہل کا کلام پیغمبرون کی کلام سی کب مشابہ ہے
اور لڑائیان ہوتین اسی سبب سی یہود وعیسائی و صابیون و دہریون سے مدد چاہے
اور فلسفہ و حکمت کی جویا ہوئی اور اوسکو مسلمانونمین داخل اور اونکو اوسکا شوق دلایا

تیسری فصل

پہلی سبکی جسنی فلسفی کتابین دیکھین اور نقل کروائین اہل اسلام مین ابو ہاشم خالد بن
یزید بن معاویہ بن ابو سفیان تہا مر گیا ۸۵ھ ہجری مین اوسکو حکیم آل مروان کہتی تہی
اوسکو کیمیا کی صنعت کا شوق ہوا تب بلوایا اوسنی ایک جماعت فیلسوفون کو اور
حکم کیا اونکو کہ صنعت کیمیا کی کتابونکو یونانی سی عربی مین ترجمہ کرین اون مترجمون مین
پہلا اصطفان بن باسیل تہا کہ صنعت کیمیا کی کتابونکو و طب وغیرہ کتابونکو ترجمہ کیا اور
یہی سب سے پہلی کا ترجمہ ہی اہل اسلام مین خالد کا اوستاد مریانس راہب تہا کہتی ہین کہ مریانس
راہب نی ایک مثقال اکسیر سی ایک ملیان ودوسی ہزار یعنی بارہ لاکہ مثقال سونا بنایا
لوگ کہتی ہین کہ معاویہ اور اوسکا بیٹا یزید بہی سونا بناتی تہے اور جاہلون مین مشہور ہی
کہ ہماری پہلی امام سے معاویہ نی سونا بنانا سیکہا اور حضرت کی طرف بعض شعر مہمل شہرت دیتی
ہین یزید کیطرف بہی ایک قصیدہ کہ اوسمین بہت سی الفاظ مولدہ ہین نسبت کرتے ہین کیمیا
مین ہی بلکہ کتاب کلیلہ ودمنہ و مقامات حریری کو کہتی ہین کہ رموز کیمیا مین ہی خالد کا شاگرد

عبداللہ مامون الرشید خلیفہ ہوا اوسنی خلافت کی سنہ ۱۹۸ سی لیکی سنہ ۲۱۸ ہجری تک اوسکی

وقت مین بہت ترجمہ ہوئی کہتی ہین منصور دوانقی نے روم کی بادشاہ سی کتابین طلب کین

روم کی پادشاہ نی کتاب اقلیدس اور بعض کتابین طبیعیات کی بہیجدین بعد اسکی مامون نے

آدمی بہیجی روم کے بادشاہ کی پاس اور کتابین قدیمی مانگین پہلے روم کی بادشاہ نی انکار کیا

بعد اوسکے صلاح ٹہری کہ بہیج دینا چاہئی کہ اس سی مسلمانون کی دین مین خلل پڑے اور

کہتی ہین مامون کو بہت کتابین جزیرہ قبرس سی ملین مامون کی بعد خلافت کی معتصم باللہ

ابو اسحق محمد بن الرشید نے سنہ ۲۱۸ سی لیکی سنہ ۲۲۷ ہجری تک بعد اوسکی اوسکی بیتی واثق باللہ

ہارون ابو جعفر یا ابو القاسم نی خلافت کی سنہ ۲۲۷ سی لیکے سنہ ۲۳۲ ہجری تک بعد اوسکے

اوسکی بہائی متوکل علی اللہ جعفر ابو الفضل نے خلافت کی سنہ ۲۳۲ سی لیکے سنہ ۲۴۷ ہجری

تک بعد اوسکے اوسکی بیٹی منتصر باللہ محمد ابو جعفر نے خلافت کی سنہ ۲۴۷ ہجری کی اوایل

تک کل چہ مہینی خلافت کی بعد اوسکے مستعین باللہ ابو العباس احمد بن معتصم نے

خلافت کی سنہ ۲۴۸ سی لیکے سنہ ۲۵۲ ہجری تک بعد اوسکی معتز باللہ ابو عبد اللہ محمد یا زبیر

بن متوکل نے خلافت کی سنہ ۲۵۲ سی لیکی سنہ ۲۵۵ ہجری تک بعد اوسکی مہتدی باللہ محمد ابو

اسحق یا ابو عبد اللہ بن واثق نی خلافت کی سنہ ۲۵۵ سی لیکے سنہ ۲۵۶ ہجری تک بعد اوسکی

معتمد علی اللہ احمد ابو العباس یا ابو جعفر بن متوکل نے خلافت کی سنہ ۲۵۶ سی لیکے سنہ ۲۷۹

ہجری تک بعد اوسکی معتضد باللہ احمد ابو العباس بن ولی عہد موفق طلحہ بن متوکل نے

خلافت کی سنہ ۲۷۹ سی لیکے سنہ ۲۸۹ ہجری تک بعد اوسکی مکتفی باللہ ابو محمد علی بن معتضد

نی خلافت کی سنہ ۲۸۹ سی لیکی سنہ ۲۹۵ ہجری تک بعد اوسکی مقتدر باللہ ابو الفضل جعفر بن

معتضد نی خلافت کی سنہ ۲۹۵ سی لیکی سنہ ۳۲۰ ہجری تک بعد اوسکی قاہر باللہ ابو منصور

محمد بن معتضد نی خلافت کی سنہ ۳۲۰ سی لیکے سنہ ۳۲۲ ہجری تک بعد اوسکی راضی باللہ

ابو العباس محمد بن مقتدر نی خلافت کی سنہ ۳۲۹ ہجری تک بعد اوسکی متقی باللہ ابو

اسحاق ابراہیم بن مقتدر نی خلافت کی سنہ ۳۳۳ ہجری تک بعد اوسکی مستکفی باللہ

کرونگا اوس حکیم کا عجز عمل مین بادشاہ پر ظاہر ہوگیا تب بادشاہ نی فرمایا کہ کیا بڑی با
ہی کہ حکیم ہو کی حکمت کی کتاب مین لوگونکو فریب دینی کی لیے جہوٹہہ لکہی اور فرمایا
بدلا دیا تیری زحمت کا کہ بغداد سے یہانتک آیا لیکن تجکو سزا لینی ہوگی اس جہوٹہہ
واسطی پس ایک تازیانہ اوسکی سر پر مارا اوسکا صدمہ اوسکے آنکہونکو پہونچا بعد اوسکی
بغداد مین بہیجوا دیا اوس صدمہ سے آنکہو نمین پانی اوترا اور قدح نہین کروایا اندہا
فقط بینی طلوا دیا اسو اسطی کہ اسکی واسطی ایک عالم گمراہ ہو رہا ہے یہانتک نوبت
[illegible] بہت بعض کیند شاتر [illegible] صحنی مین ترجمہ [illegible] اون سے کہا
[illegible] ہم دونا کرد بینگی رنڈیون نے سب گہنی اوتار دی وہ لیکے کا عور
بعد خالد کی بنی امیہ کو ترجمہ کروانیکا شوق نہوا بعد اونکی دور ہوا بنی عباس کا اون کے عہد
بہت چرچا یونان کے علم و کتابونکا ہوا اور بہت کتابین ترجمہ کی نام سی مشہور ہوین
سی لیکی سنہ ۶۵۶ ہجری تک خلافت خلفاء بنی عباس کے رہی پانچ سی چہپن برس
عرصہ مین سینتیس آدمیون نے خلافت کی سبکا آخر مستعصم باللہ ابو احمد عبد اللہ بن مستنصر
باللہ تہا کہ ہلاکو خان نے اوسی مروا ڈالا اسکے پہلی ابو العباس عبد اللہ سفاح کہ پہلا خلیفہ
تہا خلفاء بنی عباس سے اور چہوٹا بہائی تہا خلیفہ منصور دوانقی کا خلافت کی اوس
سنہ ۱۳۲ ہجری سے لیکی سنہ ۱۳۶ ہجری تک بعد اوسکی اوسکا بڑا بہائی ابو جعفر عبد اللہ منصور
دوانقی خلیفہ ہوا اوسنی خلافت کی سنہ ۱۳۶ اسی لیکے سنہ ۱۵۸ ہجری تک ان دونون
عہد مین بہت سی کتابین ترجمہ ہوئین اور ترجمہ کے نام سی مشہور ہوئین بعد اوسکے
ابو عبد اللہ محمد مہدی بن منصور خلیفہ ہوا خلافت اوسکی سنہ ۱۵۸ سی لیکے سنہ ۱۶۹ ہجری تک
تہی اوسنی حکم کیا جدل کے فن مین کتابون کے لکہنی کا بعد اوسکی ہادی خلیفہ ہوا تخمینا
ایک برس رہا بعد اوسکی ابو جعفر ہارون الرشید خلیفہ ہوا خلافت کی اوسنی سنہ ۱۷۰
سی لیکی سنہ ۱۹۳ ہجری تک اوسکی عہد مین بہی بہت ترجمہ ہوئے بعد اوسکی اوسکا بیٹا
خلیفہ ہوا اوسنی اپنی اوقات لہو و لعب مین کاٹے بعد اوسکے ابو العباس عبد اللہ

سی بخوبی واقف ہونا چاہیئے اگر نہین برسون اصطلاحات کی بنانی مین کیشگے مترجمون نے
جب دیکہا کہ امرا خواہش رکہتی ہین اونکی نام سے اون کتابونکو مشہور کیا ایک ایک آدمی نے
سو سو اور سو سی بہی زیادہ کتابین لکہین ہین علمی کتابونکا ترجمہ اتنا نہین ہو سکتا الف لیلة
ولیلہ جو کہانے ہین ہے ابتک اوسکا ترجمہ پورا نہین ہوا بلکہ یہہ بہی دریافت نہ کرسکے کہ وہ
کتاب کب لکہی گئے لب التواریخ مین ہے کہ ہارون الرشید کی وقت مین لکہی گئے اس
مورخ نی کتنی بڑے غلطی کے ہی اور حال یہہ ہی کہ اوس کتاب مین بہت سی قصے
متاخر زمانے کی ہین + اقلیدس کے لفظ کو بعضون نی لکہا ہے کہ یونانی ہے یونانے
مین اقلی کلید کو کہتی ہین اور اوس علم کو زمخشری نے لکہا ہی اقلید معرب کلید ہے مین
کہتا ہون یہہ سب اشتباہ پیدا ہوا ہے دو سبب سی ایک یہہ کہ لوگون کے دلوںمین یہہ بات
سمائی ہوئے ہی کہ ہندسہ یونان سے نکلا دوسرا یہہ کہ ایک زبان دوسرے زبان سے
خالی ہوتی ہے وہ لوگ غافل ہوئی ماخذ علم سے اور زبانونکی اصل و حقیقت سی قاموس
مین ہے اقلید و مقلید و مقلاد کلید کی معنے ہین اور مقالد و مقالید اوسکے جمع ہے
ران مجید کی جزء ۲۴ رکوع ۳ اور جزء ۲۵ رکوع ۳ مین آیا واسطے اللہ کی ہے مقالید
انون کے اور زمین کی اور یہہ صاف مطلق کلید پر دلالت نہین کرتا بلکہ کلید خاص کلید
معنوی پر دلالت کرتا ہے اور یہی کلید کی معنی مین قران مجید کی جزء ۸ رکوع ۱۳ مین اور جزء ۱۹
وع ۱۴ مین اور جزء ۲۰ رکوع ۱۱ مین ہے مفاتیح کا لفظ جمع مفتاح کے معنی مین کلید
ا اور مقالید کی لفظ کو جمع فرمایا کہ دلالت کرے ہندسہ کی اصول و فروع سب پر جو ہم جانتے
ین اور جو نہین جانتے مصوبت مین سین کا حرف اقلیدس کے لفظ مین مطابق قاعدہ یونانی
ان کے علامت ہی علم کی اور اقلیدس نام ہی ہے جیسا دسوین مقدمہ مین گذرا اور
س کتاب کا نام جو اصول ہندسہ مین ہے ہی واقع مین اقلیدا وسے اصول ہندسہ کا نام
ا اور نسبت اوسکی اقلیدس صوری کیطرف فقط بسبب ظاہر کرنے اوسکی ہے اوس کتاب
و اگر نہین کیا امکان ہے کہ ایک شخص اپنی ذہن سے اتنی شکلین نکالی گفتگو کیے

ابو القاسم عبد اللہ بن مکتفی نے خلافت کی سنہ ۳۳۴ ہجری تک بعد اوسکی مطیع للہ ابو القاسم
فضل بن مقتدر نے خلافت کی سنہ ۳۶۳ ہجری تک بعد اوسکی طایع للہ ابو بکر عبد الکریم بن
مطیع نے خلافت کی سنہ ۳۸۱ ہجری تک بعد اوسکی قادر باللہ ابو العباس احمد بن اسحق بن مقتدر
نے خلافت کی سنہ ۴۲۲ ہجری تک بعد اوسکی قایم بامر اللہ ابو جعفر عبد اللہ بن قادر نے خلافت کی
سنہ ۴۶۷ ہجری تک بعد اوسکی مقتدی بامر اللہ ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن قایم نے خلافت
کی سنہ ۴۸۷ ہجری تک بعد اوسکی مستظہر باللہ ابو العباس احمد بن مقتدی نے خلافت کے
سنہ ۵۱۲ ہجری تک بعد اوسکی اور بھی خلفا ہوئی جو کچھ ہوا ہے اونکا احوال تاریخون
مین دیکھہ لے یہان اتنا ہی کافی ہے ؂

چوتھی فصل

کتابین جو لکھی گئین حکمت طبیعی و الہی و ریاضی مین سب یونانی و لاطینی و سریانی
مین تھین فارسی لوگ بھی کچھہ کتابین اپنی زبان مے وغیرہ سے ترجم رکھتی تھے سب کتابین
عربی مین ترجمہ نہین ہوئین مگر شاذ و نادر اور جو ترجمہ ہوئین اپنی اصلی معنی پر نہین ہین
جیسا کہ ایک زبانسے دوسری زبان مین ترجمہ کرنیسے کم و زیادہ و خلاف ہوتا ہی ہے
صاحب کتاب کشف الظنون کہتا ہے جب مین ترجمہ کرتا تھا کتاب اطلس کو لاطینی سے
ترکی مین تبھی ایسا ہی پایا اور مینی نہین دیکھا کتاب شفاسی بڑھکے اور وہ بہت کم ہی
بہ نسبت اوسکی جو فرنگستان مین ہی مین کہتا ہون یہہ ہوسکتا ہے کہ سب کتابین
ترجمہ ہوئی ہون مگر الہی و طبیعی و ریاضی کے اکثر کتابین ترجمہ کی نام سی مشہور ہوئی
ہین اور یہہ کہ کتابین عراق عرب و شامات مین نہ تھین غلط ہی روم سے اور جگہونسے
کتابونکا منگوانا اور تلاش کرنا کچھہ منافی نہین ہے ہملوگ بھی دور دورسی منگواتی ہین
واسطی زیادتی بصیرت کی اور یہہ کہ امرا نے ترجمہ کروایا یہہ بھی غلط ہی اسواسطی کہ اکثر مترجم
اوسی ملک کے رہنی والے تھے اور سریانی و یونانی و لاطینی و عربی زبان مین کتابین
رکھتے تھے ایک دوسری زبان سے ترجمہ کئی ہوئی اسواسطی کہ یہہ سب کتابین علمی ہین
محض زبان جاننی سے ترجمہ علمی کتابونکا نہین ہوسکتا دونو زبانونکی علمی اصطلاحات کی

اور فن مساحت اور مرایا مناظر اور مرایا محرقہ جس سے انعکاس و انعطاف و انکسار شعاع کا معلوم ہوتا ہی اور فن جر اثقال وغیرہ ہی اور جتنی کتابین اصولا و فروعا لکھی گئین تہین اُنکے ضابطہ نہین اور کچھہ جاتی رہین تہین خواجہ نصیر الدین محمد بن محمد طوسی نے کہ وفات پائی انہون نے ۶۷۲ ہجری مین اونہون نے بڑی تلاش و کوشش کی اون سبکو مرتب و مربوط کیکے نئی سر سے بنایا اونہون نے اپنی اس قسم کی کتابونکا نام سبکا تحریر رکہا +

(۱) تحریر اقلیدس جامع ہی حجاج بن یوسف بن مطر و ثابت بن قرہ کی کتابون کے اور دو مقالہ الحقات کی (۲) تحریر مجسطی (۳) تحریر کتاب معطیات اقلیدس کے (۴) تحریر اکرثاوذوسیوس (۵) تحریر اکر مانالاؤس (۶) تحریر کتاب کرہ متحرکہ اوطولوقس کے (۷) تحریر مناظر اقلیدس (۸) تحریر ظاہرات فلک اقلیدس (۹) تحریر کتاب لیل و نہار ثاوذوسیوس کے (۱۰) تحریر کتاب طلوع و غروب اوطولوقس کے (۱۱) تحریر مطالع ابسقلاؤس (۱۲) تحریر جرمی الذیر ارسطرخس (۱۳) تحریر ماخوذات ارشمیدس (۱۴) تحریر مفروضات ثابت (۱۵) تحریر معرفت مساحت اشکال (۱۶) تحریر کتاب کرہ و اسطوانہ ارشمیدس کے (۱۷) تحریر کتاب المساکین ثاوذوسیوس کے اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ تحریر کتاب جر اثقال ارشمیدس بہی اونکی ہے اب انہی خواجہ کی تحریرات سی درس و تدریس ہوتا ہے اور بہی بہت سی کتابین خواجہ مذکور سے ہین ازانجملہ سولہ مسئلہ ہیئت کی فن مین مشکلات فن سی تہے بعض اون مسائل کو محالات بعض مستحیلات سی جانتی تہے خواجہ نی اون سب مسائل کو حل کیا ہی اور ایسے ہندسہ سی فن منطق نکلا جسکو ارسطاطالیس حکیم نے تدوین کیا اور علم الہی کے جگہہ مسلمانونمین علم کلام قایم ہوا اور فیلسوفون نے جن مسائل پر اپنی فلسفے کو مبنی کیا تہا اوسکو قران مجید اور حدیثون نے باطل کیا جیسا کہ اونکی اصول مین تہا کہ فاعل واحد سے صادر نہین ہوتا مگر فعل واحد اور معلول اپنی علت تامہ سے منفک نہین ہوتا اور چونکہ باریتعالی شانہ علت تامہ عالم کا ہے پس عالم قدیم ہے

شکل کے نکالنے مین ہے تا جہ رسد کہ کتاب ایک شخص کے نکالی ہو یہہ سب جانی
دو ثلث شہرین بڑی بڑے مہندس ہین یہ کتاب دیکھی ۴۷ وین شکل پہلے مقالہ کے
جیسی شکل عروس ہے کہتے ہین اوسکے اختلاف وقوع کو ثابت کرین کہ کتنا اختلاف وقوع
ہی اور اقلیدس صورت کیطرف اور کتابین بہی منسوب ہین یہ
ہندسہ کو لکہا ہے کہ معرب ہی اندازہ یا آب اندازہ کا ۔ حال یہہ ہے کہ عربی مین ہندس
شیر اور کو کہتی ہین اور مرد و نمین جو کہ مجرب و جید النظر ہے وہندوس الامراوس شخص
کو کہتی ہین جو عالم ہے یعنی دانا ہے کام کا تو کیون ہندسہ مصدر یا اسم نہو اور مہندس اوسکا
فاعل اگرچہ استعمال مہندس کا کاریز نکالنے والی پر آتا ہے اور ایک کام ہی ہندسہ دانکا

پانچوین فصل

اقلیدس کی کتاب کو اصول و ارکان ہندسہ کہتی ہین اور اوسکی فروعات بہت ہے
اور اوسکی فروعات دو قسم ہے ایک وہ جو طبیعی وغیرہ کی ساتہہ مخلوط نہین جیسی اکر و
غیرہ دوسرے وہ جو طبیعی وغیرہ کے ساتہہ مخلوط ہے جیسی فن تالیف کہ جب اوسکو
آوازمین استعمال کرین دوسرے قسم کی فروعات سی ہوگا اور فن موسیقی کہینگے اور
جب اشعار مین استعمال کرین فن عروض کہلائیگا جب اوسکو الفاظ مین استعمال کرین
فن بدیع ہوگا محسنات مین الفاظ کی اور فن بدیع کی ایک قسم لغات عربیہ سہ حرفی ہو گئے
اور اوس ہندسہ کو جب ہیئت زمین و آسمان مین استعمال کرین فن ہیئت و فن
نجوم کہلائیگا اور یہہ فن ہیئت دو قسم کا ہے ہیئت غیر تام کہ اوسمین دلیلین ہندسے
مذکور نہین اور ہیئت تام کہ اوسمین دلیلین ہندسے مذکور ہین اوسی ہیئت تام مین
کتاب مجسطی ہی اور مابین اصول ہندسہ اور کتاب مجسطی کی جو فروعات ہندسہ واقع
ہی سبکو متوسطات کہتی ہین یعنی سمجہنا مجسطی کا موقوف ہے اصول اور اوس
فروعات ہندسہ پر جیسی اکر کہ اوسمین کرہ ساکن و کرہ متحرک سی گفتگو ہے اور فن
تسطیح خواہ تسطیح کرہ ہو یا دوسرے مجسم کی اور فن اسطوانہ اور فن مخروطات اور

۵۴

اور وہ سب علوم عربیہ سے خوب واقف تہی دوسری یہہ کہ بعض اونمین سی صابی بعض
یہودی بعض عیسائی بعض مسلمان تہے (۱) اصطفان بن باسل عیسائی مترجم تہا خالد
بن یزید کا شاید اوسکا باپ بہی مترجم تہا روم مین بہیجے گیا تہا وہ سب سی پہلی کا مترجم ہی [۲]
ابو عبدالرحمن خلیل بن احمد بن عمرو بن تمیم فراہیدی یا فرہودی ازدی یحمدی عروضی
جانتا تہا لغت کو اور ماہر تہا فن موسیقی مین کہتی ہین چلا جاتا تہا ایک سگر کو دیکہا کہ طاس کو
ہتہوڑی مار رہا ہے اوس آوازسی اوسنی علم عروض کو نکالا مین کہتا ہون کہ اوس آوازسی
اوسکا خیال گیا ہوگا بطرف ایجاد علم عروض کے اسواسطی کہ وہ اوستاد تہا فن موسیقی مین
اور عروض اوسی موسیقی کے فروع مین ہے اور متتبع تہا اشعار عرب کا اوسکی بہت شاگرد
ہین اونمین نضر بن شمیل ہے اور سیبویہ نے علوم ادبیہ کو اوس سے اخذ کیا۔ حنین بن اسحاق
عبادی نے بہی علوم عربیہ کو اوس سے سیکھا حاصل کیا اور بہت مدت تک خلیل کے خدمت
مین رہا فراہید جمع ہی فراہود کی ۔ نام ہی ایک بطن کا قبیلہ ازدسی اور فرہود لغت یمن
ازد کے صغیر بچہ کو کہتی ہین یا بمعنی چہوٹے بکری اور یحمد بہی نام ہے ایک بطن کا قبیلہ
ازدسی خلیل مرگیا [۳] جابر بن حیان صوفی کوفی شاگرد تہا خالد بن یزید کا [۴]
عبداللہ بن مقفع مجوسی تہا اسلام لایا سفاح و منصور کے چچا عیسی بن علی کے ہاتہہ پر
لیکن واقع مین دہری مذہب تہا اوسنے ہندی سے فارسی سے سریانی سے یونانی
سی ترجمہ کیا اوس سے بہت کتابین ہین قتل کیا گیا سنہ ۱۴۲ یا سنہ ۱۴۳ یا سنہ ۱۴۵ ہجری مین
[۵] محمد بن ابراہیم فزاری خلیفہ منصور دوانیقی کے حکم سی ترجمہ کیا حساب معروف
بسند ہند کو اور بنائی اوس سے ایک بڑی کتاب نجوم اوس کتاب کو سند ہند کبیر کہتے ہین
[۶] ماشاء اللہ منجم یہودی تہا زمانے مین منصور دوانیقی کے [۷] ابو سہل فضل
بن نوبخت فارسی اصل متولی تہا ہارون الرشید کی کتب خانہ حکمت کا ترجمہ کرتا تہا
حکمت کی کتابونکو جو فارسی مین تہین [۸] حسن بن خطیب ترجمہ کیا کتابین لکہین
یحیی بن خالد برمکی کے واسطے ۔ جو وزیر تہا ہارون الرشید کا [۹] ابن ناعمہ

یا فنا عارض ہوتی ہے صورت پر اور ہیولی کو فنا نہیں اور مانند اسکے بہت ہیں یہہ سب
بے بنیاد ٹھہرے اور تشبیہ و تعطیل سے باریتعالی شانہ کو منزہ جانا اور حکمت کا مذہب اسطرح
طرح پر تقسیم پایا کہ اوسکی دلیل ذوق و شہود و عیان ہے یا دلیل ظاہری جو سند اول ہے
پھر اوسکو دو قسم کیا کہ وہ صاحب مذہب کسی صاحب ناموس کا پیرو ہے یا نہیں اگر پیرو
نہیں اور دلیل اوسکی ذوق و شہود و عیان ہے وہ مذہب اشراقی ہے اگر پیرو ہے
صوفی ہے اگر دلیل اوسکی ظاہری غیر ذوق و شہودی ہے مشائی ہے اگر کسی صاحب
ناموس کا پیرو نہیں اگر پیرو ہی متکلم ہے اور بعض صوفیون مین سے قائل ہوئے ہین
وحدت وجود کی یعنی سب ہستی خواہ جسم و جسمانی ہو خواہ معنوی ہو ایک ہی اور
دوئی نہیں ہے اس صورت مین لفظ اللہ مانند اور لفظون کے ہی تعالی اللہ عن ذلک
علوا کبیرا اور صوفیون مین بڑے عالم گذرے ہین

چھٹی فصل

نام ہون لوگون کے جنہون نے یونانی و لاطینی و سریانی وغیرہ زبان سے عربی
مین ہر قسم مصنفات کی کتابون کو ظاہر کیا یا لکھا اور وہ ترجمہ کے نام سے مشہور ہوئیں یا
اوسکی شرح لکھی یا جو غلطیان اور خطائیں اوسمین تہین نکالین یا خود اپنی نام سے او
اسلوب پر کتابین لکھین اور رصد باندہے اور ہر قسم کی آلات رصدیہ بنائے اور عمل
مین لائی یا کوئی نئی ایجاد کی جانا چاہئے جب ایک کتاب دو زبان مین ہو تو کہنا اسکا
کہ فلانے زبان مین اصل و فلانے زبان مین ترجمہ ہی بلا سند بہت مشکل ہے اسمین کچھہ
شک نہین کہ طوفان کے زمانی تک سریانی ہے جاری تھی اور بعد طوفان کی بہت
بہت دنون تک جاری رہی اور کلدانیون نے اوسی زبان مین علوم کو لکھا بعد اوسکے
عربی مین منتقل ہوا غرض اس فصل سے دو بات معلوم ہو گئی ایک یہہ کہ سب اوسوقت
کی لکھنی والی عراق عرب یا شامات وغیرہ ملک عربستان کی رہنی والی تہی اور یہہ سب ملک
جزیرہ نمای عربستان کا ہی اور بعض لکھنی والی ایرانی تہی غیر ملکو نکا رہنی والا کوئی نہتا

...سن عبادی کا [۳۰] عیسی بن ماسویہ یا ابن ماسہ ۔ اوس سے کتاب من لا یحضرہ الطبیب
ہی یا محمد بن زکریا طبیب رازی سے ہی جیسا کہ کتاب من لا یحضرہ الفقیہ مین مذکور ہے
یا دو کتاب ایک نام کی ہو [۳۱] حنین بن بہریق [۳۲] ہلال بن ابی ہلال حمصی [۳۳]
ابن آدمی [۳۴] ابو نوح بن صلت [۳۵] ابن رابطہ [۳۶] عیسے بن لوح یہہ
چہوٹون سے زمانی مین نامون کے [۳۷] ابو زید حنین بن اسحاق عیسائی عبادی
طبیب شاگرد تہا یوحنا ابن ماسویہ کا اور عربیت مین خلیل بن احمد عروضی کا خلیفہ متوکل
نے اوسکو چاہا آزماوے اس بدگمانی سے کہ شاید روم کی بادشاہ سے ملا ہو مجہی ہلاک
کرے تب کہا حنین سے کہ ایسے ایک دوا بناو کہ مین جس دشمن کو چاہون آسانی سے
ہلاک کرون اور یہہ بات کسی پر ظاہر نہ ہو اور فرمان پچاس ہزار اشرفی کی جاگیر کا لکہکے
تیار رکہا حنین نے عرض کی کہ مین سوای نافع دوا کے مضر دوا کو نہین جانتا تب
حنین کو قید کیا اور ہر گہڑی اوسکی احوال سے خبر رکہتا تہا اور حنین قید خانہ مین بیٹہا
کتابین تالیف کرتا تہا بعد ایک برس کے قید خانہ سے بلایا اور جلاد کو حاضر کیا اور جاگیر
کے فرمان اور خلعتین سب حاضر کین اور فرمایا کہ اگر تو میرے موافق دوای مہلک نہ بناویگا
تجہی قتل کرونگا اگر بناویگا یہہ سب مال تجہے دونگا حنین نے عرض کی کہ مینے پہلے
معروض کیا کہ سوای نافع دواؤن کے مضر دواؤن کے نہین جانتا اگر خلیفہ فرماوے
جاؤن فرنگستان سے سیکہہ کر آؤن تب خلیفہ نے تبسم کیا اور فرمایا کہ تو خاطر جمع رکہہ مین
تیرا امتحان کرتا تہا مین بادشاہون کے آگے سے امین نہین تب حنین نے زمین کو بوسہ دیا اور شکر
کیا خلیفہ نے پوچہا کہ کیون تونے انکار کیا حنین نے عرض کی دین و صناعت کی سبب دینی
مین ہے کہ ہم اپنی دشمن کے ساتہہ نیکی کرین تو کیون نیکی نکرینگے دوستون کے ساتہہ اور
صناعت ہمکو منع کرتے ہی کہ ابنای جنس کو ضرر نہ پہونچاوین اسواسطی کہ وہ صنعت واسطے
نفع کی ہے اور طبیبون کے گردن پر قسم کے ساتہہ عہد موکد ہے کہ کسیکو دوا مضر
نہ دیوین عبادی بکسر عین مہملہ و بای موحدہ تحتانی منسوب ہی عباد حیرہ کیطرف اور

عبد المسیح حمصی [۱۰] سلام ابرش - یہہ دونوں ہی زمانہ بن برامکہ کے [۱۱] ابو حیان
[۱۲] سلما دونو عیسائی تہے زمانی مین ہارون الرشید کی [۱۳] حجاج بن یوسف بن
مطر ترجمہ کیا اقلیدس کی کتاب کو ہارون الرشید کی واسطی - اوسکو ترجمہ ہارونی کہتی ہین
اور دوسرا ترجمہ مامون کے واسطی کیا - اب اعتماد اسی ترجمہ مامونی پر ہی نظیف مطبب کہتا
ہے کہ دیکہا ہین دسوین مقالہ کو رومی زبان مین اوسین چالیس شکلین زیادہ تہین یعنی
حجاج کے ترجمہ مین ایک سو نو شکلین ہین اور رومی مین ایک سو انچاس اور نظیف
نی قصد کیا کہ اوسکو عربی مین ترجمہ کرے [۱۴] ابو اسحاق ابراہیم بن ماہان ارجانی
ندیم موصلی - فن موسیقی مین مشہور ہے بہت خوش آواز تہا [۱۵] منصور زلزل بجانے
کا استاد تہا جب ابو اسحق گاتا اور منصور زلزل بجاتا سننے والی بی اختیار ہو جاتے [illegible]
مرگیا سنہ [illegible] ہجری مین [۱۶] سند بن علی [illegible]
کا تہ پر [۱۷] عباس بن سعید جوہری [۱۸] [illegible] [۱۹] [illegible]
عبد الملک مروروذی - ان ہارون نی مامون کی واسطی رصد [illegible]
بغداد مین اور دمشق مین قاسیون [illegible] مامون کے [illegible]
یہہ پہلی رصد ہے اہل اسلام مین [۲۰] محمد بن [illegible] بن عبد الملک مروروذی [۲۱]
عمر بن محمد بن خالد بن عبد الملک [illegible] دونون ہے مانند اپنے باپ اور دادا کے
بڑی حکیم و منجم تہے [۲۲] احمد بن محمد بن کثیر فرغانی [۲۳] محمد بن جہم [۲۴]
سہل بن بشر بن حبیب بن ہانی اسرائیلی منجم یہہ تینون مامون کی زمانی مین تہے
[۲۵] ابو یحیی بطریق [۲۶] یحیی بن بطریق - ابو یحیی تہا زمانہ مین خلیفہ منصور
کی یا مامون کے [۲۷] ابو یوسف یعقوب بن اسحاق بن صباح کندی ابناء ملوک کندہ
سی تہا حکمت فارسی و یونانی و ہندی مین یکتا تہا - ترجمہ کرتا تہا مامون کی واسطے
مرگیا سنہ [illegible] ہجری مین [۲۸] قسطا بن لوقا عیسائی بعلبکی شامی معاصر تہا یعقوب بن
اسحق کندی کا - مرگیا ارمینیہ مین [۲۹] یوحنا بن ماسویہ عیسائی استاد تہا حنین بن

قوس صابی حرانی اوسکی عزت معتضد خلیفہ کی پاس بہت بڑی تہی بیٹھتا تہا خلیفہ کی حضور
مرگیا ۲۸۸ سنہ ہجری مین [۵۰] سنان بن ثابت بن قرہ حرانی پہلے مذہب اوسکا صابی تہا خلیفہ قاہر
کی تہدید سے مسلمان ہوا اور مقتدر خلیفہ کی پاس بڑی عزت رکہتا تہا طبیبونکا رئیس و ممتحن تہا بغداد
مین آٹہہ سو ساٹہہ طبیب تہی سوای اون طبیبون کے جو مشہور و مقدم تہے اور سوای اون طبیبون
کی جو خلیفہ و امرا کے خدمت مین تہے نقل ہے کہ ایک طبیب خوش لباس خوش صورت صاحب ہیبت
و وقار امتحان دینی کے لئے سامنے حاضر ہوا سنان نے اوسکی بڑی عزت کی اور کہا مین چاہتا ہون
کہ آپ سی طب مین کچہہ سنون اور یاد کرون اسنی ایک پڑیا کہ اوسمین کچہہ اشرفیان تہین سنان
کی سامنی رکہدین اور کہا مین کچہہ لکہنی پڑہنے نہین جانتا اور عیالدار ہون میری معاش اسی
طبابت سی ہے امید رکہتا ہون کہ میرے روزی کو موقوف اور مجہی رسوا نکر سنان نے کہا
اسشرط سی کہ کسی بیمار کو فصد و مسہل تجویز نکرے اسنی کہا یہی میرا مذہب ہی سوای سکنجبین
و شربت کی مین کچہہ نہین دیتا سنان مسلمان مرگیا ۳۳۱ سنہ ہجری مین [۵۱] ابو برزہ فضل
بن محمد بن عبد الحمید بن واسع جیلی مرگیا ۲۹۸ سنہ ہجری مین [۵۲] ابو داود یہودی عراقی
منجم بغداد مین تہا قبل ۳۰۰ سنہ ہجری کے [۵۳] محمد بن حسین بن حمید معروف بابن آدمی شروع
کیا لکہنا کتاب زیج کبیر کا مذہب سندہند کی ناتمام چہوڑ کے مرگیا بعد اوسکے اوسکا شاگرد
[۵۴] قاسم بن محمد بن ہشام مدائنی معروف بعلوی نے اوس کتاب کو تمام کیا اور اوس کتاب کا
نام نظم العقد رکہا اوس کتاب کو شہرہ ہوا سنہ ۳۰۰ ہجری تک [۵۵] محمد بن جابر بن سنان
صابی حرانی معروف بتانی رصد باندہا اسنی ۲۶۴ سنہ سی ۳۰۶ سنہ ہجری تک مرگیا
۳۱۷ سنہ ہجری مین حران بلاد اسلام ایک شہر ہی جزیرہ ابن عمر مین اور جزیرہ مابین فرات و دجلہ
کی واقع ہی اوسی جزیرہ ابن عمر کہتی ہین و بتان بہ تشدید تا مثناۃ تحتانی ایک جگہہ ہے
خراسان مین [۵۶] ابو احمد حسن بن احمد بن یعقوب ہمدانی یمنی صنعا مین قید ہوکر مرگیا
۳۳۴ سنہ ہجری مین [۵۷] ابو بشر متی بن یونس [۵۸] ابو حیان جیلان یہہ دونون
عیسائی تہی اور استاد تہی معلم ثانی ابونصر فارابی کے [۵۹] ابو نصر محمد بن محمد

۶۱

اہل حیرہ کو عباد کہتی تہے وہ سب عیسائی تہے متفرق قبیلون سے کہ حیرہ مین آ لے

بسی اور لوگون سے منفرد رہتی تہے اور حیرہ بکسر حاء مہملہ و سکون یاء مثنات تحتانے

شہر تہا قریب کوفہ کے جب کوفہ آباد ہوا تب وہ شہر اوجاڑ ہو گیا [۳۸] ابو یعقوب

اسحاق بن حنین بن اسحاق عبادی وہ بہی مانند اپنی باپ کی بڑا حکیم و مترجم تہا

مر گیا ۲۹۸ یا ۲۹۹ سنہ ہجری مین [۳۹] حبیش اعسم بن عبد اللہ بغدادی شاگرد تہا حنین بن

اسحاق عبادی کا [۴۰] ابو جعفر بن احمد بن عبد اللہ بن حبیش اعسم یہہ بہی مانند اپنی

پردادا حبیش کے بڑا حکیم تہا [۴۱] محمد بن عبد اللہ بن عمر بازیار شاگرد تہا حبیش اعسم کا

[۴۲] ابو جعفر یا ابو عبد اللہ محمد [۴۳] احمد [۴۴] حسن یہہ تینون بیٹی تہے

موسے بن شاکر کے موسے ابتدا مین راہزنی کرتا تہا محمد سب سی بڑا تہا اوسکی آمدنی

برس مین چار لاکہہ اشرفی تہے اور احمد کی ستر ہزار اشرفی محمد کا علم دونون بہائیون سے

زیادہ تہا اور تینون بہائیون کے کتابین حیل بنی موسی کر کے مشہور ہین اور تینون

نی مامون کے حکم سی صحرائے سنجار و صحرائے کوفہ مین قطب شمالی کا ارتفاع لیکے بتایا

کہ زمین کا دایرہ کتنا بڑا ہے اور مامون نے ان تینون کو بہیجا روم مین کتابون کی

تلاش مین اور تینون نے خود بہی کتابون کی لیے بہت مال خرچ کیا اور لوگون کو

بہیجا اور ترجمہ کروایا اور خود بہی ترجمہ کرنے تہی حسن سوای ہندسہ کی اور علمون سے کم

ماہر تہا کل یہہ مقالہ اقلیدس کا پڑہا تہا مگر بڑا ذہین تہا اوسنی اور اوسکی بہائی احمد نے

زاویہ کی تثلیث کی ہے محمد مر گیا ۲۵۹ سنہ ہجری مین [۴۵] احمد بن محمد بن مروان سرخسی

شاگرد تہا یعقوب بن اسحق کندی کا اوس سے صابیون کی مذہب کی تعریف مین ایک

کتاب ہے اوسکو معتضد نی قتل کیا ۲۸۶ سنہ ہجری مین [۴۶] فضل بن حاتم نیریزی

تہا زمانے مین معتضد کی [۴۷] ابو معشر جعفر بن محمد بن عمر بلخی مر گیا ۲۷۲ سنہ ہجری مین

[۴۸] عبد اللہ بن مسرور عیسائی غلام تہا ابو معشر کا اور ابو معشر سی علم حاصل کیا [۴۹]

ابو الحسن ثابت بن قرہ بن مروان بن کرایا بن ابراہیم بن مارینوس بن سلامانوس

اپنی چھوٹی فہم کے برابر جانتی ہین اور اوسسے چھوٹی کو بڑا سمجھتی ہین ہنسانا اور رولانا تو نقال بہی
کرسکتی ہین اور آواز ملایم جیسے پانی کے ہوا کی ملایم ساز کی منتوم لیتے سولانیوالے
ہوتی ہے کئی برس قبل ہوگلی و کلکتہ مین ڈاکٹر اسڈیل صاحب انگریز سمریزم یعنی مسمریزم سے
بیہوش کرکے بیمار کو چیر پہاڑ کرتی تہے کہ مطلق بیمار کو خبر نہ ہوتی تہے اور سمریزم اسطرح سی
کرتی تہے کہ بیمار کو چت سولاتی تہے اور خود خم ہوکی اپنی مونہہ کو اوسکے مونہہ کی سامنی اسطرح
رکہتی کہ اونکی سانس کے ہوا اوسکو لگے اور دونون ہاتہون کو بہت کم فاصلہ سے اوسکے
چہاتی کے طرف سے کہینچتی اوسکے آنکہون اور سر کے طرف لاتی تہے اسطور ایک دن
یا دو دن یا زائد کرنے سی وہ شخص بیہوش ہوجاتا تہا اور جبکو خوب اثر کرتا اوسکو کہڑی
کہڑے اگر پاو گہنٹا دیکہتی وہ شخص گرجاتا اور یہہ کام بہت طرحسے کرتے اور اپنی شاگردون
اور نوکرون کو بہی سکہلایا تہا اور بعض عرقیات بہی سونگہنی سے شخص بے ہوش ہوجاتا
ہے اور دوا بہی ہی کہ تمباکو کیطرح حقی مین پینی سے شخص بیہوش ہوجاتا ہی پ دوسرے
نظیر شیخ نجم الدین کبرے بن عمر خیوقی خوارزمی کہ اوسکو ولی تراش کہتے تہی اسواسطی کہ جب
چلہ خانہ سی نکلتا اوسکے نظر جسپر پڑتی وہ اوسکا مرید ہوجاتا اور ولی ہوتا تو کیا گمان ہے
ویسی بڑے حکیم پر کہ سب علمونکو جانتا تہا [۶۰] حکیم صفی الدین عبد المؤمن ارموی رہنی والا
تہا ارومیہ کا جو ضلع تبریز سے ہی بڑا استاد و حکیم تہا فن موسیقی مین کہتی ہین کہ اس فن
مین معلم ثانی سے بہتر تہا بہت سی کتابین اوس سے فن موسیقی مین ہین کئی میری نظر سے
بہی گذری ہین جب ہلاکو خان نے شہر بغداد کی قتل و غارت کا حکم دیا یہہ حکیم معزز جلیل القدر
ہلاکو خان کی سراپردہ کے باہر صبح سی شام تک کہڑا ہوکی بربط بجایا کیا لیکن کسے نی اسپر نظر
نہین ڈالے کہ کیا بجاتا ہے مگر ہلاکو خان کو جب معلوم ہوا اوسکو اوسکی بربط سی بہتر نوخت
کیا اوسکی واسطی بغداد سی دس ہزار اشرفی سالانہ وظیفہ مقرر کیا اوس حکیم کی بعد اوسکی اولاد
پر جاری تہا سبحان اللہ مزاجون کا تفاوت کتنا ہوتا ہی معلم ثانی نے مجلسیون کو بیہوش
کردیا اور اوس حکیم کے بربط کو کسے نی سنا بہی نہین کہ کیا بجاتا ہے [۶۱]

طرخان میں ابو نصر فارابی ترکی معلم ثانی رہتا تھا ترکوں کے لباس میں بلا تکلف وارد ہوا امیر
سیف الدولہ کی مجلس میں جسوقت کہ اوس مجلس میں ازدحام تھا حکما و علما کا اور وہاں کھڑا رہا
سیف الدولہ نی کہا بیٹھو اوسنی کہا جہاں میں ہوں یا جہاں تو ہی سیف الدولہ نی کہا جہاں
میں ہوں تب معلم ثانی سبکو تانکتا اور سیف الدولہ کو اوٹھا کے اوسکے جگہہ میں بیٹھہ گیا سیف الدولہ
نی اپنی نوکروں سی خاص زبان میں جسکو سواے اوسکی نوکروں کے کوئی نہ جانتا تھا کہا کہ اس شیخ نے
بڑی بے ادبی کی ہی میں اوس سے علم میں پوچھونگا اگر اوسکی جواب سی عہدہ برا نہوا میں
اوسکو بڑی سزا دونگا ابو نصر نے اوسی زبان میں جواب دیا کہ ای امیر صبر کر کام سب پیچھی ہیں سیف الدولہ
نی کہا تو اس زبان کو جانتا ہی اوسنی کہا میں ستر زبان سے زیادہ جانتا ہوں بعد اوسکے حکما و
علما سے پوچھنا شروع کیا اور سبکی خطائیں اور غلطیاں پکڑیں یہانتک کہ سب چپ ہو گئے
ابو نصر تنہا بیان کرتا تھا اور وہ سب اوسکے کلام کو لکھتی تھے بعد اوسکی سیف الدولہ نی سبکو رخصت
کیا اور ابو نصر کی ساتھہ خلوت میں رہا اور پوچھا کچھہ کھایئگا کہا نہیں پوچھا کچھہ پیئیگا کہا نہیں پوچھا
کچھہ گانا بجانا سنیگا کہا ہاں سیف الدولہ نے سب گانی بجانیوالی استادوں کو بلایا ابو نصر نے
فن موسیقی میں سبکے خطاؤں کو گرفت کیا سیف الدولہ نی کہا تو اس صنعت کو جانتا ہے
کہا ہاں اور کمر سے ایک تھیلی نکالی اور اوسکو کھولا اور نکالا اوس سے کچھہ لکڑیاں اور اون
لکڑیونکو ترتیب دی اور اوسکو بجایا جتنی لوگ مجلس میں تھی سب ہنسنی لگے بعد اوسکے
اون لکڑیونکو دوسری طرح ترکیب دی اور بجایا سب لوگ رونی لگے پہر اونکو اور طرح سی ترکیب دیکے
بجایا سب لوگ سو گئی ابو نصر اونکو سوتا چھوڑکے چلا گیا کہتی ہیں کہ قانون ایک ساز کا نام ہے
ابو نصر کی ایجاد ہی مرگیا ۳۳۹ سنہ ہجری میں کوئی اعتراض کرسکتا ہی کہ مینی جو تھے مقدمے
میں لکھا ہی کہ سب زبانیں تین ہیں تو ستر سے زیادہ زبانیں کہانسی ہوئیں مینی اوسے
مقدمہ میں لکھا ہے کہ تین زبانیں اصلی ہیں ہر ایک کے تحت میں بہت زبانیں ہیں جو
لوگ زبان کے جغرافیہ سے واقف ہیں اونپر ظاہر ہے اور یہہ اعتراض کہ ساز میں یہہ خاصیت
کہاں کہ ہنسا دی اور رولا دی اور بیہوش کری اونکا اعتراض ہے جو وسعت عالم کو

۶۱

علی بن احمد عمرانی نے موصلی اوس سے اوسنے شرح کتاب جبر و مقابلہ جو ابی کامل شجاع بن اسلم حاسب مصری سے ہی مرگیا سنہ [illegible] ہجری میں [۶۲] ابو نصر محمد بن عبد اللہ کلواذی بغدادی تہا زمانی میں عضد الدولہ دیلمی کے اور بعد اوسکی بہی جیتا رہا [۶۳] ابو القاسم علی بن حسن علوی معروف بابن اعلم معلم تہا عضد الدولہ کا عسیلہ میں اپنی منزل میں مرگیا سنہ [illegible] ہجری میں [۶۴] ابو الحسن عبد الرحمن بن عمر محمد بن سہل صوفی کتاب صور عبد الرحمن صوفی مشہور ہی [۶۵] ابو القاسم عبید اللہ بن حسن معروف بغلام زحل [۶۶] ہارون بن علی بن یحیی بن منصور [۶۷] ابو القاسم علی بن احمد مجتبی حاسب مہندس انطاکی یہہ بہارون شخص مرگئی سنہ [illegible] ہجری میں [۶۸] ابو الفضل جعفر بن مکتفی باللہ خلیفہ مرگیا سنہ [illegible] ہجری میں [۶۹] ابو سہل بیژن بن رستم کوہی منجم صاحب رصد شرف الدولہ دیلمی مرگیا سنہ [illegible] ہجری میں [۷۰] ابو حامد احمد بن محمد صاغانی اصطرلابی رصد میں بیژن کے ساتہہ تہا مرگیا سنہ [illegible] ہجری میں [۷۱] ابو اسحاق ابراہیم بن ہلال بن ابراہیم بن زہرون بن حیون صابی حرانی۔ شریک تہا بیژن کا مرگیا سنہ [illegible] ہجری میں [۷۲] ابو عبد اللہ بن طبسی منجم مرگیا سنہ [illegible] ہجری میں [۷۳] ابو الوفا حاسب محمد بن اسمعیل بن عباس بوزجانی نیشاپوری اوسکا چچا معروف بابن مغازلی اور اوسکا ماموں ابو عبد اللہ محمد بن عنبسہ اوسکی شاگردوں میں سے تہی مرگیا سنہ [illegible] ہجری میں [۷۴] قاضی ابو بکر بن صبر [۷۵] قاضی ابو الحسن خوزی [۷۶] ابو سعد فضل بن بولس عیسائی شیرازی [۷۷] ابو الحسن محمد سامری [۷۸] ابو الحسن مغزلی بعد بیژن کی جو ٹکور ہوئی بیژن کے ساتہہ تین ہی [۷۹] موفق الدین ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن محمد بن نایلہ الحی اصل پیدا ہوا بحرین میں مرگیا سنہ [illegible] ہجری میں [۸۰] محمد بن عبد اللہ بن محمد تمیمی منجم قیروانی افریقی وارد مصر مرگیا سنہ [illegible] ہجری میں [۸۱] ابو القاسم مصری بغداد میں مرگیا سنہ [illegible] ہجری میں [۸۲] ابو علی حسن بن حسن بن ہیثم مہندس بصری قاہرہ مصر میں مرگیا سنہ [illegible] ہجری میں [۸۳] ابن عجیم طبیب منجم مرگیا سنہ [illegible] ہجری میں [۸۴] خاقانی مرگیا سنہ [illegible] ہجری میں [۸۵] ابن ہندو کی اسکے

سموال بن یہودا اندلسی یہودی حکیم وہ اور اوسکا باپ دونون ملک مشرق مین آئی اور علوم
حکمیہ تحصیل کیا بعد اوسکے گیا اذربایجان مین اور رہا مراغہ مین اور اسلام لایا یہود کی معایب
مین کتاب تالیف کی اوسمین بتلایا کہ توارات کو تبدیل کیا اور ہندسہ و ہیئت و طب مین
کتابین لکھین مرگیا سنہ [illegible] ہجری مین [٨] سلیمان بن حسان اندلسی معروف با بن جلجل
بڑا ماہر تہا طب و ہندسہ مین بیشینونکی احوال سے بہی خوب واقف تہا ایک چہوٹی سے کتاب
اوسکی حکما کی تاریخ مین ہے [٩] محمد بن ناجیم کاتب اندلسی ایک کتاب اوسکی ہے
مساحت مین [١٠] عبد الرحمن بن اسمعیل معروف بہ اقلیدسی اندلسی [١١] ابراہیم بن
یحیی نقاش معروف بولد زرقیال اندلسی قرطبی اوسنی ایک آلہ بنایا وہ صفیحہ زرقیال
کر کی مشہور ہے [١٢] موسی بن میمون اسرائیل قرطبی ریاضی و طب مین اوستاد تہا
عبد المؤمن بن علی کومی بربری کے وقت مین خوف جان سے اسلام ظاہر کیا بعد اوسکے
گیا اندلس سے بہاگ کی فسطاط مصر مین آ کی رہا مرگیا سنہ ٦٠٥ ہجری مین [١٣] عبد اللہ بن
احمد ضیاء الدین بن بیطار اندلسی مالقی نباتی گیا مشرق کی ملکون مین اور اغارقہ مین یعنی گریک
کی ملک مین واقصی بلاد روم مین نباتات کی فن مین استاد تہا مرگیا سنہ ٦٤٦ ہجری مین
[١٤] یوسف موتمن بن مقتدر باللہ بنی ہود سی تہا اور بڑا ریاضی دان تہا اوسکی ہی کتاب
استکمال ہیئت مین اور کتاب مناظر سوای ان چودہ شخصونکی اور بہی فلسفی اندلس مین تہے
مین اس فصل کو تمام کرتا ہون بعض بناؤنکی احوال مین عبد الرحمن داخل نے شہر طلیطلہ کی خارج
نہر طلیطلہ کے اندر ایک گہر بنوایا اوس موضع مین جسکو دباغونکا دروازہ کہتی ہین اوس گہر مین
دو ظرف حکمت کی بنائی اور دو نو ظرفونکو سات سات حصونمین تقسیم کیا اس حساب سی کہ اول
ہلال یعنی چاند رات سی ہر رات کو ربع سبع پانی ہر ایک ظرف مین بہرتا اور ہر دن کو بہی ربع
سبع پانی ہر ظرف مین بہرتا شبانہ روز مین ہر ہر ظرف مین نصف سبع پانی بہرتا اسی
طرح سی چودہوین دن وہ دونون ظرف بہر جاتے پہر پندرہوین شب اوسی حساب سی پانی
کا کم ہونا شروع ہوتا اور اٹہائیسوین تاریخ کو بالکل دونو ظرف خالی ہوجاتی بعد اوسکے

ابوحفص عمر بن فرخان طبری [۱۳۷] ابوبکر محمد بن عمر بن فرخان طبری [۱۳۸] احمد بن یوسف منجم [۱۳۹] احمد بن موسی بن ہلال حمصی [۱۴۰] ابوالحسن محمد بن عیسی بن ابی عباد [۱۴۱] محمد بن سرہ حاسب اصفہانی [۱۴۲] ابوعبداللہ محمد بن عیسے بن منعم صقلے [۱۴۳] ابوالعنبس صیمری لوگون کی کتابونکو اپنی نام سی مشہور کرتا [۱۴۴] رزق اللہ منجم معروف بہ نحاس مصری نقل ہے کہ اوس سے ایک عورت مصری نے اپنی کسے کام کی واسطی پوچھا کہ نجوم سے بتلاؤ مجھی اور کچھہ درہمین بہی اوسکی بدلی دین رزق اللہ نی زیچ کہینچ کے دیکھہ کی کہا ایسا ہی ویسا ہی اوس عورت نی کہا سچ کہا تو نی بعد اوسکی رزق اللہ نی کہا کچھہ چیز تجہسی ضایع ہوئی ہے اوس عورت نی کہا ہان وہ درہمین جو مینی تجہکو دین فقط اسکا جاننا ضرور ہے کہ علم ہیئت پر بہی علم نجوم کا اطلاق ہوتا ہے اور علم احکام پر بہی اسی طرح سی منجم دونون علم والی کو کہتی ہین آگے کی علما جامع ہوتی تہے اور سب فنونکو جانتی تہے النی ہر ایک سی چار چار سو پانچ پانچ سو کتابین ہین تخمینا سو برس سے لوگونمین ایسے جہالت سمائی ہے کہ کتاب لکہنا تو درکنار ایک شخص نے جتنی کتابین لکہین ہین ہم پڑہ نہین سکتی

ساتوین فصل

یعنی نوین مقدمہ مین لکہا ہے کہ عبدالرحمن داخل کا پوتا عبدالرحمن اوسط نی کہ مرگیا سنہ ۲۳۸ یا ۲۳۹ ہجری مین فلسفہ کو داخل کیا اندلس مین لیکن مینے نہین دیکہا کہ اندلس مین فلسفہ کی کتابین ترجمہ ہوئین ہون البتہ اونمین اس فن کے علما گذری ہین مین اونکو لکہتا ہون

[۱] ابن حماد اندلسی ابراہیم بن یحیی کے رصد کی بنا پر رصد باندہی مرگیا سنہ ۴۹۱ ہجری کے بعد [۲] ابوالقاسم مسلمہ بن احمد معروف بہ مجریطی قرطبی مرگیا اندلس مین [۳] ابومسلم عمر بن احمد بن خلدون حضرمی اشراف اشبیلیہ سی تہا اور فلسفہ و ہندسہ و نجوم و طب کو بہت اچھا جانتا مرگیا اشبیلیہ مین سنہ ۴۴۹ ہجری مین [۴] عبدالرحمن بن عبدالکریم بن رافد لخمی اندلسے ستوطن طلیطلہ تہا مرگیا سنہ ۴۴۸ ہجری مین [۵] ابوالحکم عمر بن عبدالرحمن بن علی کرمانے قرطبی علم عدد و ہندسہ کو بہت اچھا جانتا تہا مرگیا سرقسطہ مین سنہ ۴۵۸ ہجری مین [۶] توفیق بن محمد بن حسین مغربے اندلسی مہندس منجم ادیب مرگیا دمشق مین سنہ ۵۱۶ ہجری [۷]

مرضی ہے کہ یہہ سب عبادت گاہین باقی رہین کہ ان مین خدای تعالے کی یاد ہوتی ہے
اور اوسکی نماز پڑہی جاتی ہے برخلاف مشرکون اور بت پرستون کے دیر جابت کی کہ وہان
خدا یتعالی کے یاد و نماز نہین ہوتی تو یہود و عیسائی و مسلمانون مین سے کیا ہی دانشمند وہ
لوگ ہین کہ ایک دوسری کے عبادتگاہ کو خراب کرتے ہین اور بے حرمتی کرتی ہین سعر مین
عربون کے صنعتون سے دریاچہ فارون ہے جسی دریاچہ مارئیس بہی کہتی ہین کہ عرب بانوہ نے
جنکا احوال مفصلے معلوم نہین ہے کہدوایا کہ اگر رود نیل بہت طغیانے کری اوسکا پانے
اوس دریاچہ مین گرے تا زمین مصر کے غرق نہوا و رحاجت کی وقت اوس دریاچہ سے زمین کو
سینچین یہہ کام بڑی منفعت کا ہے منارہ فاروس سے بہی بہتر ہے کہ اوسکو بطلیوس
ستیرنی بحریون کی واسطی بنایا کہ رات کو روشن رہتا ہے کہ لنگرگاہ کو پہچانین منارہ فاروس کا
نفع صرف بحریون کی واسطی ہے اور دریاچہ فارونکا فائدہ ساری ملک مصر کے واسطی +

٦٩

+ تیسرا باب +

بیان مین اسکے کہ جب اہل فرنگ کو شوق ہوا علم کا کتنا فایدہ علمی حاصل کیا عربون اور مسلمانون
سے اہل فرنگ اتنا علم و حکمت مین بڑہ گئی ہین کہ جنہی شرم آتی ہی کہ کہون فلانی قوم سی ہم نی
سیکہا یا اخذ کیا چونکہ یہہ رسالہ موضوع ہوا ہی کہ یہہ بات لکہی جائے ضرور ہوا کہ کچھہ لکہون
چونکہ عرب و مسلمان فرنگستان کے ہمسائی تہے بلکہ بہت سی ملک فرنگستان کے مسلمانون کے
دخل مین تہے پہلی عربون اور مسلمانون سے سی علم و حکمت اخذ کیا اور کتابون کو اپنی اپنی زبانون
مین ترجمہ کین تخمینا دو سو برس ہجرت مین پہلے شارلیمن شاہ نی کچھہ کتابین عربی سے لاطینی
ترجمہ کروائین مگر ارسطو کی کتاب جو منطق مین ہے یونانی زبان سے لاطینی مین ترجمہ ہوئے
اور اوسی بادشاہ نی عرب و مسلمان کا دیکہا دیکہی پاریس دار الملک فرانس وغیرہ شہرون مین مدرسے
مقرر کئی بعد اوسکی پہر علم کا چرچا جاتا رہا اور جہل کے دریا مین ڈوبے پہر جب ساری اہل فرنگ
اکٹہی ہوکے بیت المقدس کے لینی کے لیئے مسلمانون کی ساتہہ دینی لڑائی برپا کی اور بیت
المقدس کو مسلمانون سے چہین لیا اور شامات کو دخل کیا وہ سب ملک اونکی دخل مین رہا

پہر نئی سر سے حساب شروع ہوتا اور یہہ حساب رکہتا تہا ساعت معوجہ پر نہ ساعت مستویہ پر
اور بلاد اندلس خط استوا مین واقع نہین ہے وہان صرف برس مین دو دن دن و رات
برابر ہوتا ہی وبس اور سایر ایام مین دن و رات کم و زیادہ ہوا کرتے ہین اور جب اون دونو ظرف
مین پانی کم رہتا یا کچہہ نہ رہتا اگر کوئی چاہتا کہ اوسکو بہر دے اوسی وقت وہ ظرف پانی کو
نگل جاتا جتنا پانی کہ پہلی تہا اتنا ہی رہ جاتا اور جب وہ ظرف بہری رہتی اور کوئی چاہتا کہ اوسکا
پانی خالی کر دے پہر اوسی وقت اوسمین اوتنا ہی پانی بہر جاتا جتنا پہلے تہا اگر یہہ بات گزافہ نہو
تو بہت بڑی صنعت ہی پہنچے فرنگستان کی صنعتون مین گہڑی دیکہی ہے کہ وہ گہڑی بتلاتی
ہی ثانیہ کو دقیقہ کو ساعت کو ایام ہفتہ کو اور شمسی مہینونکے تاریخون کو اور شمسی مہینون کو
اور چاند کی سب تاریخونکو اور چاند کی ہیئت کو اوسی تاریخ مین ایک گہڑی دن و رات
کو جدا جدا نہین بتلاتے کہ اوس سے ساعت معوجہ معلوم ہو اور بناتے ہی کہ اگر کوئی اوسکے
کلا [illegible] پس و پیش کردے وہ خود آپ [illegible] کہ اوسکے
صنعت کو دریافت کرے [illegible]
[illegible] جامع مسجد [illegible] مشہور [illegible] تہا کہ بلاد اسلام مین اوس سے
بڑی بنا نہین ہی قرطبہ کی مسجد جامع ہی کہ [illegible] اوسکی بنا ڈالی اور ناتمام چہوڑ کر
مرگیا بعد اوسکے اور سلطانون نے اوسکو تمام کیا [illegible] ایک لاکہہ و ایک ہزار اور کچہہ
اشرفی خرچ ہوئی ہے ایک صاحب [illegible] سوداگری کرتا تہا مجہی خبر دیا
کہ اوسمین بہت عمارت [illegible] گرجا ہی اور اوسمین چوکی و میز
نہین لگاتی اور جوتا اوتار کے جاتی ہین یہی سنکے تعجب کیا اسواسطی کہ ہند مین سکہون کو
مین دیکہا کہ مسلمانون کی مسجدونکو طویلہ و لشکر کی چہاونی کرتی ہے قرآن مجید کی جزو ۱۷
رکوع ۱۳ مین ہے اگر نہوتا دفاع کرنا اللہ کا آدمیون کے تئین بعض کو بسبب بعض کے ہرآینہ
خراب ہوتی صومعے یعنی راہبون کی رہنے کے جگہین و عیسائیون کی کلیسائین یعنی گرجی اور
یہود کی عبادت گاہین اور اہل اسلام کی مسجدین فقط صومعی کی جگہہ ہے خالق تعالی کی عبادت

نوکم سو برس تک ۱۳۳ شہ ہجری مین اون ملکونکو انکو چہوڑنا پڑا تخمینا سات سو برس ہوئے
کہ پہر اہل فرنگ نی اون ملکون کے لینی کا نام نہین لیا ابتک مسلمانون کی دخل مین ہی چونکہ
اوس ملک مین قریب سو برس کے رہی عربون اور مسلمانون کی اخلاق و اداب و بزم و رزم ہر
قسم دیکہا دیکہا کہ بے علم کے کچہہ نہین ہو سکتا جیسی علم کا خیال ہوا تخمینا چہ سے پچاس ہجرت
مین انگریزی راہبون مین سے ایک راہب جسکا نام روجر بیکن تہا نمود ہوا اوسنی علم ہیئت
و مناظر و طب و کیمیا و دستکاری مین نئی نئی بکار آمد باتین نکالین اور تقویم کی تہذیب کی اور
شیشہ و نبی دوربین بنانے کی ایجاد اوسی سے ہی اور باروت کی ترکیب کی باب مین بہی کچہہ
کچہہ صاف صاف کہہ گیا تہا اوسکا عقیدہ تہا کہ ایسے اکسیر ممکن ہے جس سے زندگی بڑہے اور فلزات
بہی چاندی اور سونا ہو جائین اور احکام نجوم کا بہی قائل تہا مگر اوسکی بعد پہر علم [illegible] اور کم
ہو گیا تخمینا سنہ ۵ ہجری مین روئی سے کاغذ بنانا نکالا اور تخمینا سنہ ۵ ہجری مین کاغذ کا بنانا
کتان سے نکالا اور اوسے زمانی مین غوتنبرغ نی کتابو نکا چہاپنا اختراع کیا اور سب سی پہلے جو
کتاب چہپی زبور داود ہے اب مین سبکو چہوڑ متوجہ ہوتا ہون طرف اس علم ہیئت کے
جو حکماء فرنگ نی نکالی ہے کہ وہ علم دلالت کرتا ہی سب علمو نپر اوسی نظام فیثاغورث نے کہتی
ہین اور کہتی ہین کہ افلاطون الہی نے فیلولاس حکیم سے جو رازدار مدرسہ فیثاغورث کا تہا
مبالغ خطیر دیکر اس نظام کی کتاب کو مول لے باوجود اسکے کہ اوس فریق کے دستور کے
موافق اوس سے سوگند شدید لی گئے تہی کہ اس طبقہ کے اسرار کو کہین فاش نہ کری چنانچہ
بعد شایع ہوئی حکمت یعنی مشائی کے اور ضایع ہوئی اس حکمت ذوقی اشراقی کے یہہ نظام
قریب دو ہزار برس تک چہپا رہا جسکو پہر کوپرنیکس یعنی نے جو فرنگستان کی نامدار مہندسون
اور ہیئت دانون سے تہا اور اواخر چودہ صدی میلادی مین ظہور کیا تہا سو تر سی زندہ کیا
مین کہتا ہون افلاطون اسکے سی سوای بارہ خطون کی جو مخاطبات مین ہین کوئی کتاب باقی
نہین تا چہ رسد ۔ فیثاغورث کی کتاب بونکا اگر وہ کتاب اس نظام کی بیان مین ہوتی تو کہین
نہ کہین اوسکا ترجمہ ہوتا سیکے پہلے مسلمانون مین ہوتا اسو اسطی کہ حکمای فرنگ نی سب

٧٠

سب کتابون کو عربی سی ترجمہ کیا ہے ہند مین علم ہیئت کی باب مین تین قسم کا مذہب تہا
مذہب ارکند مذہب ارجبہر یہہ دونو مذہب بہت قدیم ہین ان دونو مذہب کی کوئی کتاب عرب
و مسلمانون کو نہین پہونچی اگر پہونچتی تو معلوم ہوتا کہ حکیم فیثاغورث وغیرہ حکماء یونان نے
ہند کی علموں سے کیا حاصل کیا تہا تیسرا مذہب سند ہند کا کہ اوسکی کتابونکا ترجمہ عربی مین ہوا ہے
اور اوس فن مین کتابین لکہی گئین اور بطلیموس نے نظام کرہ ہی مذہب قدما کا اور کلدانیونکا تہا
برابر سے رایج تہا قیاساً اگلی حکمانے پانی پر رہنی کے سبب کچہہ نسبت حرکت کی زمین کی طرف
دی ہے نہ یہہ کہ حرکت سنویہ کو اوسکی طرف نسبت دی ہو مین کہتا ہون دریافت ہونا حرکتونکا
قدر او جہۃ الآت رصدی کے ذریعہ سی کہ ہند سے و یلیون کے روسی بنائی گئی ہین ثابت
متحقق ہے باقی رہا یہہ کہ بعض الآت رصدی ناقص بعض کامل واقع ہین اس سبب سی کچہہ
تفاوت ہوتا ہی یہہ بات صدی ہے تصور کرنا کہ کسطرح سی یہہ حرکت ہوتی ہے عقل حیران
ہی اوس سبب سی مذہب مختلف ہوئی جبتک اوسپر مضبوط دلیل قایم نہو قابل قبول نہین
ممکن نہین کہ کوئی شخص عالم کی تاریکی سے بی پیغمبر یا اونکی کلام کی کوئی اچہی چیز نکالی کیا اون
مترجمون نے جنہون نے سب زبانون سے عربی مین ترجمہ کیا قران و حدیث کا ترجمہ اور زبانون مین
نہین کیا جن حکیمون نے اس ہیئت کو سنوارا اور انتظام دیا قران و احادیث کو نہین دیکہا اوسکو
نہین سمجہا کسطرحسی ہوسکتا ہی کہ ایسے بڑی بڑی حکیم ایسے پیغمبر کی کتاب کو جسکے دین کو کروڑون
ادمیون نے قبول کیا نہ دیکہا ہو اور اوس سے کچہہ منتفع نہوئی ہون یہہ ہوسکتا ہی کہ جاہلون
کی ڈرسے پیغمبر کا نام نہ لیا ہو البتہ وہ حکما مسلمانو پر مباہات کرسکتی ہین کہ اونہون نے جو حکمت قرآن
و حدیث مین ہے اسکی پیروی کی اور اوسپر عمل کیا اور ہملوگ جاہل رہے اور پیروی نہ کی غرض
غلیلیو یا گلیلی یا گلیلیو روم کا رہنی والا تہا کہ مرگیا سنہ ۱۶۴۲ میلادی مین زمین کے حرکت کو ثابت کیا
اور اوس سبب سے وہ حکیم قیدخانہ مین بہیجا گیا اگر پیغمبر آخر الزمان کا نام لیتا تو اسمین کچہہ شک نہین کہ
قتل کیا جاتا اور اوسیکا معاصر کیپلر تہا اوسنی بہی زمین کے حرکت وغیرہ کو ثبوت کو پہونچایا اور یہہ
قاعدے بہت جید اوسکی واسطی مقرر کئی بعد اوسکے سر اسحاق نیوٹن انگریزی نے کہ مرگیا

سنہ ۱۸۰۱ میلادمین ستارہ مسمی بہ سنبلہ کو جسکی سرلیس ہے کہتی ہین دیکھا بعد اوسکی سنہ ۱۸۰۲
میلادمین اولبرس حکیم نے ستارہ مسمی بہ ابالفلق بالصبح کو جسکی بلاس ہے کہتی ہین دیکھا بعد اوسکے
سنہ ۱۸۰۴ میلادمین ہارڈنگ حکیم نے ستارہ مسمی بقرابۃ مشتری کو جسکی یونون ہے کہتی ہین
پیدا کیا پہر سنہ ۱۸۰۷ میلادمین اوسے اولبرس حکیم نے جسنی ستارہ بلاس کو پیدا کیا تہا ستارہ
مسمی بہ مجمرہ سیارہ کو جسکی وستہ ہی کہتی ہین نکالا اور انہین رصدون وغیرہ نی جو سب جا بجا
مذکور ہوئے انکو اور دمدار ستارونکو دیکہا اور انکی حرکتونکو قدر او نہہ دریافت کیا یہہ سب
دوربین کے سی جسکی نظارہ فلکی کہتے ہین کیا حکماء فرنگ کا وصف مین کیا لکہون اونکی کام اونکے
علم پر دلالت کرتے ہین اونکی ذکرنے مجہی اپنے تحریر سے باز رکہا غرض حکماء فرنگ نی سب حکمت
کی کتابین جو مسلمانون مین تہین اپنی اپنے زبانونمین ترجمہ کیا اور آجتک ترجمہ کرتی چلی جاتے
ہین اونکی تراجم کے فہرست کی واسطی بڑی بڑے کتابین چاہئی ان جملہ فن جبر ومقابلہ ہے ازان
جملہ حساب اعشاری ہے ازانجملہ حساب کسور تسعہ ہی کہ اسپانیہ والون نے مسلمانون سے سیکہا
ازانجملہ صنعت قطب نما اور صنعت شیشہ وصنعت ظروف چینی اسپانیہ نی مسلمانون سے سیکہا
اور ... کہتی ہین کہ ہارون الرشید خلیفہ نی کارلوماگنے یعنی بڑا
چارلس ... بادشاہ تہا ... واسطی ایک گہڑی سوغات بہیجا اوس گہڑی کے اندر
... بارہ صورتین ہر ایک کے واسطی ایک ایک چہوٹا دروازہ کہ وہ دروازے
اونکی نکلتی اور اندر جانے سی کہلتی اور بند ہوتے اور اوس گہڑی سے تانبی پیتل کے طلس مین
چہوٹی چہوٹی کنکری گرتے اوس سے آواز نکلتی کہ معلوم ہوتا کہ کتنا بجا بعد اوسکے گلیلی نے
ساعت بنایا اوسکے بعد تو ہر ایک صنعت مین روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہی کہ لوگ دیکہتی اور
سنتی ہین میں فتحعلی شاہ ایران کے بادشاہ کی دیوانخانہ خاص مین ایک گہڑی سونی کے دیکہی
کہ روس کے بادشاہ نی تحفہ بہیجا تہا وہ اسطرح کے تہی ایک ہاتہی سونیکا بنا ہوا تہا اور گہڑی
اوس ہاتہی کے ایک پہلو مین سیاہ وہ گہڑی بتلاتی ثانیہ ودقیقہ وساعت کو اوس ہاتہی
کی انکہین اور دونو کان اور دم برابر ہلتی رہتے جیسے ہاتہی ہلاتا ہی اور ساعت بجنی کے